

حافظ عبدالرحمن امرتسری رحمہ اللہ کی گرامر کی شامل نصاب کتاب "کتاب الصرف"
کا جدید انداز، عام فہم اسلوب، قرآنی مشنہ اور تمرینات سے مزین 2 کراڈیشن

کتاب الصرف جدید

انت	مضارع مجہول	يُوعِدُ	يُؤْمِبُ	يُوجِلُ					کنت فعلت	کنت تف
انتما	مصدر مجہول	عِدَّة	هَبَّة	وَجَلَا					کنتما فعلتما	کنتما تف
انتم	اسم مفعول	مُوعِدٌ	مُؤْمِبٌ	مُوجِلٌ					کنتم فعلتم	کنتم تف
انتم	امر حاضر	عِدْ	هَبْ	اِجْلِ	اَوْسَمْ	رَمْ	اَيَسِرْ		اَنْعِ	اَوْقِظْ
انتم	نہی	لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تُوَجِّلْ	لَا تَوْسَمْ	لَا تَرَمْ	لَا تَيَسِرْ		لَا تَنْعِ	لَا تَقِظْ
انت	اسم ظرف	مُوعِدٌ	مُؤْمِبٌ	مُوجِلٌ	مُوسِمٌ	مُورِمٌ	مُيسِرٌ		مَنْعٌ	مَنْعٌ
انتما	اسم آلہ	مِيعَدٌ	مِهَبٌ	مِجِلٌ	مِيسَمٌ	مِيرَمٌ	ميسرٌ		مِنْعٌ	مِنْعٌ
انتن	اسم تفضیل	اَوْعِدْ	اَوْهَبْ	اَوْجِلْ	اَوْسَمْ	اَوْرَمْ	اَيَسِرْ		اَنْعِ	اَيْقِظْ
انا	فعلت	فَعَلْتُ							قَدْ فَعَلْتُ	قَدْ فَعَلْتُ
	قد فعلت	قَدْ فَعَلْتُ							قَدْ فَعَلْتُ	قَدْ فَعَلْتُ

ترتیب و اضافہ

مولانا ابونعمان بشیر احمد رحمہ اللہ

تقرانی

مولانا نور احمد رحمہ اللہ حافظ قمر حسن رحمہ اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

*** توجہ فرمائیں! ***

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

*** تنبیہ ***

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مُجَدِّدِ شَاعَتِ بَرائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416: سعودی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

- الرياض - العنیا: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • المسز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سویلم فون: 2860422 01
- مندوب الرياض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسیم (بریدہ): فون/فیکس: 06 3696124 موبائل: 0503417156
- مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 • مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
- جدہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الخبر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
- بیج البحر فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شارجہ فون: 5632623 6 00971 امریکہ • ہوشن فون: 7220419 713 001 نیویارک فون: 6255925 718 001

لندن فون: 208 539 4885 0044 آسٹریلیا فون: 2 9758 4040 0061

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شو روم)

36- لوہر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072

موبائل: 4212174-0321 8484569-0322 • غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

کراچی طارق روڈ بالقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 51 2281513 0092 موبائل: 5370378 0321

حافظ آباد فیصل پلازہ، گوبرانوالہ روڈ، حافظ آباد فون/فیکس: 525170-0547

مضامین

10 عرض ناشر ❁
13 مقدمہ ❁
17 سبق: 1 علم صرف
18 سبق: 2 فعل
20 سبق: 3 فعل ماضی
24 سبق: 4 فعل ماضی مجہول
27 سبق: 5 فعل ماضی کی اقسام
30 سبق: 6 فعل مضارع
33 سبق: 7 فعل مضارع مجہول
36 سبق: 8 فعل مضارع میں تبدیلیاں
41 سبق: 9 فعل امر

- سبق: 10 فعل نہی 43
- سبق: 11 اعراب اور بناء 45
- سبق: 12 اعراب کی اقسام 46
- سبق: 13 اعراب کی علامات 47
- سبق: 14 اسم 50
- سبق: 15 اسم فاعل 51
- سبق: 16 اسم مفعول 52
- سبق: 17 صفت مشبہ 55
- سبق: 18 اسم مبالغہ 59
- سبق: 19 اسم تفضیل 61
- سبق: 20 اسم آلہ 64
- سبق: 21 اسم ظرف 67
- سبق: 22 صرف صغیر 69
- سبق: 23 اسم و فعل کی ساخت اور ان کی اقسام 71
- سبق: 24 فعل کے اوزان 74
- سبق: 25 ثلاثی مزید فیہ کے ابواب 76
- سبق: 26 غیر ثلاثی مجرد کے افعال و اسمائے مشتقہ کی حرکات 79
- سبق: 27 ابواب ثلاثی مزید فیہ 81
- سبق: 28 ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کے دیگر قواعد 84
- سبق: 29 ملحق رباعی 86

90	سبق: 30	ہفت اقسام
92	سبق: 31	تصرفات لفظی
94	سبق: 32	مثال
99	سبق: 33	اجوف
110	سبق: 34	ناقص
120	سبق: 35	لفیف
126	سبق: 36	مضاعف
134	سبق: 37	مہموز
139	سبق: 38	مخلوط کے ابواب
142	سبق: 39	خاصیات ابواب
143		❖ ثلاثی مجرد کے خاصیات
145		❖ خاصیت ابواب ثلاثی مزید فیہ
153		❖ خاصیات ابواب رباعی
155	سبق: 40	اسم جامد کے اوزان
157	سبق: 41	مصدر کے اوزان
161	سبق: 42	تذکیر و تانیث
163	سبق: 43	تشبیہ و جمع
171	سبق: 44	نسبت
173	سبق: 45	تصغیر
174	سبق: 46	معرفہ و نکرہ

- سبق: 47 ضمائے 175
- سبق: 48 اسمائے اشارہ 178
- سبق: 49 اسمائے موصول 179
- سبق: 50 اسمائے عدد 181
- سبق: 51 حروف 184

عرضِ ناشر

عربی مبین قرآن و حدیث کی زبان ہے اور ہمارا بنیادی دینی ادب عربی زبان میں ہے، لہذا اس کی تفہیم ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ عربی گرامر اور اس کے نکات و غوامض کا ادراک ہو جائے تو اسلامی تعلیمات کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اسلامی علوم کے فروغ کے ساتھ ساتھ عربی زبان و ادب کے فنون بھی فروغ پاتے رہے اور ہر عہد میں انھیں مدارس کے نصاب میں خاص اہمیت حاصل رہی۔ اہل علم اور زبان و ادب کے ماہرین نے اس سلسلے میں جہاں عربی گرامر کے اصول و قواعد وضع کیے، وہیں طلبہ و اساتذہ کی رہنمائی کے لیے بڑی مفید کتب تالیف کیں۔ فن صرف علم نحو ہی کا ایک شعبہ ہے اور خاصے عرصے بعد اس نے ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کی۔ ابن خلدون نے علم نحو (و صرف) کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

”پھر جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے دیگر اقوام و امم کے زیر نگین علاقے فتح کرنے کی غرض سے حجاز کو چھوڑا تو ان کی ملاقات عجم سے ہوئی۔ ان سے میل جول بڑھا تو ایک لازمی امر کے طور پر ان کی زبان کا اثر عربوں کی فصیح عربی زبان پر پڑا۔ اس صورتحال سے اہل علم کو خدشہ ہوا کہ مبادا ایک زمانہ یہ حالت برقرار رہے، عربی کا اصلی ذوق تبدیل ہو جائے اور قرآن و حدیث کی زبان لوگوں کے فہم سے بالاتر ہو جائے۔ چنانچہ انھوں نے عرب کے روزمرہ کلام سے کلیات و قواعد کی صورت میں اس عربی ذوق کے قیاسی قوانین اخذ کیے جن پر وہ کلام کی بقیہ انواع کو قیاس کریں اور متماثل کلام کو آپس میں ملائیں۔ مثال کے طور پر یہ کہ فاعل مرفوع، مفعول منصوب اور مبتدا مرفوع ہے۔“

علم نحو (و صرف) کے واضع اول ابوالاسود دؤلی (م 69ھ/ 688ء) تھے جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں انھوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تو علی رضی اللہ عنہ نے انھیں بصرہ کا والی مقرر کیا۔ مصحف قرآنی پر سب سے پہلے انھوں نے نقطے لگائے۔ مشہور قول کے مطابق علم صرف کو علم نحو سے الگ کر کے باقاعدہ مستقل فن کی حیثیت سے مرتب و مدون کرنے والے پہلے شخص ابو عثمان بکر بن محمد بن حبیب المازنی تھے۔ انھوں نے اصمعی، ابو عبیدہ اور ابو زید سے تحصیل علم کی۔ علم صرف پر تالیف کی گئی ان کی کتاب کا نام التصریف

ہے جس میں انھوں نے پہلی مرتبہ اس فن کے اصول و قواعد مرتب کیے۔ ان کے نامور شاگرد اور عربی زبان کے جلیل القدر امام المبرد کا کہنا ہے کہ ”سیبویہ کے بعد ان سے زیادہ علم نحو (و صرف) کو جاننے والا کوئی نہ تھا۔“ علم نحو (و صرف) نے کوفہ و بصرہ میں نشو و نما پائی۔ یہ دونوں شہر پہلی صدی ہجری ہی میں مسلمانوں کے اہم علمی مراکز بن چکے تھے۔ عقائد اور فقہ کی وضع کا کام بھی یہیں ہوا۔ علم نحو (و صرف) کے سلسلے میں کوفہ و بصرہ دو الگ مدارس فکر کی صورت میں سامنے آئے۔ ان مدارس فکر (School of Thought) کے تشکیل پانے کی بنیادی وجہ کوفہ و بصرہ کے علماء کا نحو و صرف کے بعض مسائل میں اختلاف تھا۔ ابوالاسود ہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے بصرہ کے مدرسہ فکر کی بنیاد رکھی جو کوفہ کے مدرسے سے زیادہ قدیم اور مشہور تھا۔ مدرسہ کوفہ کے برعکس مدرسہ بصرہ کی فکر پر منطق و فلسفہ کا اثر زیادہ تھا۔ یہاں تک کہ تمیز کے لیے بصرہ کے نحویوں کو ”اہل منطق“ کہا جاتا تھا۔

بصرہ کے نمایاں علماء میں ابو عمرو بن العلاء (م 153ھ / 770ء)، سیبویہ فارسی (م 210ھ / 825ء)، خلیل بن احمد (م 175ھ / 791ء)، اصمعی (م حدود 216ھ / 831ء)، ابو عبیدہ معمر بن ثنیٰ (م 209ھ / 824ء) اور المبرد (م 285ھ / 898ء) شامل تھے۔ ان میں ابو عمرو بن العلاء زبان و ادب کے ساتھ ساتھ تفسیر کے بھی استاذ تھے۔ خلیل بن احمد فراہیدی علم عروض کے بانی تھے۔ لغت کے موضوع پر ان کی کتاب العین ہے جسے عربی زبان کی پہلی باقاعدہ ڈکشنری قرار دیا گیا ہے۔ ان کے شاگرد سیبویہ کی نحو (و صرف) کے موضوع پر لکھی گئی الکتاب ام الکتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اصمعی اور ابو عبیدہ جن کی زیادہ تر کتب لسانی مضامین پر مشتمل تھیں، کا ستارہ ہارون الرشید کے عہد میں چمکا۔ المبرد کی معروف کتاب کا نام الکامل ہے جس میں انھوں نے تنقید، لسانیات اور ادب تاریخ جیسے بیشتر مضامین سمود دیے ہیں۔ یہ کتاب عربی ادب کے ارکان اربعہ میں شمار ہوتی ہے۔ اس دور کے علمائے کوفہ میں کسائی فارسی (م 189ھ / 805ء)، ان کے نامور شاگرد فراء (م 207ھ / 822ء) اور مفضل ضمی (م 290ھ / 903ء) کے نام نمایاں ہیں۔ مفضل ضمی کی کتاب کا نام المفضلیات ہے جو انھوں نے خلیفہ مہدی کو تحفے کے طور پر پیش کی تھی۔

اس کے بعد عباسی دور میں عربی زبان و ادب کی تاریخ میں دو بڑے نام سامنے آتے ہیں جنھوں نے خاص طور پر علم صرف کے اصول و قواعد پر کام کیا۔ پہلے ابو علی الفارسی (م 377ھ) اور دوسرے ان کے نامور شاگرد عثمان بن جنی (م 392ھ) ہیں۔ ابن جنی کی کتاب کا نام الخصائص ہے جو اصول لغہ اور نحو کی بڑی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اندلس میں ابن القوطیہ (م 367ھ / 977ء) نے اپنی زندگی نحو کے مطالعے کے لیے وقف کر دی تھی۔ اندلس کے ابن سید بطلیوسی (م 580ھ / 1185ء)، ابن مالک (م 672ھ / 1274ء) اور ابو حیان (م 744ھ / 1344ء) بھی نحو و صرف اور لسان و ادب کے معتبر مصنف تھے۔ بالخصوص نحو و صرف کے موضوع پر ابن مالک کی ہزار اشعار پر

مشمتمل منظوم کتاب الفیہ ابن مالک بہت معروف ہوئی۔ اس منظومے کو بنیاد بنا کر آج تک نحو کی کتابیں تالیف کی جا رہی ہیں۔ اس اہم کتاب کی شرح، شرح ابن عقیل مدارس میں شامل نصاب ہے۔ اسی طرح اس موضوع پر بعد میں کئی ایک اہم کتب بھی مدون کی گئیں، مثلاً: قطر الندی، الکافیہ، ہدایۃ النحوی وغیرہ جو مدارس میں شامل نصاب ہیں۔

عربی کے لسانی و لغوی ادب کے اس طائرانہ جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں اہل علم نے قواعد و انشاء اور صرف و نحو پر گراں قدر کام کیا جس سے اکنافِ عالم میں عربی زبان کی تدریس میں سہولتیں پیدا ہوئیں، تاہم مرورِ ایام کے ساتھ تعلیم و تدریس کے جدید اسالیب متعارف ہوئے ہیں، ان کے پیش نظر مذکورہ علوم کو سہل انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ زیرِ نظر ”کتاب الصرف جدید“ اس سلسلے میں ایک وقیع کاوش ہے۔ تقریباً ایک سو سال پہلے حافظ عبدالرحمن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الصرف“ کے نام سے ایک جامع، مختصر اور سلیس بیان کی حامل کتاب مرتب کی تھی جو دینی مدارس میں بہت مقبول ہوئی اور مدتوں سے نصاب میں شامل ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے آداب و اسالیب بدل جاتے ہیں، لہذا اس میں قدرے اصلاح کی ضرورت تھی۔ اب مرکز الدعوة السلفیہ، ستیانہ بگلہ (فیصل آباد) کے فاضل استاذ ابو نعمان بشیر احمد نے اس نقشِ اوّل میں بتقاضائے ضرورت مطلوبہ اصلاح و ترمیم اور مفید اضافے شامل کر کے اسے نقشِ ثانی کی حیثیت دے دی ہے۔ اس جدید ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے قرآنی مثالوں سے مزین کیا گیا ہے تاکہ گرامر پڑھنے کا اصل مقصود حاصل ہو۔ اور تمرینات میں جدت پیدا کی گئی ہے تاکہ طلبہ کے فہم و فکر کے لیے آسانی فراہم ہو۔ اس سلسلے میں دارالسلام لاہور میں نصاب سازی کا ایک شعبہ بھی قائم کر دیا گیا ہے جس کے ان شاء اللہ مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیز گرامی حافظ عبدالعظیم اسد اور ان کے رفقاء حافظ محمد ندیم، حافظ قمر حسن، مولانا تنویر احمد، قاری عبدالرشید راشد کا ممنون ہوں جن کی شبانہ روز کاوشوں سے یہ کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے، نیز آرٹ ڈائریکٹر زاہد سلیم چودھری اور ان کے ساتھیوں عامر رضوان، اسد علی اور ابو مصعب نے کمپوزنگ و ڈیزائننگ سے اسے خوبصورت بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ جزیل دے۔ عزیز طلبہ و طالبات سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے رب العالمین سے ہمارے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں۔

خادم کتاب و سنت

عبدالملک مجاہد

مدیر دارالسلام۔ الریاض، لاہور

رمضان المبارک 1428ھ / اکتوبر 2007ء

مقدمہ

زندہ اور بیدار مغز قومیں اپنی جلا و بقا اور اپنے روشن و خوش آئند مستقبل کی خاطر نئی نسل کو حالات کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتیں بلکہ وہ ان کی بھرپور سرپرستی کرتی ہیں اور ان کے ذہنی ارتقا اور دماغی نشوونما کے لیے نظام تعلیم اور تعلیمی اداروں کو خوب سے خوب تر بنا کر نئی نسل کی مسلسل رہنمائی کرتی ہیں تاکہ وہ ترقی کی منازل آسانی اور فراوانی سے طے کر سکیں۔

ہر قوم کا نظام تعلیم اس کے نظریہ حیات، اُمٹوں، ارادوں اور تہذیبی محاسن کا آئینہ دار ہوتا ہے، اس لیے ہر زندہ قوم اپنے تشخص اور ملتی وجود کی بقا اور استحکام کے لیے اپنا نظام تعلیم اس طرح مرتب کرتی ہے کہ اس میں حرکی اور انقلابی عناصر و عوامل نمایاں طور پر کارفرما ہوں، مادی اور روحانی ترقی کے ضامن اور خاندان بن جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دینی مدارس ہی ملت اسلامیہ کے وہ مضبوط قلعے ہیں جن میں بیٹھ کر کفر و الحاد کی تحریکوں کا مقابلہ کیا گیا ہے اور انھی کے سائے میں روحانیت کی آبیاری، اذہان کی تطہیر، کردار کی تعمیر، زندگی کی تفسیر اور نفوس کا تزکیہ ہوا ہے اور ایسے رجال کبار منظر عام پر آئے ہیں جو ہر میدان میں دین حنیف کی سر بلندی اور فتنوں کی سرکوبی کے عظیم کارنامے انجام دیتے آرہے ہیں۔

ہمارے اسلاف میں مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے وقت علمی جامعیت اور شخصی وقار کی خوبیاں بہت نمایاں ہوتی تھیں وہ علوم و فنون کے کسی بھی شعبے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتے تھے۔ ہ قاضی، مفتی، خطیب اور مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ سرکاری اور انتظامی عہدوں پر بھی اپنے علم و نظر کے جوہر دکھاتے رہے۔

ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ آج ہمارے طلبہ کا یہ معیار باقی نہیں رہا۔ آج اکثر فارغ التحصیل فضلاء عصری مشکلات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ دور حاضر کے سیاسی، علمی، اقتصادی اور سماجی مسائل سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہمارے فضلاء قومی قیادت اور ملی رہنمائی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور اس طرح خدمت و عمل کا وسیع میدان غیر اسلامی فکر و ذہن رکھنے والے لوگوں کے لیے خالی چھوڑتے جا رہے ہیں۔

جس بہتات سے مدارس، کتب، معلم و متعلم اور اسباب و ذرائع آج مہیا ہیں، اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد میں نہیں تھے افسوس! اس فراوانی کے باوجود ہر میدان میں قحط الرجال ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟..... ہمارے خیال کے مطابق اس کے دیگر اسباب میں سے ایک سبب دُور از کار قدیم تدریسی نصاب اور فرسودہ طریقہ تعلیم ہے۔ ہمارے اکثر دینی

مدارس کا نصاب تعلیم وہی ہے جو زمانہ قدیم میں اُسی دور کے تقاضوں کے مطابق بجا طور پر مرتب کیا گیا تھا۔ بلاشبہ اس دور میں وہی نصاب مناسب تھا لیکن اب زمانہ کروٹ لے چکا ہے، حالات یکسر بدل گئے ہیں اور زندگی کے رویے اور رفتار میں بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں لوگوں کی نفسیات بھی بڑی حد تک تبدیل ہو گئی ہے۔ مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باعث معاشیات و اقتصادیات کی نئی نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ دوسرے ممالک سے درآمد و برآمد کے مسائل اور بنکوں کے نظام نے اسلامی نظام معیشت کے لیے بہت سے پیچیدہ اور معنی خیز مسائل پیدا کر دیے ہیں، اس لیے دور حاضر کا تقاضا ہے کہ ہمارا نصاب تعلیم ایسا ہو جو آج کے طلبہ کو درپیش ان تمام چیلنجوں کا حل بھی پیش کرے اور صحیح اسلامی تشخص بھی اُجاگر کرے۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی طرح دیگر ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہر چند سال بعد نصاب تعلیم میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پہلا نصاب غلط تھا بلکہ تبدیلی اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ نصاب عصر رواں کے بہت سے تقاضوں سے نابلد اور بے آہنگ ہو چکا تھا۔

آج حالت یہ ہے کہ اب سے بیس سال پہلے بخار کے لیے استعمال ہونے والی دوا تبدیل ہو چکی ہے۔ زمیندار بیس سالہ پرانی اجناس، کھاد اور ادویات کے بجائے جدید اجناس، کھاد اور ادویات استعمال کر کے ترقی کر گیا ہے لیکن ہم ابھی تک ماضی میں سانس لے رہے ہیں اور ہم نے قدیم نصاب کو بدستور جامد، غیر متبدل اور حرف آخر سمجھ رکھا ہے اور اگر کسی نے ہوشمندی کا مظاہرہ کیا ہے اور نصاب میں کوئی کتاب تبدیل کی بھی ہے تو اسے لمبی لمبی بحث و تکرار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان معروضات کا یہ مطلب نہیں کہ اسلاف کا مرتب کردہ قدیم نصاب بالکل اپانچ اور ناکارہ ہے اور اسے اول تا آخر تبدیل کر دیا جائے، واقعہ یہ ہے کہ حقیقت و صداقت ہمیشہ دوا ہتھائوں کے درمیان ہوتی ہے اور افراط و تفریط کا رویہ کبھی سودمند نہیں ہوتا، پس یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ موجودہ نصاب تعلیم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کر دی جائیں تو یہی نصاب بہت حد تک دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کرنے لگے گا۔

① تخفیف: نصاب مختصر ہونا چاہیے جس کی تعلیم و تحصیل میں بہت زیادہ عرصہ درکار نہ ہو۔ ہمارے موجودہ نصاب میں کتابوں کی بھرمار ہے اور اکثر کتب طویل ہیں جبکہ وقت بہت کم ہوتا ہے۔ مقررہ نصاب مکمل کرنے کے لیے سمجھا کر پڑھانے کے بجائے کتاب ختم کرنا ہی اولین فرض سمجھا جاتا ہے اور طلبہ بھی زیادہ صفحات پڑھنے کی داد پانے کے متمنی ہوتے ہیں۔ ہم نے اسلاف کے نصاب میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور ان کے مقابلے میں تدریسی وقت گھٹا کر نقیضین کو جمع کیا ہے۔ نصاب جس قدر مختصر اور جامع ہوگا اسی قدر اس کے طالبین میں تحصیل کا جذبہ بڑھے گا اور حفظ و ضبط بہتر انداز میں ہو سکے گا۔

② ترمیم: نصاب سے بعض غیر اہم فنون ساقط کر کے ان کی جگہ جدید علوم کا اضافہ کیا جائے۔ ہمارے نصاب میں بعض ایسی کتب اور فنون شامل ہیں جن کا عصر حاضر میں خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا جب کہ بہت سی کتابیں اور فنون ایسے ہیں جن کی آج اشد ضرورت ہے لیکن ہمارا نصاب ان سے خالی ہے۔ جس طرح ہمارے اسلاف نے خوارج، جہمیہ، قدریہ اور معتزلہ کا رد کرنے کے لیے مختلف کتب شامل نصاب کی تھیں، اسی طرح آج کمیونزم، سوشلزم، آمریت، لادینیت، مادر پدر آزاد، جمہوریت، سرمایہ دارانہ معیشت اور فسطائیت وغیرہ کا رد کرنے والی کتب کو داخل نصاب کرنا چاہیے تھا لیکن ہم آج تک انہی فرق کا رد پڑھ رہے ہیں جن کا وجود تاریخ کے کباڑ خانے میں بوسیدہ ہو چکا ہے اور آج کی دنیا میں ان کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آتا۔

③ تیسیر: نصابی کتب سہل و سلیس ہونی چاہئیں جن کا سمجھنا طلبہ کے لیے آسان ہو، ایسی کتب سے اجتناب کیا جائے جن میں زیادہ تر وقت لفظی اور عبارتی موشگافیوں پر صرف ہوتا ہے اور فنی قواعد و مسائل سمجھنے اور یاد کرنے کے بجائے طلبہ کتاب کے متن کی پیچیدگیوں ہی میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

ہر دور کا ایک خاص مزاج اور ذوق ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ قواعد کی تلخیص، مسائل کی تنقیح، عبارت آرائی، متن نویسی و ایجاز طرازی، اختصار کے نت نئے انداز اور لفظی موشگافیوں کا دور دورہ تھا، طبعیتوں میں جولانی اور وقت کی فراوانی تھی، اس لیے یہ اس دور کے تقاضے کے مطابق تھا لیکن اب نہ تو طبائع میں وہ جولانی رہی، نہ وہ جفاکشی، نہ محنت و عرق ریزی کی صلاحیت، نہ فرصت و طمانیت رہی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہی، مشکل پسندی سے طبعیتیں اکتانے لگیں اور جدید کتابیں منصفہ شہود پر آ گئیں۔ ادب و انشا کا اسلوب ہی بدل گیا۔ اب بھی اگر ہم قدیم انداز و نصاب اپنائیں گے تو رفتار زمانہ کے ساتھ ہرگز نہیں چل سکیں گے۔ غور کا مقام ہے، کیا مشکلات کو مشکل تر بنانا کمال ہے یا انھیں آسان بنا کر پیش کرنا کمال ہے؟

فرض کریں دو صفحات کی بحث مختصر کر کے ایک صفحے میں لکھ دی گئی لیکن اُسے پڑھانے کے لیے مدرس کو ایک گھنٹہ صرف کرنا پڑا اور خاصی تہید و تشریح کے بعد بمشکل وہ حل ہوئی۔ اگر وہی بحث دو صفحات میں واضح انداز میں لکھی جاتی جو معمولی کاوش سے ذہن نشین ہو جاتی اور طلبہ اُسے آسانی سے سمجھ لیتے تو بتلائیے کون سا طریقہ بہتر اور قابل ترجیح تھا؟ یقیناً کاغذ و روشنائی تو زیادہ خرچ ہوئی لیکن وقت اور دماغ کم خرچ ہوا۔ گویا ہم نے اختصارات و ایجازات سے کاغذی پیرہن کی پخت تو کر لی لیکن دماغ جیسے لطیف جوہر اور وقت جیسے قیمتی سرمائے کو بے رحمی سے ضائع کیا۔

متذکرہ بالا معروضات کے پیش نظر یہ کتاب فن صرف میں تیسیر کی عاجزانہ کوشش ہے تاکہ عربی گرائمر کی معرفت سے اسلامی تعلیمات سمجھنا آسان ہو جائے۔ یہ کتاب تقریباً ایک صدی قبل حافظ عبدالرحمن امرتسری رحمہ اللہ نے مرتب فرمائی

تھی جو اردو زبان میں نہایت جامع، مختصر اور سلیس ہونے کی وجہ سے دینی مدارس میں مقبول اور مدتوں شامل نصاب رہی لیکن اب وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے آداب و اسلوب میں بھی بڑی تبدیلی آ گئی ہے۔ اس لیے اسی کتاب کی بعض چیزیں ناگزیر طور پر محتاج اصلاح تھیں، چنانچہ اسی کتاب کی نوک پلک ٹھیک کر کے اس میں کچھ مفید اضافے کر دیے گئے ہیں۔ حافظ عبدالرحمن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب پہلے نقش اول تھی تو اب بتقاضائے ضرورت مطلوبہ اصلاح و ترمیم کے بعد بھی کتاب نقش ثانی کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ اس کتاب میں حک و اضافے کا واحد مقصد طلبائے عزیز کے فہم و فکر کے لیے آسانی مہیا کرنا ہے۔ دعا ہے کہ رب کریم اسے شرف قبولیت بخشے اور تعلیم و تعلم کی زینت عطا کر کے اسے صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین یا رب العلمین!

ابونعمان بشیر احمد

مرکز الدعوة السلفیہ

ستیانہ بنگلہ، (فیصل آباد)

علم صرف

لغوی معنی: صرف کے لغوی معنی ”پھیرنا یا تبدیل کرنا“ ہیں۔
اصطلاحی تعریف: وہ علم جس میں کلمات کو بنانے اور اُن کی ساخت میں مختلف تبدیلیاں کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے۔

موضوع: علم صرف کا موضوع عربی زبان کے کلمات ہیں۔
فائدہ: اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات ادا کر سکتا ہے۔
کلمے کی تعریف و تقسیم: جو لفظ با معنی اور اکیلا ہوا سے ”کلمہ“ کہتے ہیں۔
اس کی تین قسمیں ہیں:

- ① اسم: جو کلمہ اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اسے ”اسم“ کہتے ہیں، مثلاً: رَجُلٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا)۔
 - ② فعل: جو کلمہ اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، اسے ”فعل“ کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ (اس نے مارا) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے / مارے گا) اِصْرِبْ (تو مار)۔
 - ③ حرف: جو کلمہ اپنے معنی خود نہ بتائے جب تک دوسرا کلمہ اس کے ساتھ نہ ملا یا جائے، اسے ”حرف“ کہتے ہیں، مثلاً: مِنْ (سے) اِلَیْ (تک)۔
- اسم، فعل اور حرف تینوں کی اکٹھی مثال یوں سمجھی جاسکتی ہے: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ اس میں اَمَنْتُ فعل ”ب“ حرف اور لفظ اللہ اسم ہے۔

فعل میں تبدیلی کثرت سے ہوتی ہے، اسم میں اس سے کم اور حرف میں بالکل نہیں ہوتی۔ علم صرف میں بحث تبدیلیوں کے بارے میں ہوتی ہے اور تبدیلیاں فعل میں زیادہ ہوتی ہیں، اس لیے پہلے ”فعل“ کا بیان کرنا زیادہ مناسب ہے۔

فعل

فعل کی تین قسمیں ہیں: ① فعل ماضی ② فعل مضارع ③ فعل امر

① فعل ماضی: وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانہ گزشتہ میں ہونا یا کرنا سمجھا جائے، اسے ”فعل ماضی“ کہتے ہیں، مثلاً: كَتَبَ (اس نے لکھا۔) (كَتَبَ اللَّهُ) (اللہ نے لکھ دیا ہے۔)

② فعل مضارع: وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانہ حال یا مستقبل میں ہونا یا کرنا سمجھا جائے، اسے ”فعل مضارع“ کہتے ہیں، مثلاً: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے / لکھے گا۔) (وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّنُونَ) (اللہ لکھ لیتا ہے جو بات کو وہ سازش کرتے ہیں۔)

③ فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، اسے ”فعل امر“ کہتے ہیں، مثلاً: اُكْتُبْ (تو لکھ۔) ⁴¹

فعل لازم و متعدی: جو فعل فاعل (کام کرنے والا) کے ملنے سے پوری بات ظاہر کر دے، اسے ”فعل لازم“ کہتے ہیں، مثلاً: ذَهَبَ الْخَوْفُ (ڈر چلا گیا۔)

اور جس فعل کو پوری بات ظاہر کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بہ (جس پر کام کیا گیا) کی بھی ضرورت ہو، اسے ”فعل متعدی“ کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا (اللہ نے مثال بیان کی۔)

فعل معروف و مجہول: جس فعل کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، اسے ”فعل معروف یا معلوم“ کہتے ہیں، مثلاً: خَلَقَ اللَّهُ (اللہ نے پیدا کیا۔) (يَخْلُقُ اللَّهُ) (اللہ پیدا کرتا ہے / کرے گا۔)

اور جس فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو، اُسے ”فعل مجہول“ کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ مَثَلًا (مثال بیان کی گئی۔) (تُرْجَعُ الْأُمُورُ) (تمام امور لوٹائے جاتے ہیں / لوٹائے جائیں گے۔)

بعض علمائے صرف نے فعل نبی ملا کر فعل کی چار قسمیں بیان کی ہیں، چونکہ فعل مضارع پر حرف نبی داخل کر دینے سے ”فعل نبی“ بن جاتا ہے، اس لیے یہ الگ قسم نہیں بلکہ فعل مضارع ہی میں شامل ہے۔

ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جس فعل کا فاعل معروف و معلوم ہو اسے فعل معروف / معلوم کہتے ہیں۔

اگر فعل کا فاعل نامعلوم ہو تو اسے ”فعل مجہول“ کہتے ہیں، چونکہ فعل معلوم میں اصل بات کا موضوع (Subject) ”فاعل“ (کام کرنے والا) ہوتا ہے، فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہونے کا یہی مطلب ہے۔ اسی طرح فعل مجہول میں بات ”مفعول“ (جس پر ⁴¹

فعل مُثْبِتٌ وَمُنْفِي: اگر فعل سے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اسے مُثْبِتُ کہیں گے، مثلاً: خَلَقَ، يَخْلُقُ (اُس نے پیدا کیا، وہ پیدا کرتا ہے / پیدا کرے گا) اگر حرف نفی ہو تو اسے منفی کہتے ہیں، مثلاً: مَا خَلَقَ وَلَا يَخْلُقُ (اس نے پیدا نہیں کیا، وہ پیدا نہیں کرتا / پیدا نہیں کرے گا۔)

◀ کام کیا گیا) کے بارے میں کی جاتی ہے اور فاعل کو نظر انداز کیا جاتا ہے، فعل کی مفعول کی طرف نسبت کا یہی مطلب ہے۔

فعل ماضی

فعل ماضی کے جتنے صیغے اُردو اور فارسی میں استعمال ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر فعل کا فاعل سے تعلق ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جس کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں، یعنی متکلم، حاضر اور غائب سے خالی نہیں ہو سکتا،¹ پھر ان میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد، تشنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے، پس اس لحاظ سے فاعل کی کل اٹھارہ قسمیں بنتی ہیں جس کے مطابق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے۔

❁ 3 صیغے مذکر متکلم کے لیے اور 3 صیغے مؤنث متکلم کے لیے۔

❁ 3 صیغے مذکر حاضر کے لیے اور 3 صیغے مؤنث حاضر کے لیے۔

❁ 3 صیغے مذکر غائب کے لیے اور 3 صیغے مؤنث غائب کے لیے۔

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں، چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کے بجائے دو صیغے استعمال ہوئے ہیں، اُن کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

❁ متکلم کے معنی ہیں ”بات کرنے والا“ حاضر یا مخاطب ”وہ جس سے بات کی جا رہی ہو“ اور غائب اُس شخص کو کہتے ہیں ”جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو“۔ اُردو زبان میں متکلم کے لیے ”میں“ اور ”ہم“، حاضر کے لیے ”تو“ اور ”تم“ اور غائب کے لیے ”اُس“ اور ”وہ“ جیسی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔

❁ درجے کے لحاظ سے پہلے متکلم، پھر حاضر اور پھر غائب ہوتا ہے مگر سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی جاتی ہے۔

بحث فعل ماضی معروف

افراد	جنس	ضماَر	صیغہ	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	فَعَلَ	اُس (ایک مرد) نے کیا
ثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	فَعَلَا	اُن (دو مردوں) نے کیا
جمع	مذکر غائب	هُمْ	فَعَلُوا	اُن (سب مردوں) نے کیا
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	فَعَلَتْ	اُس (ایک عورت) نے کیا
ثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	فَعَلَتَا	اُن (دو عورتوں) نے کیا
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	فَعَلْنَ	اُن (سب عورتوں) نے کیا
واحد	مذکر حاضر	اَنْتَ	فَعَلْتَ	تو (ایک مرد) نے کیا
ثنیہ	مذکر حاضر	اَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	تم (دو مردوں) نے کیا
جمع	مذکر حاضر	اَنْتُمْ	فَعَلْتُمْ	تم (سب مردوں) نے کیا
واحد	مؤنث حاضر	اَنْتِ	فَعَلْتِ	تو (ایک عورت) نے کیا
ثنیہ	مؤنث حاضر	اَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	تم (دو عورتوں) نے کیا
جمع	مؤنث حاضر	اَنْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	تم (سب عورتوں) نے کیا
واحد	مذکر و مؤنث متکلم	اَنَا	فَعَلْتُ	میں (ایک مرد/ایک عورت) نے کیا
ثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	فَعَلْنَا	ہم (دو مردوں یا دو عورتوں) سب مردوں یا سب عورتوں نے کیا

① یہ صیغہ ثنیہ مذکر حاضر اور ثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے۔

② یہ صیغہ واحد / مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

③ یہ صیغہ ثنیہ و جمع اور مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

صیغوں کی شناخت

صیغہ	حل صیغہ	شناخت
فَعَلَ	واحد مذکر غائب	یہ سب علامتوں سے خالی ہوتا ہے۔
فَعَلَا	تثنیہ مذکر غائب	آخر میں "ا" تثنیہ مذکر غائب کی علامت ہے۔
فَعَلُوا ¹	جمع مذکر غائب	آخر میں "و" جمع مذکر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُ	واحد مؤنث غائب	"ت" ساکن واحد مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلْتَا ²	تثنیہ مؤنث غائب	"تا" تثنیہ مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلْنَ	جمع مؤنث غائب	"ن" مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلْتَ	واحد مذکر حاضر	"ت" مفتوح واحد مذکر حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	"تُمَا" تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمْ	جمع مذکر حاضر	"تُمْ" جمع مذکر حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتِ	واحد مؤنث حاضر	"تِ" مکسور واحد مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمَا	تثنیہ مؤنث حاضر	"تُمَا" تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُنَّ	جمع مؤنث حاضر	"تُنَّ" جمع مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُ	واحد مذکر و مؤنث متکلم	"ت" مضموم واحد مذکر و مؤنث متکلم کی علامت ہے۔
فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	"نا" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کی علامت ہے۔

1 فَعَلُوا کے آخر میں "ا" واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے۔

2 اس صیغہ میں "ت" علامت مؤنث اور "ا" علامت تثنیہ غائب ہے، دونوں کو ملانے سے "تا" تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ بنا "ت" اصل میں ساکن تھی، تثنیہ کا الف ملنے سے دوساکن اکٹھے ہو گئے تو "ت" کو الف کے موافق حرکت فتح دے دی۔

تمرین

① ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح (زبر والا) ہوتا ہے، جیسے: **فَعَلَ** کبھی مکسور (زیر والا)، جیسے: **فَعِلَ** اور کبھی مضموم (پیش والا) ہوتا ہے، جیسے: **فَعَّلَ** ذیل میں تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں ان سے ماضی معلوم کی مکمل گردان کیجیے۔

فَعَلَ کی مثالیں

فَتَحَّ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) أَكَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں

شَرِبَ (اس نے پیا) لَبَسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا) عَلِمَ (اس نے جانا) جَهِلَ (اس نے نہ جانا) شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَهِمَ (اس نے سمجھا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

فَعَّلَ کی مثالیں

بَعَدَ (وہ دور ہوا) قَرَّبَ (وہ نزدیک ہوا) كَثَّرَ (وہ زیادہ ہوا) كَرَّمَ (وہ سخی ہوا) شَرَّفَ (وہ بلند مرتبہ ہوا) حَسَّنَ (وہ خوبصورت ہوا) كَبَّرَ (وہ بڑا ہوا) ضَعَّفَ (وہ کمزور ہوا)

② جَلَسْتُ، سَمِعْتُ، دَخَلْتُمَا، شَرَفْتُ اور أَكَلْنَا کیا صیغے ہیں اور ان کے معانی کیا ہیں؟

③ سَمِعْتُ، سَمِعْتَ، سَمِعْتُ، سَمِعْتُ میں ”ت“ کی حرکتوں کو تبدیل کرنے سے صیغے میں کیا فرق ہوتا ہے؟

④ كَثُرُوا، كَثُرْنَ، كَثُرْتُ، میں واحد کے صیغے پر کیا تبدیلی رونما ہوئی ہے؟

⑤ ضَرَبَ سے واحد مذکر حاضر، سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب اور كَرَّمَ سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

⑥ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

اس عورت نے گواہی دی۔ وہ مرد سخی ہوا۔

تم سب عورتوں نے دھویا۔ ہم سب مردوں نے مدد کی۔

تم نے کھایا۔ میں نے سنا۔

فعل ماضی مجہول

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ

ماضی مجہول، ماضی معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے، آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور باقی تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیا جائے، جیسے: ﴿مَنْعَ النَّاسِ﴾ (لوگوں کو روکا۔) سے ﴿مَنْعَ مِنَّا الْكَيْلُ﴾ (ہم سے ماپ (غلہ) روک دیا گیا۔)

گردان ماضی مجہول (فعل متعدی)

افراد	جنس	ضمائر	فعل معلوم	فعل مجہول
واحد	مذکر غائب	هُوَ	ضَرَبَ	(اُس ایک مرد کو مارا گیا)
ثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	ضَرَبَا	(اُن دو مردوں کو مارا گیا)
جمع	مذکر غائب	هُمْ	ضَرَبُوا	(اُن کئی مردوں کو مارا گیا)
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	ضَرَبَتْ	(اُس ایک عورت کو مارا گیا)
ثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	ضَرَبَتَا	(اُن دو عورتوں کو مارا گیا)
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	ضَرَبْنَ	(اُن کئی عورتوں کو مارا گیا)
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	ضَرَبْتَ	(تجھ ایک مرد کو مارا گیا)
ثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	(تم دو مردوں کو مارا گیا)
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	(تم کئی مردوں کو مارا گیا)
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	ضَرَبْتِ	(تجھ ایک عورت کو مارا گیا)
ثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	(تم دو عورتوں کو مارا گیا)
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	ضَرَبْتُنَّ	(تم کئی عورتوں کو مارا گیا)

واحد	مذکر مؤنث متکلم	أَنَا	ضَرَبْتُ	(میں ایک مرد/ایک عورت نے مارا)	ضَرَبْتُ	(مجھ ایک مرد/ایک عورت کو مارا گیا)
تثنیہ و جمع	مذکر مؤنث متکلم	نَحْنُ	ضَرَبْنَا	(ہم دو/سب مردوں یا عورتوں نے مارا)	ضَرَبْنَا	(ہم دو/کئی مردوں یا عورتوں کو مارا گیا)

نوٹ: ماضی معلوم کا دوسرا حرف مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے لیکن ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہی آتا ہے۔

گردان فعل لازم

افراد	جنس	ضائر	فعل	فعل مجہول		
واحد	مذکر غائب	هُوَ	ذَهَبَ	(وہ گیا)	ذَهَبَ بِهِ	(اُس ایک مرد کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	ذَهَبَا	(وہ دونوں گئے)	ذَهَبَ بِهِمَا	(اُن دونوں مردوں کو لے جایا گیا)
جمع	مذکر غائب	هُمْ	ذَهَبُوا	(وہ سب گئے)	ذَهَبَ بِهِمْ	(اُن سب مردوں کو لے جایا گیا)
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	ذَهَبَتْ	(وہ گئی)	ذَهَبَ بِهَا	(اُس ایک عورت کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	ذَهَبَتَا	(وہ دونوں گئیں)	ذَهَبَ بِهِمَا	(اُن دونوں عورتوں کو لے جایا گیا)
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	ذَهَبْنَ	(وہ سب گئیں)	ذَهَبَ بِهِنَّ	(اُن سب عورتوں کو لے جایا گیا)
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	ذَهَبْتَ	(تو گیا)	ذَهَبَ بِكَ	(تجھ ایک مرد کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	(تم دونوں گئے)	ذَهَبَ بِكُمَا	(تم دونوں مردوں کو لے جایا گیا)
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	ذَهَبْتُمْ	(تم سب گئے)	ذَهَبَ بِكُمْ	(تم سب مردوں کو لے جایا گیا)
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	ذَهَبْتِ	(تو گئی)	ذَهَبَ بِكِ	(تجھ ایک عورت کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	(تم دونوں گئیں)	ذَهَبَ بِكُمَا	(تم دونوں عورتوں کو لے جایا گیا)
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	ذَهَبْتُنَّ	(تم سب گئیں)	ذَهَبَ بِكُنَّ	(تم سب عورتوں کو لے جایا گیا)
واحد	مذکر و مؤنث	أَنَا	ذَهَبْتُ	(میں گیا/گئی)	ذَهَبَ بِي	(مجھے لے جایا گیا)

تشنیہ جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	ذَهَبْنَا	(ہم دونوں اسب گئے / گئیں)	ذُهِبَ بِنَا	(ہم دونوں اسب کو لے جایا گیا)
-----------	----------------------	--------	-----------	---------------------------	--------------	-------------------------------

نوٹ: فعل لازم سے مجہول نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول نہیں آتا، البتہ اگر فعل لازم سے مجہول کے معنی لینا مقصود ہوں تو اس کے ساتھ ”بہ“ لگایا جاتا ہے۔ صیغے میں تبدیلی نہیں آئے گی، البتہ ضمیر بدلتی جائے گی۔

ما اور لا کا استعمال: یہ دونوں حرف فعل ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ دونوں کے استعمال میں فرق صرف اس قدر ہے کہ ”ما“ تنہا آتا ہے، مثلاً: **مَا فَعَلَ** (اس نے نہیں کیا) اور ”لا“ تکرار کے ساتھ آتا ہے، مثلاً: **(فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى)** (نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔

فعل ماضی کی اقسام

عام طور پر فعل ماضی کی صرف ایک ہی قسم استعمال ہوتی ہے (جو پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے) اُسے ”فعل ماضی مطلق“ کہا جاتا ہے۔ اگر فعل ماضی کی مزید اقسام بنانا مقصود ہوں تو قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

فعل ماضی قریب: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانہ قریب میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق کے شروع میں ”قَدْ“ لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے، جیسے: قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے۔) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے۔)

فعل ماضی بعید: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانہ بعید میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق کے شروع میں ”كَانَ“ لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ ضَرَبَ (اس نے مارا تھا۔)

فعل ماضی استمراری: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانے میں لگاتار ہوتا رہا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع کے شروع میں كَانَ لگانے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ يَضْرِبُ (وہ مار رہا تھا۔)

اقسام ماضی کی گردان

ضمائر	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری
هُوَ	فَعَلَ	قَدْ فَعَلَ	كَانَ فَعَلَ	كَانَ يَفْعَلُ
هُمَا	فَعَلَا	قَدْ فَعَلَا	كَانَا فَعَلَا	كَانَا يَفْعَلَانِ
هُمْ	فَعَلُوا	قَدْ فَعَلُوا	كَانُوا فَعَلُوا	كَانُوا يَفْعَلُونَ
هِيَ	فَعَلَتْ	قَدْ فَعَلَتْ	كَانَتْ فَعَلَتْ	كَانَتْ تَفْعَلُ

• جس فعل ماضی کے ساتھ قریب و بعید وغیرہ کی قید نہ ہو اسے فعل ماضی مطلق کہا جاتا ہے، معنی کا فرق ان مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے، جیسے: كَتَبَ (اس نے لکھا) قَدْ كَتَبَ (اس نے لکھا ہے) كَانِ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا) كَانِ يَكْتُبُ (وہ لکھ رہا تھا)

هُمَا	فَعَلْنَا	قَدْ فَعَلْنَا	كَانَا تَفَعَّلَانِ
هُنَّ	فَعَلْنَ	قَدْ فَعَلْنَ	كُنَّ يَفْعَلْنَ
أَنْتَ	فَعَلْتَ	قَدْ فَعَلْتَ	كُنْتَ تَفْعَلُ
أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ
أَنْتُمْ	فَعَلْتُمْ	قَدْ فَعَلْتُمْ	كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ
أَنْتِ	فَعَلْتِ	قَدْ فَعَلْتِ	كُنْتِ تَفْعَلِينَ
أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ
أَنْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	قَدْ فَعَلْتُنَّ	كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ
أَنَا	فَعَلْتُ	قَدْ فَعَلْتُ	كُنْتُ أَفْعَلُ
نَحْنُ	فَعَلْنَا	قَدْ فَعَلْنَا	كُنَّا نَفْعَلُ

نوحِ بفعل ماضی قریب میں لفظ قَدْ ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے اور صیغوں میں تبدیلی آتی ہے لیکن ماضی بعید اور استمراری میں صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ کما بھی صیغے کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

فعل ماضی قریب	فعل ماضی بعید	فعل استمراری	فعل نوحی
فَعَلْتُ	فَعَلْتُ	فَعَلْتُ	فَعَلْتُ
فَعَلْتِ	فَعَلْتِ	فَعَلْتِ	فَعَلْتِ
فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ
فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ
فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا

تمرین

① مندرجہ ذیل متعدی افعال سے فعل ماضی مجہول کی گردان کیجیے۔

ضَرَبَ، سَمِعَ، عَلِمَ

② مندرجہ ذیل لازم افعال سے فعل ماضی مجہول کی گردان کیجیے۔

كَرَّمَ، حَسُنَ، ضَعُفَ

③ جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَكَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کیجیے۔

④ ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کیجیے۔

كَانَتْ ضَرَبْتُ، كُنْتُ سَمِعَ، كُنْ كَرُمْتُ

⑤ ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہو بتائیے۔

كَانَتْ يَجْلِسُ، كُنْتُ شَرِبْتُ، كُنْتُمْ أَكَلُوا

⑥ مندرجہ ذیل اردو سے عربی بنائیے۔

تم سب عورتوں کی مدد کی گئی۔

اُن دو مردوں کو مارا گیا۔

وہ دو مرد گئے تھے۔

وہ سب مرد قریب کیے گئے۔

میں نے پیا ہے۔

تم سب عورتیں کھاتی تھیں۔

میں گمان کیا کرتا تھا۔

تم کھولا کرتے تھے۔

فعل مضارع

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع، فعل ماضی سے بنتا ہے، اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں

علامت مضارع: ا، ت، ی، ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:

ی: چار صیغوں سے پہلے آتی ہے۔ (تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب)

ت: آٹھ صیغوں سے پہلے آتی ہے۔ (دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب چھ مذکر مؤنث حاضر)

ا: ایک صیغے سے پہلے آتا ہے۔ (واحد متکلم)

ن: ایک صیغے کے پہلے آتا ہے۔ (جمع متکلم مع الغیر)

علامت مضارع کے بعد فعل ماضی کا پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہے، عین (درمیانی) کلمے پر زبر، زیر اور پیش تینوں

حركات آسکتی ہیں اور آخر کو پیش دی جاتی ہے، جیسے: فَتَحَ (اُس نے کھولا) سے يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے/کھولے گا)

اعراب: فعل مضارع پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے: (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم

اور جمع متکلم مع الغیر)

چار تثنیہ کے آخر میں نون مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و حاضر، واحد مؤنث حاضر) نون مفتوح بطور علامت

رفع بڑھایا جاتا ہے اس کو نون اعرابی^۱ کہا جاتا ہے۔ جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی نون مفتوح آتا ہے

مگر اس کو نون ضمیر کہتے ہیں، یہ ضمیر فاعل ہوتی ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

نور: مضارع کے چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں مبتدی کی سہولت کے لیے ان کو بھی گردان میں لکھا

جاتا ہے۔

^۱ یہ چاروں حروف مضارع کی علامت ہیں، ان کا مجموعہ آتین یا ناتی ہوتا ہے۔

^۲ فعل مضارع کا اعراب رفع ہے اور رفع کی اصلی علامت ”ضمہ“ ہے، واحد کے صیغوں میں کوئی مانع نہ تھا، اس لیے وہاں

رفع کی اصلی علامت ”ضمہ“ دے دیا گیا لیکن تثنیہ و جمع اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں ان صیغوں کی علامت لاحق ہونے

سے اصلی علامت دینا دشوار ہو گیا تو اس کے عوض ”ن“ لگا دیا جس کا نام نون اعرابی (علامت اعراب کی جگہ آنے والا نون) رکھ

دیا گیا۔

گردان فعل مضارع معروف

افراد	جنس	ضماَر	صیغہ	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	يَنْصُرُ	وہ ایک مرد مدد کرتا ہے اگرے گا
ثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	يَنْصُرَانِ	وہ دو مرد مدد کرتے ہیں اگرے گے
جمع	مذکر غائب	هُمْ	يَنْصُرُونَ	وہ سب مرد مدد کرتے ہیں اگرے گے
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	تَنْصُرُ ¹	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے اگرے گی
ثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	تَنْصُرَانِ	وہ دو عورتیں مدد کرتی ہیں اگرے گی
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں اگرے گی
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	تَنْصُرُ	تو ایک مرد مدد کرتا ہے اگرے گا
ثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ ²	تم دو مرد مدد کرتے ہو اگرے گے
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	تَنْصُرُونَ	تم سب مرد مدد کرتے ہو اگرے گے
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	تَنْصُرِينَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے اگرے گی
ثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو اگرے گی
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرتی ہو اگرے گی
واحد	مذکر مؤنث متکلم	أَنَا	أَنْصُرُ ³	میں ایک مرد یا عورت مدد کرتا ہوں اگرے گی ہوں اگرے گی
ثنیہ و جمع	مذکر مؤنث متکلم	نَحْنُ	نَنْصُرُ ⁴	ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں مدد کرتے ہیں اگرے گے

① تَنْصُرُ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

② تَنْصُرَانِ یہ صیغہ ثنیہ مؤنث غائب، ثنیہ مذکر مخاطب اور ثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

③ أَنْصُرُ یہ صیغہ واحد متکلم مذکر مؤنث میں مشترک ہے۔

④ نَنْصُرُ یہ صیغہ ثنیہ و جمع اور مذکر مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔ مشترک صیغوں میں فرق سیاق کلام سے کیا جاتا ہے۔

صیغوں کی شناخت

صیغہ	شناخت
يَفْعَلُ	”ی“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
يَفْعَلَانِ	”ی“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ”ا“ علامت تثنیہ مذکر اور فاعل کی ضمیر ہے اور ”ن“ اعرابی ہے۔
يَفْعَلُونَ	”ی“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ”و“ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور ”ن“ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	”ت“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
تَفْعَلَانِ	”ت“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ”ا“ علامت تثنیہ و ضمیر فاعل اور ”ن“ اعرابی ہے۔
يَفْعُلْنَ	”ی“ حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ”ن“ ضمیر جمع مؤنث فاعل ہے۔
تَفْعُلُ	”ت“ حرف مضارع اور علامت حاضر ہے۔
تَفْعَلَانِ	”ت“ حرف مضارع و علامت حاضر ہے اور ”ا“ علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور ”ن“ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُونَ	”ت“ حرف مضارع اور علامت حاضر اور ”و“، ”ی“، ”ن“ مثل يَفْعَلُونَ کے ہے۔
تَفْعَلِينَ	”ت“ حرف مضارع اور علامت حاضر اور ”ی“ علامت واحد مؤنث حاضر اور فاعل کی ضمیر اور ”ن“ اعرابی ہے۔
تَفْعَلَانِ	”ت“ حرف مضارع اور علامت خطاب اور ”ان“ مثل يَفْعَلَانِ کے ہے۔
تَفْعُلْنَ	”ت“ حرف مضارع اور علامت حاضر اور ”ن“، ”ی“، ”و“ مثل يَفْعُلْنَ کے ہے۔
أَفْعُلُ	”أ“ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم ہے۔
نَفْعُلُ	”ن“ حرف مضارع اور علامت جمع متکلم مع الغیر ہے۔

فعل مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ

فعل مضارع مجہول، مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو ضمہ اور آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دے دیا جاتا ہے اور آخری حرف اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، جیسے: يَفْتَحُ الْبَابَ (وہ دروازہ کھولتا ہے/کھولے گا) سے يَفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے/کھولا جائے گا)۔ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں)۔ سے وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (اور نہ ان کی مدد کی جائے گی)۔ گردان مندرجہ ذیل ہے:

گردان فعل مضارع مجہول

افراد	جنس	ضمائر	فعل معلوم	فعل مجہول	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	يُنْصَرُ	يُنْصَرُ	اُس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
ثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	يُنْصَرَانِ	يُنْصَرَانِ	اُن دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مذکر غائب	هُمْ	يُنْصَرُونَ	يُنْصَرُونَ	اُن سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	تُنْصَرُ	تُنْصَرُ	اُس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
ثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	تُنْصَرَانِ	تُنْصَرَانِ	اُن دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	يُنْصَرْنَ	يُنْصَرْنَ	اُن سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	تَنْصَرُ	تَنْصَرُ	تجھ ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
ثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصَرَانِ	تَنْصَرَانِ	تم دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	تَنْصَرُونَ	تَنْصَرُونَ	تم سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	تَنْصَرِينَ	تَنْصَرِينَ	تجھ ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
ثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصَرَانِ	تَنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی

جمع	مؤنث حاضر	أَنْتِ	تَنْصُرْنَ	تُنْصِرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی
واحد	مذکر مؤنث متکلم	أَنَا	أَنْصُرُ	أُنْصِرُ	میں ایک مرد / ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی
ثنیہ و جمع	مذکر مؤنث متکلم	نَحْنُ	نَنْصُرُ	نُنْصِرُ	ہم دو مردوں / دو عورتوں / سب مردوں / سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی

نوٹ: ① فعل مضارع معروف میں عین کلمے پر تینوں حرکات آ سکتی ہیں لیکن مجہول میں عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
 ② مضارع پر جب حرف نفی "لَا یَا مَآ" لگایا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا، جیسے: لَا یُفْتَحُ الْبَابُ (وہ دروازہ نہیں کھولتا / نہیں کھولے گا)، مَا یُفْتَحُ النَّافِذَةُ (وہ کھڑکی نہیں کھولتا / نہیں کھولے گا)، مَا تَفْتَحُ النَّافِذَةُ (کھڑکی نہیں کھولی جاتی / نہیں کھولی جائے گی)، لَا یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ نہیں کھولا جاتا / نہیں کھولا جائے گا)۔ (وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا یُؤْمِنُ بِهِ) (اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو

اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور بعض ان میں سے اس کے ساتھ ایمان نہیں لاتے)۔
 (وَمَا یُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ) (اور ان کے اکثر اللہ کے ساتھ ایمان نہیں لاتے)۔

تمرین

① فعل مضارع کا تیسرا حرف مفتوح، مسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے اور مجہول کا ہمیشہ مفتوح آتا ہے، ذیل میں تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں، تمام کی مجہول گردانیں کریں۔

يَفْعُلُ: يَذْهَبُ يَفْتَحُ يَشْرَبُ يَسْمَعُ
يَفْعُلُ: يَجْلِسُ يَحْسِبُ يَغْسِلُ يَضْرِبُ
يَفْعُلُ: يَدْخُلُ يَأْكُلُ يَكْرُمُ يَنْصُرُ

② يَجْلِسُونَ، تَدْخُلُونَ، تَأْكُلِينَ، يَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

③ تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

④ يَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، أَضْرِبُ کی ماضی کیا ہے اور یہ صیغے کس طرح بنائے گئے ہیں؟

⑤ ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟

⑥ فعل مضارع مجہول بنانے کا طریقہ بتلائیں اور مندرجہ ذیل افعال سے مکمل گردان کریں۔ يَفْتَحُ، يَضْرِبُ، يَسْمَعُ، يُعَلِّمُ۔

⑦ مندرجہ ذیل اردو کی عربی بنائیں:

تم پیٹے ہو۔ وہ دو عورتیں جائیں گی۔ ہم سب مار رہے ہیں۔ تم سب کی مدد کی جائے گی۔ ان دو عورتوں کو مارا جائے گا۔

فعل مضارع میں تبدیلیاں

فعل مضارع کا آخر مرفوع ہوتا ہے اور اس میں حال و استقبال کا زمانہ پایا جاتا ہے۔ لیکن کبھی خاص قسم کے حروف داخل ہونے سے معنوی یا لفظی و معنوی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ فعل مضارع میں تبدیلی کی دو صورتیں ہیں:

① معنوی تبدیلی: وہ حروف جن کی وجہ سے صرف معنی میں تبدیلی ہوتی ہے اور لفظ اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) لام مفتوح: یہ فعل مضارع کو زمانہ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: (إِنِّي لَيَحْزُنُنِي) (البتہ وہ مجھے غم میں ڈالتا ہے۔)

(ب) اسین و سوف: یہ فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: سَيَقْرَأُ (وہ ابھی پڑھے گا)، سَيَعْلَمُونَ (وہ عنقریب جان لیں گے۔) سَوْفَ يَقْرَأُ (وہ تھوڑی دیر بعد پڑھے گا۔)، سَوْفَ تَعْلَمُونَ (جلد ہی تم جان لو گے۔) ①

② لفظی و معنوی تبدیلی: وہ حروف جن کی وجہ سے فعل مضارع کے لفظ و معنی دونوں میں تبدیلی آتی ہے اس کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

(ا) ناصب: اُنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ، یہ چاروں حروف ناصب ہیں۔ یہ فعل مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو نصب دیتے ہیں اور سات جگہ سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں اور جمع مؤنث کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ اور 'لَنْ'، فعل مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اسے نفی مؤکد بلکن کہتے ہیں، جیسے: (لَنْ تَخْرُقَ الْأَرْضَ) (تو زمین کو ہرگز نہیں پھاڑ سکے گا۔)، (لَنْ تَنَالُوا الْبَيْدَ) (تم ہرگز نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے۔)

(ب) اجازم: اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہیں، یہ پانچ حروف جازم ہیں جو فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتے ہیں اور آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔

① سین مستقبل قریب کے لیے اور سوف مستقبل بعید کے لیے لایا جاتا ہے۔

لَمْ وَلَمَّا فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں اسے نفی جحد بلم کہتے ہیں، جیسے: يُنْزَلُ سے لَمْ يُنْزَلْ اور يَدْعُو سے لَمْ يَدْعُ اور يَرْمِي سے لَمْ يَرْمِ اور يَخْشَى سے لَمْ يَخْشَ۔
لَمْ اور لَمَّا دونوں فعل مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں لیکن لَمْ کے خلاف لَمَّا کی نفی زمانہ حال تک برقرار رہتی ہے، چنانچہ لَمْ کا ترجمہ ”نہیں کیا“ سے کیا جائے گا جبکہ لَمَّا کا ترجمہ ”ابھی تک نہیں کیا“ سے ہوگا۔ جیسے مندرجہ ذیل امثلہ سے واضح ہوتا ہے۔

﴿لَمْ يَذْهَبْ خَالِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ﴾ (خالد اسکول نہیں گیا)، ﴿لَمْ يَلِدْ﴾ (اس نے جنم نہیں دیا)۔
﴿لَمَّا يَرْجِعْ أَحْمَدُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ﴾ (احمد ابھی تک اسکول سے نہیں لوٹا)، ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ (اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا)۔

لام امر اور لائے نہی کے داخل ہونے سے فعل مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنی میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں، جیسے: لِيَأْكُلْ شَيْئًا (اُسے کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے) ﴿لَيَنْفِقَنَّ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ﴾ (چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے)۔ ﴿وَلَا تَمْسُ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (اور زمین پر اکڑ کر مت چلو)۔ اور اِنْ شرط کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: اِنْ تَنْعَمْ تَنْعَمْ عَلَى شَاكِرٍ (اگر تو احسان کرے گا تو قدردان پر احسان کرے گا)۔

نوٹ: لام امر اور لائے نہی کی تبدیلیاں اگرچہ فعل مضارع کی فرع ہیں لیکن ان کو فعل امر کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اس لیے ان کا بیان امر کے بعد آئے گا۔

مضارع مطلق	نفی تاکید بَلَنْ	عمل لَنْ	نفی جحد بَلَمْ	عمل لَمْ
يَفْعَلُ	لَنْ يَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ يَفْعَلْ	جزم آخر
يَفْعَلَانِ	لَنْ يَفْعَعَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ يَفْعَعَا	مثل لَنْ
يَفْعَلُونَ	لَنْ يَفْعَعُلُوا	//	لَمْ يَفْعَعُلُوا	//
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَعَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَعَا	مثل لَنْ
يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَعْلَنَّ	کوئی عمل نہیں	لَمْ يَفْعَعْلَنَّ	کوئی عمل نہیں

تَفَعَّلُ	لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَنْ
تَفْعَلُونَ	لَنْ تَفْعَلُوا	//	لَمْ تَفْعَلُوا	//
تَفْعَلِينَ	لَنْ تَفْعَلِي	//	لَمْ تَفْعَلِي	//
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	//	لَمْ تَفْعَلَا	//
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں	لَمْ تَفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں
أَفْعَلُ	لَنْ أَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ أَفْعَلْ	جزم آخر
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	//	لَمْ نَفْعَلْ	//

تنبیہ: مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے، جیسے:

نفی تاکید بن مجہول: لَنْ يُفْعَلَ، لَنْ يُفْعَلَا، لَنْ يُفْعَلُوا، لَنْ تَفْعَلَ، لَنْ تَفْعَلَا، لَنْ يُفْعَلْنَ، الخ.

نفی جحد بلم مجہول: لَمْ يُفْعَلَ، لَمْ يُفْعَلَا، لَمْ يُفْعَلُوا، لَمْ تَفْعَلْ، لَمْ تَفْعَلَا، لَمْ يُفْعَلْنَ، الخ.

③ نون تاکید: اس کی دو قسمیں ہیں: (الف) نون ثقیلہ (ب) نون خفیفہ۔

(ا) نون ثقیلہ: وہ مشدود نون جو فعل کے آخر میں تاکید پیدا کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، مثلاً: (لَا كَيْدَانَ أَصْنَامَكُمْ) (البتہ میں ضرور ایک تدبیر کروں گا تمہارے بتوں (کو توڑنے) کے لیے۔)

نون ثقیلہ کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں، جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے ”و“ اور واحد مؤنث حاضر سے ”ی“ بھی دوساکنوں کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے گر جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے بعد الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے ثقل واقع نہ ہو۔ کیونکہ نون مشدود و نون کے قائم مقام ہوتا ہے اس طرح تین نون جمع ہو جاتے ہیں۔

چار تشنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں اس سے پہلے ضمہ اور واحد مؤنث حاضر میں کسرہ ہوتا ہے، باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے، نون ثقیلہ اگر ”الف اور نون“ کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح۔

(ب) نون خفیفہ: وہ ساکن نون جو فعل کے آخر میں تاکید پیدا کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، مثلاً: (لَنْسَفَعًا بِاللَّاصِيَةِ)

اصل میں لَنْسَفَعْنَ تھا، نون خفیفہ کو الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

(ہم پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے۔)

نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے اور ان صیغوں میں نہیں آتا جہاں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہو کیونکہ اس قسم کے دوساکنوں کا اکٹھا ہونا کلام عرب میں دشوار ہے، نون خفیفہ کے ماقبل کا حال نون ثقیلہ کی طرح ہوتا ہے۔
نوٹ: جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید لگایا جائے تو شروع میں لام تاکید بھی لگایا جاتا ہے ^۱ اور نون تاکید سے معانی میں تاکید کے ساتھ لفظی تبدیلی بھی ہوتی ہے جو گردان سے بخوبی واضح ہے۔

مضارع مطلق	معروف بانون ثقیلہ	مجهول بانون ثقیلہ	معروف بانون خفیفہ	مجهول بانون خفیفہ
يُفْعَلُ	لَيُفْعَلَنَّ ②	لَيُفْعَلَنَّ	لَيُفْعَلَنَّ	لَيُفْعَلَنَّ
يُفْعَلَانِ	لَيُفْعَلَانِ ③	لَيُفْعَلَانِ	لَيُفْعَلَانِ	لَيُفْعَلَانِ
يُفْعَلُونَ	لَيُفْعَلُونَ ④	لَيُفْعَلُونَ	لَيُفْعَلُونَ	لَيُفْعَلُونَ
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ
يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَانِ ⑤	لَيَفْعَلْنَانِ	لَيَفْعَلْنَانِ	لَيَفْعَلْنَانِ
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ
تَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ
تَفْعَلِينَ	لَتَفْعَلِينَ ⑥	لَتَفْعَلِينَ	لَتَفْعَلِينَ	لَتَفْعَلِينَ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ
تَفْعَلْنَ	لَتَفْعَلْنَانِ	لَتَفْعَلْنَانِ	لَتَفْعَلْنَانِ	لَتَفْعَلْنَانِ
أَفْعَلُ	لَأَفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنَّ
نَفْعَلُ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ

① کبھی لام تاکید کی جگہ ”إِمَّا“ بھی آ جاتا ہے، جیسے: ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ﴾

② لَيُفْعَلَنَّ اصل میں ”يَفْعَلُ“ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا اور اس سے ماقبل کو فتح دے دیا۔ <<

تمرین

- ① يَذْهَبُ ، يَغْسِلُ اور يَنْصُرُ سے نفی جحد بَلَمْ معروف و مجہول کی گردان کیجیے۔
- ② يَشْرَبُ ، يَضْرِبُ اور يَدْخُلُ سے نفی تاکید بَلَنْ معروف و مجہول کی گردان کیجیے۔
- ③ يَسْمَعُ ، يَجْلِسُ اور يَأْكُلُ سے فعل مضارع بانون ثقیلہ و خفیفہ کی گردان کریں۔
- ④ لَنْ يَذْهَبَنَّ ، لَنْ تَشْرَبَنَّ ، لَنْ أَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
- ⑤ لَمْ يَجْلِسُوا ، لَمْ تَضْرِبِي ، لَمْ تَدْخُلِي اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟
- ⑥ لَيَحْسِبَنَّ ، لَنَحْسِبَنَّ ، لَيَحْسِبَنَّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟
- ⑦ آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

﴿وَتَاللّٰهِ لَا يَكِدْنَ اصْنَامَكُمْ﴾ ﴿لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ﴾ ﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ﴾

⑧ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سنا۔
تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

- ① كَيْفَعْلَانِ اصل میں يَفْعَلَانِ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔
- ② كَيْفَعْلَانِ اصل میں يَفْعَلُوْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا دوسرا کن (واؤ اور نون) کی وجہ سے حرف علت واؤ گر دیا۔
- ③ كَيْفَعْلَانِ اصل میں يَفْعَلْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا تین نون اکٹھے ہو گئے جن کا پڑھنا دشوار ہے تو درمیان میں ایک الف فاصلے کے لیے بڑھا دیا۔
- ④ لَتَفْعَلْنَ اصل میں تَفْعَلْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا دوسرا کن (یاء اور نون) کی وجہ سے حرف علت ی گر گیا۔

فعل امر

امر حاضر معروف: امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف¹ سے بنتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر دیں اور دیکھیں کہ اگر علامت مضارع کے بعد متحرک حرف ہے تو آخری حرف کو جزم دیں، جیسے: تَعِدُّ سے عَدَّ۔ اگر علامت مضارع کے بعد ساکن ہے تو ہمزہ وصل² ابتدا میں بڑھا دیں، پھر عین کلمے (تیسرے حرف) کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزہ وصل کو ضمہ دے دیں، جیسے: تَنْصُرُ سے اَنْصُرُ۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصل کو کسرہ دے دیں، جیسے: تَضْرِبُ سے اضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اسْمَعْ اور آخر کو ساکن کر دیں۔ اگر آخر میں نون اعرابی یا حرف علت ہو تو اسے گرا دیں، مثلاً: اضْرِبَا، اُدْعُ، اِزْمُ، اِخْشَ کہ اصل میں تَضْرِبَانِ، تَدْعُو، تَرْمِي، تَخْشِي تھے، البتہ نون ضمیر اپنی حالت پر برقرار رہے گا، جیسے: اضْرِبْنِ۔

امر غائب و متکلم معروف: بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ فعل مضارع بلام امر ہی کا دوسرا نام ہے، مضارع غائب و متکلم کے آٹھ صیغوں پر لام امر لگانے سے بنتا ہے، یہ واحد کے تمام صیغوں کو جزم اور نون اعرابی کو گرانے میں کم کی طرح عمل کرتا ہے، مثلاً: لِيَضْرِبْ، لِيَضْرِبَا اصل میں يَضْرِبْ، يَضْرِبَانِ تھے۔

فعل امر مجہول: امر مجہول تمام صیغوں سے آتا ہے اور فعل مضارع مجہول پر لام امر لگانے سے بنتا ہے، مثلاً: يَضْرِبْ، يَضْرِبَانِ سے لِيَضْرِبْ، لِيَضْرِبَا الخ

نون تاکید: امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بغیر لام کے اور باقی لام مکسور کے ساتھ آتے ہیں، مثلاً: اَنْصُرْ، اَنْصُرْنَ، لِيَنْصُرْ، لِيَنْصُرْنَ۔

1 حکم ہمیشہ مخاطب انسان کو دیا جاتا ہے غائب و متکلم کو حکم نہیں دیا جاسکتا، اس لیے امر، مخاطب کے صیغوں سے خاص انداز کے ساتھ بنایا جاتا ہے اور اسی سے گردان شروع کی جاتی ہے، چونکہ غائب و متکلم کو حقیقت میں امر نہیں ہو سکتا، البتہ ان سے فعل کرنے کی چاہت ہوتی ہے جو امر کے قریب ہے، اس لیے ان صیغوں کے شروع میں لام مکسور لگا کر امر کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔

2 ہمزہ وصل وہ الف ہے جو لکھنے میں آتا ہے لیکن بولتے وقت اُسے گرا دیا جاتا ہے۔

گردان فعل امر

ضمائر	امر مطلق	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	امر مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
أَنْتَ	افْعَلْ	افْعَلَنَّ	افْعَلُنْ	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلُنْ
أَنْتُمَا	افْعَلَا	افْعَلَانِ		لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِ	
أَنْتُمْ	افْعَلُوا	افْعَلُنَّ	افْعَلُنْ	لِتَفْعَلُوا	لِتَفْعَلُنَّ	لِتَفْعَلُنْ
أَنْتِ	افْعَلِيْ	افْعَلِيْنَ	افْعَلِيْ	لِتَفْعَلِيْ	لِتَفْعَلِيْنَ	لِتَفْعَلِيْ
أَنْتُمَا	افْعَلَا	افْعَلَانِ		لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِ	
أَنْتُنَّ	افْعَلْنَ	افْعَلْنَانِ		لِتَفْعَلْنَ	لِتَفْعَلْنَانِ	
هُوَ	لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلُنْ	لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلُنْ
هُمَا	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلَانِ		لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلَانِ	
هُمْ	لِیَفْعَلُوا	لِیَفْعَلُنَّ	لِیَفْعَلُنْ	لِیَفْعَلُوا	لِیَفْعَلُنَّ	لِیَفْعَلُنْ
هِيَ	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلُنْ	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلُنْ
هُمَا	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِ		لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِ	
هُنَّ	لِیَفْعَلْنَ	لِیَفْعَلْنَانِ		لِیَفْعَلْنَ	لِیَفْعَلْنَانِ	
أَنَا	لِأَفْعَلْ	لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلُنْ	لِأَفْعَلْ	لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلُنْ
نَحْنُ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلُنْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلُنْ

فعل نہی

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ وہ فعل مضارع ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا گیا ہو۔ لائے نہی فعل مضارع کے آخر کو جزم دینے، نون اعرابی کے گرانے اور نون ضمیر کے قائم رکھنے میں ”کُم“ جیسا عمل کرتا ہے۔ معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں موثر ہے، مثلاً: تَنْصُرُ سے لَا تَنْصُرُ، تَدْعُو سے لَا تَدْعُ، تَخْشَى سے لَا تَخْشَ

گردان فعل نہی

ضمائر	نہی معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	نہی مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
أَنْتَ	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلْنِ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلْنِ
أَنْتُمَا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ		لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ	
أَنْتُمْ	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَفْعَلُونِ	لَا تَفْعَلُنْ	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَفْعَلُونِ	لَا تَفْعَلُنْ
أَنْتِ	لَا تَفْعَلِيْ	لَا تَفْعَلِيَنَّ	لَا تَفْعَلِيْ	لَا تَفْعَلِيْ	لَا تَفْعَلِيَنَّ	لَا تَفْعَلِيْ
أَنْتُمَا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ		لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ	
أَنْتُنَّ	لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلْنَانِ		لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلْنَانِ	
هُوَ	لَا يَفْعَلُ	لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلْنِ	لَا يَفْعَلْ	لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلْنِ
هُمَا	لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلَانِ		لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلَانِ	
هُمْ	لَا يَفْعَلُوا	لَا يَفْعَلُونِ	لَا يَفْعَلُنْ	لَا يَفْعَلُوا	لَا يَفْعَلُونِ	لَا يَفْعَلُنْ
هِيَ	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلْنِ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلْنِ
هُمَا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ		لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِ	
هُنَّ	لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلْنَانِ		لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلْنَانِ	
أَنَا	لَا أَفْعَلُ	لَا أَفْعَلَنَّ	لَا أَفْعَلْنِ	لَا أَفْعَلْ	لَا أَفْعَلَنَّ	لَا أَفْعَلْنِ
نَحْنُ	لَا نَفْعَلُ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلْنِ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلْنِ

تمرین

① مندرجہ ذیل صیغوں سے امر معلوم و مجہول کی مکمل گردان بمع نون تاکید کیجیے۔

إِذْهَبْ إِجْلِسْ اُدْخُلْ

② مندرجہ ذیل صیغوں سے نہی معلوم و مجہول کی مکمل گردان بمع نون تاکید کیجیے۔

لَا تَفْتَحْ لَا تَغْسِلْ لَا تَقْتُلْ

③ اِذْهَبُوا، اِصْرِبِي، اُنْصُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

④ لَا تَسْمَعُ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کون سی قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

⑤ لِيُشْرَبَنَّ اور لِيُشْرَبَنَّ میں کیا فرق ہے؟

⑥ پانچ جملے بنائیں جس میں اپنے دوست کو پانچ کام کرنے کا حکم ہو۔

⑦ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں۔

چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔

تم دو عورتیں مارو۔

چاہیے کہ وہ نہ دھوئے۔

تم مت دھوؤ۔

تم سب مرد معزز ہو جاؤ۔

اعراب اور بناء

عربی زبان اپنی بعض خصوصیات کی بنا پر دوسری زبانوں سے ممتاز ہے، اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جملے کے اندر کلمات کے آخر میں مختلف حرکات پڑھی جاتی ہیں، چنانچہ کچھ کلمات کے آخر میں پیش، کچھ کے آخر میں زبر، بعض کے آخر میں زیر اور بعض کے آخر میں سکون پڑھا جاتا ہے، اس صورت کو ”کلمات کے اواخر کی تبدیلی“ کہا جاتا ہے۔ ایک دوسری صورت یہ ہے کہ کلمات کی آخری حرکت تبدیل نہیں ہوتی، یعنی کلمے کی جو حالت جملے میں استعمال کیے جانے سے پہلے تھی وہی حالت استعمال کے بعد برقرار رہتی ہے، عربی قواعد کی اصطلاح میں پہلی صورت کو ”اعراب“ اور دوسری صورت کو ”بناء“ کہتے ہیں۔ یوں جس کلمے پر ”اعراب“ ہو اُسے ”معرب“ اور جس پر ”بناء“ ہو اُسے ”مبنی“ کہتے ہیں۔ معرب کلمات کی آخری حرکت تبدیل ہونے کے کچھ اسباب ہیں جنہیں اصطلاح میں ”عوامل“ کہا جاتا ہے۔ عوامل کی قسمیں کلمات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اسم اور فعل کے عوامل میں فرق ہے۔ مختصراً ہم اعراب اور بناء کی تعریف یوں کر سکتے ہیں:

اعراب: کلمات کے آخر میں ہونے والی وہ تبدیلی جو ”عالم“ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔

بناء: کلمات کے اواخر کا ایک ہی صورت پر رہنا اور ”عوامل“ کے بدلنے سے اُن میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہونا۔

مبنی کی اقسام

مبنی کی چار اقسام ہیں:

- ① المبنی علی السکون: وہ کلمہ جس کے آخر میں ”سکون“ ہو، مثلاً: کُتِبَ (لکھو) شَرِبَ (پیو)۔
 - ② المبنی علی الضم: وہ کلمہ جس کی آخری حرکت ”پیش“ ہو، مثلاً: حَيِّثُ (جہاں) کَتَبُوا (انہوں نے لکھا)۔ فعل ماضی کے آخری حرف ”ب“ پر یہاں پیش ہے۔
 - ③ المبنی علی الفتح: وہ کلمہ جس کی آخری حرکت زبر ہو، مثلاً: کَتَبَ (اُس نے لکھا) اَيْنَ (کہاں)۔
 - ④ المبنی علی الکسر: وہ کلمہ جس کی آخری حرکت ”زیر“ ہو، مثلاً: هَذِهِ (یہ) هَؤُلَاءِ (یہ لوگ)۔
- مبنی کی مختلف اقسام کی پہچان کے لیے کوئی قاعدہ مقرر نہیں، لہذا اس کا تمام تر دار و مدار عربوں سے درست سماع اور نقل پر ہے۔

اعراب کی اقسام

اعراب کی بھی چار ہی اقسام ہیں:

① رفع ② نصب ③ جر ④ جزم

چنانچہ فعلِ معرب کی آخری حرکت (رفع، نصب اور جزم) عامل کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔

رفع کی مثال: ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ﴾ ”اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔“ یہاں لفظ **يَعْلَمُ** پر رفع ہے ایسے فعل کو ”مرفوع“ کہتے ہیں۔

نصب کی مثال: ﴿حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ﴾ ”یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین کو جان لیں۔“ یہاں لفظ **نَعْلَمَ** پر نصب ہے، ایسا فعل ”منصوب“ کہلاتا ہے۔

جزم کی مثال: ﴿فَاعْلَمْ اَنْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ”پس آپ جان لیجیے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں۔“ اس میں **اعْلَمْ** پر جزم ہے، ایسے فعل کو ”مجزوم“ کہا جاتا ہے۔

اسی طرح اسمِ معرب کی آخری حرکت (رفع، نصب اور جر) عامل کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔

رفع کی مثال: ﴿اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (اللہ ایک ہے۔) یہاں لفظ **اللہ** اور **اَحَدٌ** دونوں پر رفع ہے ایسے کلمے کو مرفوع کہتے ہیں۔

نصب کی مثال: ﴿عَلَّمَ الْقُرْآنَ﴾ (اس نے قرآن سکھایا۔) یہاں لفظ **الْقُرْآنَ** پر نصب ہے ایسا کلمہ منصوب کہلاتا ہے۔

جر کی مثال: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔) یہاں لفظ **اللہ** پر جر ہے ایسے کلمے کو مجرور کہتے ہیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بھی واضح ہوا کہ رفع اور نصب، اسم اور فعل دونوں پر آتے ہیں جبکہ جزم فعل کے ساتھ اور جر اسم کے ساتھ خاص ہے۔

اعراب کی علامات

علاماتِ اعراب تین ہیں:

(۱) حرکات (ب) حروف (ج) حذف

(۱) حرکات: ان کی تین قسمیں ہیں:

① پیش (ضَمَّة) ② زبر (فَتْحہ) ③ زیر (کَسْرہ)

(ب) حروف:

وہ حروف جو اعراب کی علامت بنتے ہیں، چار ہیں:

① الف ② نون ③ واو ④ یاء

(ج) حذف:

حذف بھی تین قسم کا ہے:

① حرکت حذف کرنا (جسے سکون بھی کہتے ہیں۔)

② آخری حرف حذف کرنا۔

③ مضارع کے بعض صیغوں کے آخر سے ”نون“ حذف کرنا۔

رفع کی علامات

رفع کی چار علامتیں ہیں:

① پیش (ضمہ) ② واو ③ الف ④ نون

تاہم رفع کی اصلی علامت ”ضمہ“ ہے۔

مثالیں:

① ضَمَّة: ﴿اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾ (پاکیزہ بیویاں)، دونوں کلمات پر رفع کی علامت ”ضمہ“ ہے۔

② واو: ﴿اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (مومن فلاح پا گئے۔) الْمُؤْمِنُونَ کے آخر میں نون جمع سے پہلے ”واو“ رفع کی

علامت ہے۔

③ الف: ﴿هَذِهِ خَصْلَتٌ﴾ (یہ دو جھگڑا کرنے والے ہیں۔)، دونوں کلمات میں ”نون“ سے پہلے ”الف“

علامت رفع ہے۔

④ نون: ﴿مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ﴾ (تمہیں کیا ہے، تم بولتے نہیں؟)، تَنْطِقُونَ فعل مضارع کے آخر میں ”نون“

رفع کی علامت ہے۔

نصب کی علامات

نصب کی پانچ علامتیں ہیں:

① زبر (فتحہ) ② الف ③ یاء ④ زیر (کسرہ) ⑤ نون کا حذف

تاہم نصب کی اصلی علامت ”فتحہ“ ہے۔
مثالیں:

① فتحہ: ﴿صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا﴾ (اللہ نے مثال بیان کی۔) مَثَلًا کے آخر پر فتحہ ”نصب“ کی علامت ہے۔

② الف: ﴿وَأَتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّةً﴾ (اور رشتے دار کو اس کا حق دو۔) ”ذَا“ کا الف ”نصب“ کی علامت ہے۔

③ یاء: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾ (بلاشبہ اللہ پر ہیز گاروں سے محبت کرتا ہے۔) الْمُتَّقِينَ کے آخر میں

نون سے پہلے ”یائے ساکن“ نصب کی علامت ہے۔

④ کسرہ: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔) الْحَسَنَاتِ اور

السَّيِّئَاتِ دونوں کلمات کے آخری حروف پر کسرہ ”نصب“ کی علامت ہے۔

⑤ نون کا حذف: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے حتیٰ کہ اُس مال

میں سے خرچ کرو جسے تم محبوب رکھتے ہو۔) تَنَالُوا اور تُنْفِقُوا کے آخر سے نون حذف ہے جو ”نصب“ کی

علامت ہے۔

جَر کی علامات

جَر کی تین علامتیں ہیں: ① زیر (کسرہ) ② یاء ③ زبر (فتحہ) تاہم جَر کی اصلی علامت کسرہ ہے مثالیں:

① کسرہ: ﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ (اس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔) الْقَلَمِ کے آخر میں جَر کی علامت ”کسرہ“ ہے۔

② یاء: (يَوْمَ يَقُودُ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ) (اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔) أَخِيهِ میں آخری حرف ”ہ“ سے پہلے ”یاء“ جر کی علامت ہے۔

③ فتحة: (وَمَا أُنْزِلَ إِلَّا إِلَيْهِمْ) (اور جو ابراہیم کی طرف نازل کیا گیا۔) إِلَيْهِمْ کے آخر میں ”فتحة“ جر کی علامت ہے۔

جزم کی علامات

جزم کی بھی تین علامات ہیں: ① سکون ② آخری حرف کا حذف ③ آخر سے ”نون“ کا حذف

مثالیں:

① سکون: (لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ) (اللہ کے ساتھ کسی کو) شریک نہ ٹھہراؤ۔) لَا تُشْرِكْ کے آخر میں ”سکون“ جزم کی علامت ہے۔

② آخری حرف کا حذف: (وَأْتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ) (اور رشتے دار کو اس کا حق دو۔) اِت کے آخری حرف ”ی“ کا حذف ہونا جزم کی علامت ہے۔

③ آخری نون کا حذف: (فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا) (اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔) تَدْعُوا اصل میں تَدْعُونَ تھا، آخر سے ”نون“ حذف ہے جو کہ جزم کی علامت ہے۔

اسم

اسم کی تین قسمیں ہیں ① مصدر ② مشتق ③ جامد

مصدر (نکلنے کی جگہ): وہ اسم جو کسی کام کا نام ہو اور جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ بنائے جائیں، اس کے اردو ترجمے کے آخر میں ”نا“ آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ (مارنا) قَتَلَ (قتل کرنا)۔

مشتق (نکالا ہوا): وہ اسم جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ مصدر کے معنی اور حروف اس میں باقی رہیں، صرف اس کی ایک نئی شکل بن جائے۔ جس طرح چاندی سے مختلف برتن و زیورات بنائے جاتے ہیں، مادہ چاندی سب میں ہوتا ہے مگر اس کی شکل و صورت بدل جاتی ہے، اسی طرح مشتق میں مصدر کی اصلیت باقی رہتی ہے مگر شکل و صورت تبدیل ہو جاتی ہے، جیسے: ضَارِب (مارنے والا)، مَضْرُوب (مارا ہوا) مصدر ضَرَبَ سے نکلے ہیں۔

جامد (جمما ہوا): وہ اسم ہے جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمے سے نکلے، جیسے: رَجُل (آدمی)، فَرَس (گھوڑا)۔
تنبیہ: الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کا حق ہے کہ پہلے اس کے متعلق بحث کی جائے مگر سہولت کا تقاضا ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کو بیان کیا جائے کیونکہ ان کو فعل سے خاص نسبت ہے۔

اسم مشتق: اسمائے مشتقہ تعداد میں سات ہیں: ① اسم فاعل ② اسم مفعول ③ صفت مشبہ ④ اسم مبالغہ ⑤ اسم تفضیل ⑥ اسم آلہ ⑦ اسم ظرف

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے، مثلاً: ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔ اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زَيْدٌ، ضَارِبٌ کہلائے گا، بَكْرًا، مَضْرُوبٌ جس آلے سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مَضْرُوبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل واقع ہوا وہ مَضْرِبٌ، پس ضَارِبٌ اسم فاعل مَضْرُوبٌ اسم مفعول مَضْرِبٌ اسم آلہ اور مَضْرِبٌ اسم ظرف ہے۔

صفت مشبہ، اسم مبالغہ اور اسم تفضیل بھی ایک طرح سے اسم فاعل ہیں، تاہم ان میں اسم فاعل کی بہ نسبت کچھ خصوصیتیں مزید پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کی تفصیلات سے معلوم ہوگا۔

اسم فاعل

اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہوا جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے: ضارب (وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی)۔ عَالِمٌ (وہ شخص جس کے ساتھ علم قائم ہے)۔
 بنانے کا طریقہ: تین حرفی ماضی سے اسم فاعل ^۱ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ ^۲ جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مادے کے پہلے حرف کے بعد الف بڑھایا جائے، دوسرے حرف کو کسرہ اور آخری حرف کو تنوین دی جائے، مؤنث کے آخر میں تائے تانیث ^۳ اور تنثیہ و جمع کی صورت میں آخر میں علامت تنثیہ و جمع لگا دی جائے، ان کے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل چھ صیغے ہیں۔

مؤنث	مذکر	افراد
فَاعِلَةٌ	فَاعِلٌ	واحد
فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَانِ	تنثیہ
فَاعِلَاتٌ	فَاعِلُونَ	جمع

^۱ فاعل اور اسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور جو لفظ کام کرنے والے پر بولا جائے اسے اسم فاعل کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں زید فاعل ہے اور ضارب کا لفظ جو زید کے لیے وضع کیا گیا اسم فاعل ہے یہی فرق مفعول و اسم مفعول اور آلہ و اسم آلہ میں ہے۔

^۲ ”فاعل“ کا وزن مفعول کے معنی میں بھی آجاتا ہے، جیسے: دَافِقٌ بمعنی مَدْفُوقٌ (پٹکا ہوا پانی) اور رَاضِيَةٌ بمعنی مَرْضِيَّةٌ (پسند کی ہوئی چیز)۔

^۳ جو الفاظ مؤنث کے لیے خاص ہیں ان میں علامت تانیث لگانا ضروری نہیں، جیسے: حَامِلٌ (حاملہ عورت)، حَائِضٌ (حیض والی عورت)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت) وغیرہ۔

اسم مفعول

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: مَضْرُوبٌ (وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ہو)۔

بنانے کا طریقہ: تین حرفی ماضی سے اسم مفعول مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مادے سے پہلے میم مفتوح، دوسرے حرف کے بعد واؤ ساکن بڑھانے اور آخر کو تنوین دینے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادے کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور تشنیہ و جمع کی صورت میں آخر میں علامت تشنیہ و جمع لگادی جاتی ہے۔ اس کے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل چھ صیغے ہیں۔

مؤنث	مذکر	افراد
مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولٌ	واحد
مَفْعُولَتَانِ	مَفْعُولَانِ	تشنیہ
مَفْعُولَاتٌ	مَفْعُولُونَ	جمع

نوٹ: ① فاعل و مفعول کے لیے فَعِيلٌ اور فَعُولٌ کا وزن بھی مشترک طور پر استعمال ہوتا ہے، یعنی کبھی دونوں فاعل اور کبھی دونوں مفعول کے لیے آتے ہیں، مثلاً: فَعِيلٌ کے وزن پر سَمِيعٌ (سننے والا) اسم فاعل کے لیے اور حَرِيحٌ (زخمی کیا ہوا) اسم مفعول کے لیے اور فَعُولٌ کے وزن پر بَتُولٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اسم فاعل کے لیے اور رَسُولٌ (بھیجا ہوا) اسم مفعول کے لیے آیا ہے۔

② ماضی مضموم العین اور وہ افعال جن کے فاعل میں ثبوت کے معنی پائے جاتے ہوں ان سے اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے اور لازم افعال سے اسم مفعول نہیں آتا۔

③ اسم فاعل و مفعول غائب، حاضریا متکلم کی ضمیر لگانے سے اس کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں، مثلاً: هُوَ ضَارِبٌ

④ مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں، یعنی جس سے لفظ نکلا ہو، جیسے: ضَرَبٌ، ضَارِبٌ کا مادہ ہے۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتے ہیں مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے، جیسے: بَقَالٌ کا مادہ بَقْلَةٌ ہے۔

(وہ مارنے والا ہے۔) اَنْتَ ضَارِبٌ (تو مارنے والا ہے۔) اَنَا ضَارِبٌ (میں مارنے والا ہوں)۔
 ④ اسم فاعل فعل مضارع کے معنی دیتا ہے، مثلاً: اَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تو کہاں جاتا ہے؟) کے جواب میں اگر کہا جائے: اَنَا ذَاهِبٌ إِلَى السُّوقِ (میں بازار جا رہا ہوں)۔ تو یہ جملہ اَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ (میں بازار جاتا ہوں)۔ کے ہم معنی ہوگا۔

تمرین

① اسم فاعل بنانے کا طریقہ بتائیں اور مندرجہ ذیل الفاظ سے گردانیں کریں۔

فَاتِحٌ، جَالِسٌ، عَاقِلٌ، ذَاهِبٌ، شَاهِدٌ

② مفعول اور اسم مفعول میں کیا فرق ہے، مندرجہ ذیل اسم مفعول کی گردانیں کیجیے؟

مَفْتُوحٌ، مَأْكُولٌ، مَسْمُوعٌ، مَجْهُولٌ، مَشْهُودٌ

③ مندرجہ ذیل الفاظ سے گردان کیجیے۔

لَطِيفٌ، شَرِيفٌ، قَرِيبٌ، كَثِيرٌ

④ ذَاهِبَانِ، شَارِبُونَ، مَأْكُولَةٌ کیا صیغے ہیں؟

⑤ أَنَا مُسْلِمٌ، أَنْتُمْ مُنْصُورُونَ، هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معانی بیان کیجیے۔

⑥ عربی میں ترجمہ کریں۔

تم سب مرد سننے والے۔

وہ سب عورتیں اندر آنے والیاں۔

دو مرد جانے والے۔

ہم مدد کیے ہوئے۔

ہم سب عورتیں مدد کی ہوئیں۔

تم سب عورتیں پینے والیاں۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ: ^① وہ اسم ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدر کے معنی ہمیشہ کے لیے یا ایک عرصے تک پائے جائیں، جیسے: جَمِیلُ (وہ شخص جس میں خوبصورتی ہمیشہ یا ایک عرصے تک رہے۔) اسم فاعل اور صفت مشبہ میں قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں صفت کے صیغے ہیں جو موصوف میں پائی گئی خوبی یا خامی کے بارے میں بتاتے ہیں۔

جبکہ ان میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت کے معنی عارضی اور صفت مشبہ میں دائمی ہوتے ہیں، پس ضاربُ وہ شخص ہے جس میں کسی وقت ضرب کی صفت پائی جائے اور جَمِیلُ وہ ہے جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم سے بنتی ہے۔ اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو بھی لازم ہی کے معنی دیتی ہے، جیسے: سَمِیعُ البتہ اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں، البتہ عربوں کے استعمال سے چند اصول اخذ کیے گئے ہیں کہ وہ عام طور پر صفت مشبہ کس طرح لاتے ہیں۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں:

① مادے کے دوسرے حرف کے بعد کبھی ی کبھی واؤ کبھی الف بڑھایا جاتا ہے، جیسے: شَرِیفُ (بھلا آدمی) وَقُوْرُ (صاحب وقار) شَجَاعُ (دلیر)۔

② کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے، جیسے: صَعْبُ (دشوار) جُنْبُ (ناپاک) صِفْرُ (خالی)۔

③ ماضی مکسور العین سے فَعِل اور مَوْنُث کے لیے فَعِلَّة کے وزن پر، بشرطیکہ اس میں رنگ، عیب یا حلیے کے معنی نہ پائے جائیں، جیسے: فَرِحَ (خوش ہوا) سے فَرِحَ (خوش مرد) فَرِحَة (خوش عورت)۔

④ ماضی مضموم العین سے فَعِیل اور مَوْنُث فَعِیْلَة کے وزن پر آتی ہے، جیسے: کَرُمَ سے کَرِیمُ (شریف آدمی) کَرِیمَة (شریف عورت)۔

^① مشبہ کے معنی ہیں مشابہ قرار دیا ہوا چونکہ صفت مشبہ تشبیہ و جمع، تذکیر و تانیث اور عمل میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتی ہے، اس لیے اس کو صفت مشبہ کہتے ہیں۔

- ⑤ ماضی مفتوح العین سے فَعْل کے وزن پر آتی ہے جیسے: فَصَلَ سے فَيَصَلْ (فیصلہ کرنے والا)۔
 ⑥ جب فعل میں رنگ، عیب یا حلیہ کے معنی پائے جائیں تو مذکر کا صیغہ أَفْعَلْ اور مؤنث کا فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: أَسْوَدُ (سیاہ رنگ) سَوْدَاءُ۔

گردان صفت مشبہ

جنس			مذکر			مؤنث		
نوع فعل	فعل	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
رنگ	إِحْمَرَّ (سرخ ہوا)	أَحْمَرُّ (سرخ مرد)	أَحْمَرَانِ (دوسرخ مرد)	حُمْرٌ (بہت سے سرخ مرد)	حَمْرَاءُ (سرخ عورت)	حَمْرَاوَانِ (دوسرخ عورتیں)	حُمُرٌ (بہت سی سرخ عورتیں)	
عیب	عَوَّرَ (کانا ہوا)	أَعْوَرُ (کانا مرد)	أَعْوَرَانِ (دوکانے مرد)	عُورٌ (بہت سے کانے مرد)	عَوْرَاءُ (کانی عورت)	عَوْرَاوَانِ (دوکانی عورتیں)	عُورٌ (بہت سی کانے عورتیں)	
حلیہ	أَعْيَنُ (مرد فراخ)	أَعْيَنَانِ (دو مرد فراخ)	عَيْنٌ (بہت سے مرد)	عَيْنَاوَانِ (دو عورتیں فراخ)	عَيْنَاءُ (عورت فراخ)	عَيْنَاوَانِ (دو عورتیں فراخ)	عَيْنٌ (بہت سی عورتیں فراخ چشم)	

نور: غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ضمیر لگائی جاتی ہے، جیسے: هُوَ سَيِّدٌ (وہ سردار ہے)۔
 أَنْتَ أَحْمَرٌ (تو سرخ ہے)۔ اَنَا جَوْعَانٌ (میں بھوکا ہوں)۔

جن صفات میں عارضی معنی پائے جائیں، جیسے: بھوک، پیاس یا ان کی ضد، ان سے صفت مشبہ مذکر فَعْلَانِ کے وزن پر اور مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَوْعَانٌ (بھوکا مرد) جَوْعَى (بھوکی عورت) عَطْشَانٌ

① پہلی قسم سے صفت کا صیغہ عموماً آتا ہے دوسری سے کم اور تیسری سے بہت کم۔

② صفت مشبہ کے اسم فاعل کی طرح چھ صیغے آتے ہیں، أَفْعَلْ کے آخر میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی اور واحد مؤنث کا ہمزہ تثنیہ میں و سے بدل جاتا ہے۔

③ عَيْنٌ اصل میں عَيْنٌ تھا ی کا ماقبل مضموم ہے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مثل جِيَكِي۔

(پیا سا مرد) عَطَشِی (پیا سی عورت)۔

نوع عارضی:

مؤنث			مذکر			صفات عارضی
جمع	مثنیہ	واحد	جمع	مثنیہ	واحد	فعل
جِیَاع	جَوُعَايَانِ	جَوُعَى	جِیَاع	جَوُعَانَانِ	جَوُعَا	جَاعَ
(بہت سی بھوکی عورتیں)	(دو بھوکی عورتیں)	(بھوکی عورت)	(بہت سے بھوکے مرد)	(دو بھوکے مرد)	(بھوکا مرد)	(بھوکا ہونا)
عِطَاشُ	عَطَشَايَانِ	عَطَشَى	عِطَاشُ	عَطَشَانَانِ	عَطَشَا	عَطَشَ
(بہت سی پیاسی عورتیں)	(دو پیاسی عورتیں)	(پیاسی عورت)	(بہت سے پیاسے مرد)	(دو پیاسے مرد)	(پیاسا مرد)	(پیاسا ہونا)

تمرین

- ① سَلِيمٌ اور فَرِحَ کی گردان کریں۔
- ② شَرِيفٌ، حَسَنَاتٌ، حَمْرَاءُ کیا صیغے ہیں؟
- ③ اَنْتَ شُجَاعٌ، هُمَا سَلِيمَتَانِ، نَحْنُ حَسَنُونَ کے معنی بیان کریں۔
- ④ اَسْوَدٌ، اَبْيَضٌ سے گردان کریں۔
- ⑤ مندرجہ ذیل میں سے اسم فاعل اور صفت مشبہ الگ الگ کرتے ہوئے صیغہ بتائیں۔
نَاطِرٌ، صَدِيَانُ، صَفْرَاَوَانِ، زَرْقَاءُ، ظَاهِرَانِ، شَدِيدٌ.
- ⑥ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

- | | |
|-----------------------|-------------------------|
| وہ ناپاک مرد ہے۔ | تو ایک خوبصورت عورت ہے۔ |
| ہم دو بہادر آدمی ہیں۔ | وہ سب سرخ عورتیں ہیں۔ |
| تو بھوکا مرد ہے۔ | میں پیاسی عورت ہوں۔ |

اسم مبالغہ

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اسے ”مبالغہ“ کہتے ہیں۔ اور اس کے اوزان، اسم فاعل کے اوزان سے مختلف ہوتے ہیں، جیسے: ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)۔
 بنانے کا طریقہ: اسم مبالغہ مادے میں کبھی حرف کے دوبار لانے اور کبھی ”ی، و اور ا“ کو متفرق طور پر بڑھانے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں:
 کثیر الاستعمال اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	حَذِرٌ	بہت بچنے والا	فُعْلٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
فَعِيلٌ	عَلِيمٌ	بہت جاننے والا	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا
فَعُولٌ	أَكُولٌ	بہت کھانے والا	فُعْلَةٌ	ضَحَكَةٌ	جس کو ہنسی کی عادت ہو
فَعَّالٌ	سَفَّاکٌ	بہت خونریز	فَعُولٌ	قَيُّومٌ	بہت قیام کرنے والا
فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بزرگ	فُعُولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک
فَعِيلٌ	صَدِيقٌ	بہت سچا	فُعْلٌ	قُلَّبٌ	بہت حیلہ گر
مِفْعَلٌ	مِحْزَمٌ	بہت کاٹنے والا	فَاعِلَةٌ	رَاوِيَةٌ	بہت زیادہ روایت کرنے والا
مِفْعَالٌ	مِنْعَامٌ	بہت انعام دینے والا	فَعُولَةٌ	فَرُوقَةٌ	بہت زیادہ فرق کرنے والا
مِفْعِيلٌ	مِنْطِيقٌ	بہت بولنے والا	فُعْلٌ	غُفْلٌ	بہت زیادہ غافل

تنبیہ:

① اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا، البتہ مبالغے کی زیادتی کے لیے آخر میں ”ة“ بڑھادی جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ عَلَامَةٌ، اِمْرَأَةٌ عَلَامَةٌ (بہت جاننے والا، خواہ مرد ہو یا عورت)۔

② جب فَعِيلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور فَعُولٌ بمعنی مَفْعُولٌ کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں فرق کیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ عَلِيمٌ، هِيَ عَلِيمَةٌ، جَمَلَ حَمُولٌ (بوجھ لاد ادا ہوا اونٹ) نَاقَةٌ حَمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی)۔

البتہ جب فَعِيلٌ بمعنی مَفْعُولٌ کے ہو تو اس وقت مذکر و مؤنث کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: اِمْرَأَةٌ اَسِيرٌ (قیدی عورت) اور رَجُلٌ اَسِيرٌ (قیدی مرد)۔

③ اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لیے فَعَالٌ کا وزن خاص ہے، جیسے: حَيَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (کپڑا فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے، جیسے: يَقَالُ بَقْلَةٌ سے نکلا ہے جس کے معنی سبزی کے ہیں۔ ایسے جَمَالٌ، جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی شتر بان کے ہیں۔

فعل	اسم	اسم	فعل	اسم	اسم
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ
فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ	فَعَّلَ	فَاعِلٌ	مَفْعُولٌ

اسم تفضیل

وہ اسم مشتق جو یہ بتائے کہ ایک صفت دو اشیاء میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے لیکن ان میں سے ایک اُس صفت میں، دوسری سے بڑھ کر ہے، جیسے: **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** (اللہ سب سے بڑا ہے۔) جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے **مُفَضَّل** اور جس کے مقابلہ میں ہو اُسے **مُفَضَّل** علیہ کہتے ہیں۔

مبالغہ و اسم تفضیل میں فرق: مبالغے اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ مبالغے میں زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، البتہ اسم فاعل اور اسم تفضیل میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، جیسے **خَالِدٌ عَلَّامَةٌ** (خالد بہت بڑا عالم ہے۔) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور علم کی زیادتی فی نفسہ **عَلَّامَةٌ** کے لفظ میں موجود ہے۔ **خَالِدٌ اَعْلَمُ مِنْ سَعِيدٍ** (خالد سعید سے بڑا عالم ہے۔) یہاں **اَعْلَمُ** کے لفظ میں ”علم“ کی زیادتی ”سعید“ کے مقابلے میں ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل کا صیغہ مذکر **افْعَلُ** اور مؤنث **فُعَلٰی** کے وزن پر آتا ہے ^۱ اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے آخر میں تنوین نہیں آتی اور گردان مندرجہ ذیل اوزان پر آتی ہے۔

۱ بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں:

- ① مجرد ہو، مزید فیہ نہ ہو ② ثلاثی ہو ③ تام ہو، ناقص نہ ہو ④ متصرف ہو ⑤ معروف ہو ⑥ مثبت ہو ⑦ تفضیل کے قابل ہو، چنانچہ مَاتَ (وہ مر گیا) سے اسم تفضیل نہیں آئے گا کیونکہ موت ایسی چیز ہے، جس میں تفاضل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح فَنِيَ (فنا ہوا) سے بھی اسم تفضیل نہیں آئے گا۔ ⑧ رنگ، عیب اور زیب و زینت کے معنی نہ دیتا ہو، چنانچہ سَوَدَ (سیاہ ہوا)، عَوَرَ (کانا ہوا) اور كَحَلَ (سرمہ لگایا) سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

تنبیہ:

جن افعال میں مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں ان سے اسم تفضیل **افْعَلُ** اور **فُعَلٰی** کے وزن پر نہیں آتا بلکہ ایسے افعال کے مصادر سے پہلے **اَشَدُّ** یا **اَكْبَرُ** لگایا جاتا ہے اور مصدر کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصی حالت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: **سَعِيدٌ اَشَدُّ اِيْمَانًا مِنْ حَامِدٍ** (سعید، حامد سے زیادہ ایمان دار ہے۔) **(هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَوِيَّتِكَ)** ”وہ (ہلاک شدہ بستیوں) تیری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں۔“

گردان اسم تفضیل

مؤنث				مذکر			
جمع مکسر	جمع سالم	ثنیہ	واحد	جمع مکسر	جمع سالم	ثنیہ	واحد
فُعُلٌ	فُعُلِيَّاتٌ	فُعْلَيَانِ	فُعْلَى	أَفَاعِلُ	أَفْعُلُونُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلٌ

فائدہ: اسم تفضیل اکثر فاعل کے معنی دیتا ہے، جیسے: اَنْصَرُ (بہت مدد کرنے والا) اور کبھی اسم مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے، جیسے: اَشْهَرُ (بہت زیادہ مشہور) اَشْغَلُ (بہت زیادہ مشغول)، تاہم قاعدے کی رو سے اسم مفعول کے لیے اس کا استعمال درست نہیں ہے۔

تنبیہ:

الوان، عیوب اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل نہیں آتا ہے، پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

تمرین

- ① ضَرْبَ، سَمِعَ، قُرْبَ سے اسم تفضیل کی گردان کریں۔
- ② عَلِيمٌ اور قَلِيلٌ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے صیغہ مذکر مونث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟
- ③ أَكْبَرُ اور أَحْمَدُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مونث کیا ہوگا؟
- ④ مندرجہ ذیل صیغوں میں فرق واضح کریں۔
أَعْرَجُ، أَسْوَدُ، أَحْوَلُ، أَشْرَفُ، أَشْجَعُ.
- ⑤ مندرجہ ذیل کی عربی بتائیں:

وہ مرد بہت مددگار ہے۔ حامد، سلیم سے زیادہ خوبصورت ہے۔
تم (مرد) بہت دور ہو۔ وہ عورتیں ان عورتوں سے زیادہ معزز ہیں۔
میں (عورت) بہت زیادہ نزدیک ہوں۔

اسم آلہ

وہ اسم مشتق جو اُس چیز پر بولا جائے جس کے ذریعے سے کام کیا جاتا ہے، مثلاً: سَحَلْتُ الْحَدِيدَ بِالْمِبْرَدِ (میں نے ریتی سے لوہے کو رگڑ کر لوہ چون نکالا)، اس مثال میں الْمِبْرَدُ (ریتی / رندا) اسم آلہ ہے، اور سَحَلْتُ، بَرَدْتُ (لکڑی یا لوہے کو رگڑ کر برادہ نکالنا) کے معنی میں ہے۔

اوزان:

اسم آلہ کے اوزان کی دو قسمیں ہیں:

(ل) قیاسی (ب) غیر قیاسی (سماعی)

ل: قیاسی اوزان

اسم آلہ کے قیاسی اوزان ”سات“ ہیں:

- ① مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْرَدُ (ریتی / رندا)، مَدْفَعٌ (توپ)، مَنَجَلٌ (درانقی)، مِقْصَصٌ (قینچی)۔
- ② مِفْعَالٌ، جیسے: مِيزَانٌ (ترازو)، مِفْتَاحٌ (چابی)، مَنَشَارٌ (آرا / آری)، مِجْدَافٌ یا مِجْدَافٌ (چپڑ)۔
- ③ مِفْعَلَةٌ، جیسے: مِكْنَسَةٌ (جھاڑو)، مِدْفَاةٌ (تیل کا چولہا)، مِدْحَنَةٌ (چینی)، مِطْرَقَةٌ (تھوڑا)۔
- ④ فَاعِلَةٌ، جیسے: قَاطِرَةٌ (ریل کا انجن)، كَاسِحَةٌ (بلڈوزر)، رَافِعَةٌ (کرین)، شَاحِنَةٌ (ٹرک)۔
- ⑤ فَعَالَةٌ، جیسے: غَسَّالَةٌ (واشنگ مشین)، ثَلَاجَةٌ (ریفریجریٹر)، سَحَّانَةٌ (ہیٹر)، كَسَّارَةٌ (سروتا / اخروٹ توڑنے اور گنڈیریاں وغیرہ کاٹنے کا آلہ)۔

⑥ فِعَالٌ، جیسے: قِطَارٌ (ریل گاڑی)، لِحَامٌ (لگام)، لِثَامٌ (گھونگھٹ)، فِشَاءٌ (ڈھکنا)۔

⑦ فَاعُولٌ، جیسے: سَاطُورٌ (بُغدا)، نَاقُورٌ (بگل) قرآن کریم میں ہے: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي النُّاقُورِ﴾ (چنانچہ جب بگل بجایا جائے گا)۔ حَاسُوبٌ (کیلکولیٹر)، سَاعُورٌ (تنور)۔

❖ قدامت کے ہاں اسم ”آلہ“ کے تین صیغے ہی ملتے ہیں لیکن اب عربوں نے مزید چار صیغوں کو اسم ”آلہ“ کے قیاسی اوزان قرار دے

دیا ہے۔

اسم آلہ کی گردان

واحد	مثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مِفْعَالٌ
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	مِفْعَالٌ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مِفْعَالٌ
فَاعِلَةٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَاتٌ
فَعَّالَةٌ	فَعَّالَتَانِ	فَعَّالَاتٌ
فِعَالٌ	فِعَالَانِ	فُعُلٌ
فَاعُولٌ	فَاعُولَانِ	فَوَاعِيلُ

ان سات اوزان کے علاوہ اسم آلہ کے تمام صیغے غیر قیاسی (سماعی) ہیں۔

اسم آلہ کے چند غیر قیاسی (سماعی) صیغے:

① الْمُنْخُلُ (چھلنی) ج: مَنَاحِلُ. ② الْمُدْقُ (لوہے یا لکڑی کی موسلی) ج: مَدَاقُ. ③ الْمُدْهَنُ (روغن کرنے کا برش) ج: مَدَاهِنُ. ④ الْمُسْعَطُ (ناک میں دوائی ڈالنے کا آلہ) ج: مَسَاعِطُ. ⑤ الْفَأْسُ (کلباڑی ا کدال) ج: أَفُوسٌ وَفُوسٌ. ⑥ الْقَدُومُ (بڑھی کا تیشہ) ج: قَدَائِمٌ وَقُدَمٌ. ⑦ السَّكِينُ (چھری/چاقو) ج: سَكَاكِينُ. ⑧ السَّيْفُ (تلوار) ج: سَيُوفٌ. ⑨ الرُّمَحُ (نیزہ/ہل) ج: رِمَاحٌ. ⑩ الْقَلَمُ (قلم/پنسل) ج: أَقْلَامٌ. ⑪ الصَّنَارَةُ (مچھلی پکڑنے کا کانا) ج: صَنَائِرٌ. ⑫ الْخَاتَمُ (مہر لگانے کا آلہ/مہر) ج: خَوَاتِيمٌ

نوٹ: اسم آلہ اکثر و بیشتر فعل ثلاثی مجرد متعدی سے آتا ہے، تاہم کبھی غیر ثلاثی مجرد اور ثلاثی مجرد لازم سے بھی لایا جاتا ہے۔

اسم آلہ کے چند صیغے جو غیر ثلاثی مجرد سے آئے ہیں:

① اِئْتَزَرَ (کمر کنا) سے الْمُتَزَرُّ وَالْمُتَزَّرَةُ وَالْمُتَزَارُ (تہ بند / لنگی)۔

② تَوَضَّأَ (وضو کرنا) سے الْمِيضَاءُ (وضو کا برتن)

③ حَرَكَ (ہلانا/حرکت دینا) سے الْمُحْرَاكُ (وہ لکڑی جس سے آگ ہلائی جاتی ہے)

- ④ عَلَقَ (لٹکانا) سے المِعلق (کھوٹی)۔
 ⑤ مَلَسَ الْأَرْضَ (زمین برابر کرنا) سے المِملَسَة (وہ لکڑی جس سے زمین ہموار کی جائے اسہاگا)۔

اسم آلہ کے چند صیغے جو ثلاثی مجرد لازم سے آئے ہیں:

- ① رَفَعَ (بلند ہونا/ چڑھنا) سے المِرْفَعَة (سیڑھی کا زینہ)۔
 ② عَرَجَ (چڑھنا) سے المِعْرَجُ وَالْمِعْرَاجُ (سیڑھی)۔
 ③ صَبَحَ الْوَجْهَ (چہرہ روشن ہونا) سے المِصْبَاحُ (چراغ)۔
 ④ دَخَنَتِ النَّارُ (آگ سے دھواں نکلنا) سے المِذْحَنَةُ (چینی)۔
 ⑤ زَرَبَ الْمَاءَ (پانی بہنا) سے المِزْرَبُ وَالْمِزْرَابُ (پرنا لا)۔
 ⑥ عَزَفَ (گانا) سے المِعْزَفُ وَالْمِعْزَفَةُ (ساز)۔

اسم ظرف

وہ اسم مشتق جو اس وقت یا جگہ پر بولا جائے جس میں فعل واقع ہو، مثلاً: مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)، جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الرِّيَازَةِ﴾ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: تمہارا مقررہ وقت جشن کا دن ہے۔) اور ﴿لَسَيَجْزِي السَّيِّئُ عَلَى الثَّقْوَى﴾ (البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔) بنانے کا طریقہ: مادے سے پہلے میم اور آخری حرف پر تنوین لگا دیں اور اس کے مضارع کے تیسرے حرف پر ضمہ ہو تو اس کو فتح سے بدل دیں ورنہ اس کی حالت پر چھوڑ دیں۔

اسم ظرف کے لیے دو وزن ہیں۔

مَفْعَلٌ: فعل مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

مَفْعِلٌ: فعل مضارع مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

نورخ: معتل الفاء (مثال) سے ہر حالت میں مَفْعِلٌ کے وزن پر اور معتل اللام (ناقص) و مضاعف سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

گردان

واحد	ثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مَفْعِلٌ	مَفْعِلَانِ	مَفَاعِلُ

فائدہ: بارہ لفظ خلاف قاعدہ بھی استعمال ہوئے ہیں، یعنی مضارع مضموم العین (جس کے تیسرے حرف پر ضمہ ہو) کی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی استعمال ہوئی ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَنْسِبٌ	قربان گاہ	مَسْقُطٌ	گرنے کی جگہ
مَجْزِرٌ	اونٹ کا ندن خانہ	مَسْكِنٌ	رہائش گاہ
مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	مَرْفِقٌ	کہنی رکھنے کی جگہ
مَطْلَعٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَسْجِدٌ	عبادت کی جگہ
مَشْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ
مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَنْحِرٌ	نتھنا

نوٹ: ① مندرجہ بالا الفاظ کو قاعدے کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا بھی درست ہے، تاہم مَفْعِلٌ کا وزن، جو عام طور پر مستعمل ہے، فصیح تر ہے۔

② اسم ظرف کبھی اسم جامد سے مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جبکہ کسی چیز کی کثرت پر دلالت کرے، جیسے: مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں کثرت سے شیر رہتے ہوں)، البتہ مَقْبَرَةٌ (وہ جگہ جہاں مردوں کو دفن کیا جائے)۔ اور مَيِّدَنَةٌ (وہ جگہ جہاں اذان دی جائے) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔

③ غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے مُجْتَمَعٌ (معاشرہ) مُسْتَشْفٰی (ہسپتال)۔

مَنْسِبٌ	مَجْزِرٌ	مَنْبِتٌ	مَطْلَعٌ	مَشْرِقٌ	مَغْرِبٌ
مَسْقُطٌ	مَسْكِنٌ	مَرْفِقٌ	مَسْجِدٌ	مَفْرِقٌ	مَنْحِرٌ

❖ مکان کا نام خاص ہوتا ہے اور ظرف عام ہوتی ہے، مثلاً مَيِّدَنَةٌ، جہاں بھی کھڑے ہو کر اذان کہہ دی جائے اسے مَيِّدَنَةٌ نہیں کہتے بلکہ مَيِّدَنَةُ اُس خاص مینار کو کہتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے۔ لیکن مَضْرِبٌ ہر ضرب والی جگہ وقت کو کہہ سکتے ہیں۔

صرف صغیر

جس قدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں صرفیوں نے ان کی مشق کے لیے کچھ قاعدے مقرر کیے ہیں اور ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کرتے ہیں، اس گردان کو صرف صغیر کہا جاتا ہے۔ گردان مندرجہ ذیل ہے:

معروف	ضَرَبَ	يُضَرِبُ	ضَرَبًا ❶	فَهُوَ ضَارِبٌ
مجہول	وَضَرَبَ	يُضَرَّبُ	ضَرَبًا	فَذَٰكَ مَضْرُوبٌ
مجد بلم / نفی لا	لَمْ يُضَرِبْ	لَمْ يُضَرَّبْ	لَا يُضَرِبُ	لَا يُضَرَّبُ
موکد بلن	لَنْ يُضَرِبَ	لَنْ يُضَرَّبَ		
امر	اِضْرِبْ	لِتُضَرَّبْ	لِيُضَرِبَ	لِيُضَرَّبَ
نہی	لَا تُضَرِبْ	لَا تُضَرَّبْ	لَا يُضَرِبْ	لَا يُضَرَّبْ
ظرف	مَضْرِبٌ	مَضْرِبَانِ	مَضَارِبٌ	وَمُضِيرٌ
آلہ	مِضْرَبٌ	مِضْرِبَانِ	مَضَارِبٌ	وَمُضِيرٌ ❷
//	مِضْرَبَةٌ	مِضْرِبَتَانِ	مَضَارِبٌ	وَمُضِيرَةٌ
//	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيبٌ	وَمُضِيرِيٌّ وَ مُضِيرِيَّةٌ
أفعل التفضيل	مذكر: أَضْرَبَ ، أَضْرَبَانِ أَضْرَبُونَ / أَضَارِبُ ، وَأُضِيرُ			
//	مؤنث: ضُرِبِي ضُرَيْبَانِ ضُرَيْبَاتِ ضَرَبَ وَضُرَيْبِي			

❶ مصدر معروف و مجہول شکل و صورت میں ایک جیسا ہوتا ہے، البتہ معنی میں فرق ہوتا ہے مصدر معروف ضَرَبَا کے معنی ”مارنا“ اور مجہول ”ماراجانا“ ہیں۔
❷ اسم آلہ و ظرف کی تصغیر ہے۔

تمرین

- ① ضَرْبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کریں۔
- ② اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے لیے ماڈے میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟
- ③ اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قاعدہ آتے ہیں؟
- ④ مِکْحَلٌ اور مَقْبَرَةٌ کیا صیغے ہیں اور کس سے بنائے گئے ہیں؟
- ⑤ اسم آلہ اور اسم ظرف پر مشتمل تین تین جملے بنائیں۔
- ⑥ مندرجہ ذیل افعال سے صرف صغیر کیجیے۔
نَصَرَ، عَلِمَ، مَنَعَ، حَسِبَ، شَرَفَ

اسم و فعل کی ساخت اور ان کی اقسام

اسم کی ساختیں اصل میں تین ہیں: ثَلَاثِي (تین حرفی) رُبَاعِي (چار حرفی) خُمَاسِي (پانچ حرفی) اور فعل کی دو: ثَلَاثِي و رُبَاعِي، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

① مجرد، یعنی جس کے تمام حروف اصلی¹ ہوں۔

② مزید فیہ، یعنی جس میں کچھ حروف زائد بھی ہوں، پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ اور فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

شش اقسام	وزن اسم	مثال	معنی	حروف	وزن فعل	مثال	معنی	حروف
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
ثلاثی مجرد	فَعْلٌ	زَمَنْ	وقت		فَعَلَ	خَرَجَ	وہ نکلا	
ثلاثی مزید فیہ	فَعَالٌ	زَمَانٌ	وقت	ا	أَفْعَلَ	أَخْرَجَ	اس نے نکالا	ا
رباعی مجرد	فَعْلَلٌ	تَعَلَّبَ	لومڑی		فَعْلَلَّ	دَحْرَجَ	اس نے لڑھکایا	
رباعی مزید فیہ	فُعْلِلٌ	قِنْدِيلٌ	لاٹین	ی	تَفَعَّلَ	تَدَحْرَجَ	وہ لڑھکا	ت
خماسی مجرد	فَعْلَلْلٌ	سَفَرَجَلٌ	بہی دانہ				خماسی نہیں ہوتا	
خماسی مزید فیہ	فَعْلُولٌ	عَصْرُفُوْطٌ	ایک جانور کا نام	و				

① جو حرف کلمے کی تمام تبدیلیوں میں قائم رہتے ہیں وہ اصلی اور جو تبدیل ہوتے رہتے ہیں وہ زائد ہیں، جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ اِضْرَبْ، ضَارِبٌ، مَضْرُوبٌ کو دیکھیں کہ ض. د. ب ان سب صیغوں میں موجود ہیں اس لیے یہ تینوں حروف اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں ہیں وہ زائد ہیں، جیسے: ياء الف اور واو. فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم کا صیغہ خاص ہے، پس اگر اس صیغے میں زائد حرف نہ ہو مگر اس کے مصدر اور مشتقات میں «

نوٹ: اگرچہ مصادر اور اسمائے مشتقہ اسم کی قسمیں ہیں تاہم ان کا تعلق فعل کے ساتھ ہے، اس لیے یہ بھی فعل کی طرح ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں اور ان سے خماسی نہیں آتا۔

وزن کی بحث: عربی لغت کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حروف سے کم نہیں ہوتا ^۱ اور کوئی اسم (زائد حروف سمیت) سات حروف سے زیادہ اور کوئی فعل چھ حروف سے زیادہ نہیں۔ اسم کے حروف اصلی پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوتے ہیں۔ علمائے صرف نے حروف اصلی اور زائد کی شناخت کے لیے وزن نکالنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے جس طرح چیزوں کی برابری اور کمی و بیشی وزن کرنے سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح کلمات کی اصلیت و زیادات وزن کرنے سے ظاہر ہوتی ہیں۔ انھوں نے ثلاثی، رباعی اور خماسی کے مندرجہ ذیل وزن مقرر کیے ہیں۔

- | | | |
|----------------------|------------------|--------------------|
| ① ثلاثی مجرد کا وزن: | فَعَلَ، یعنی | فَ، عَ، لَ |
| ② رباعی مجرد کا وزن: | فَعْلَلَ، یعنی | فَ، عَ، لَ، لَ |
| ③ خماسی مجرد کا وزن: | فَعْلَلَلَ، یعنی | فَ، عَ، لَ، لَ، لَ |

ان اوزان کے ذریعے سے ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد و مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ موزون کے صیغے کی حرکات و سکنات اور شکل و ہیئت کے مطابق وزن ^۲ کا صیغہ بنائیں، جیسے:

- | | |
|-----------|-------------|
| ① ضَارِبٌ | ② مَضْرُوبٌ |
| فَاعِلٌ | مَفْعُولٌ |

پھر موزون کے حروف کا مقابلہ وزن کے حروف سے بالترتیب کریں جو حروف ف، ع، ل کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہوں گے اور جو ان کے مقابلے میں نہ ہوں وہ زائد ہوں گے، جیسے: فَاعِلٌ ضَارِبٌ مَفْعُولٌ مَضْرُوبٌ

۱۱ زائد حروف ہوں تو اس فعل کو مجرد ہی کہیں گے، جیسے: یُخْرِجُ اپنے ماضی خَرَجَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا کیونکہ اُس (ماضی) میں کوئی حرف زائد نہیں اور یُخْرِجُ اپنے ماضی أَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ کہلائے گا کیونکہ اُس میں ایک حرف ”أ“ زائد ہے۔ مصدر اور مشتقات بھی اس قاعدے میں ماضی کے تابع ہیں۔

۱۲ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی ہوتے ہیں دراصل وہ بھی تین حرفی ہی ہوتے ہیں ان کی یہ صورت کثرت استعمال سے ہو جاتی ہے، جیسے: أَبٌ (باپ) أَخٌ (بھائی) کہ اصل میں أَبٌ أَخٌ تھے اور کُلٌ (کھا) قَدَحٌ (کھنک) کہ اصل میں أَوْكُلٌ اور أَوْدَقٌ تھے، حذف سے یہ شکل باقی رہ گئی۔

۱۳ جس کلمے کا وزن نکالنا ہو اسے ”موزون“ اور جس کے ذریعے سے وزن نکالا جائے اسے ”وزن“ یا ”میزان“ کہتے ہیں، مثلاً: مَضْرُوبٌ موزون اور اس کا ہم وزن مَفْعُولٌ وزن یا میزان ہوگا۔

پس زَمَنْ، فَعَلَ (ثلاثی) ثَعْلَبْ، فَعْلَلْ (رباعی) سَفَرَجَلْ، فَعْلَلْ (خماسی) تمام مجرد کہلائیں گے کیونکہ وزن و موزون میں تمام حروف اصلی ہیں اور زَمَانْ، فَعَالْ (ثلاثی) قَتَدِيلْ، فَعْلِيلْ (رباعی) عَضْرَفُوْطْ، فَعْلُوْطْ (خماسی) مزید فیہ کہلائیں گے کیونکہ وزن و موزون میں کچھ حروف زائد بھی ہیں۔

فعل کے اوزان

فعل ثلاثی مجرد کے ”ف“ اور ”ل“ کلمے کی حرکات کبھی تبدیل نہیں ہوتیں، البتہ ”ع“ کلمے پر تینوں حرکات آسکتی ہیں۔ اس طرح ماضی کے تین وزن **فَعَلَ** بنتے ہیں اور فعل مضارع کے ”ع“ کلمے پر بھی تینوں حرکات آسکتی ہیں اور اس کے بھی تین وزن **يَفْعُلُ** بنتے ہیں، ماضی کے تین اوزان کو مضارع کے ساتھ ملانے سے مندرجہ ذیل 9 ممکنہ ابواب بنتے ہیں۔

فَعَلَ	فَعَلَ	فَعَلَ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ
يَفْعُلُ	يَفْعُلُ	يَفْعُلُ

ان میں سے چھ عربی لغت میں استعمال ہوتے ہیں اور تین کا استعمال نہیں ہے۔ جب ماضی و مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ملا کر پڑھا جائے تو اس مجموعے کو ”باب“ کہتے ہیں، ان چھ ابواب میں تین کے ماضی و مضارع کے عین کلمے کی حرکت مختلف ہوتی ہے اور تین کی متفق۔ جن کی حرکات مختلف ہیں ان کو کثرت استعمال کی بنا پر اصول کہتے ہیں اور دوسروں کو فروع۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

① **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **ضَرَبَ يَضْرِبُ**

② **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **نَصَرَ يَنْصُرُ**

③ **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **عَلِمَ يَعْلَمُ**

④ **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **فَتَحَ يَفْتَحُ / مَنَعَ يَمْنَعُ**

⑤ **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **كَرَّمَ يَكْرُمُ**

⑥ **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **حَسِبَ يَحْسِبُ** *

* (۱) بعض صرفیوں نے ان دو بابوں کا بھی دعویٰ کیا ہے: ① **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **فَضَّلَ يَفْضُلُ** (بڑھنا) ② **فَعَلَ يَفْعُلُ**، جیسے: **كَادَ يَكْدُ** (نزدیک ہونا) مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں۔ پہلا باب تداخل لغات میں سے ہے اور دوسرا **سَمِعَ يَسْمَعُ** سے۔ تداخل کے معنی یہ ہیں کہ ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب سے۔ **فَضَّلَ يَفْضُلُ** عربی میں دو بابوں سے آیا ہے: اول **سَمِعَ** سے دوم **نَصَرَ** سے، پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کے

تمرین

① حروف اصلی وزوائد کے اعتبار سے اسم و فعل کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔

② مندرجہ ذیل کلمات کا وزن نکال کر حروف اصلی وزوائد بتائیں۔

ضَرَبَنَّ، مَعْلُومٌ، نَاصِرُونَ، جَلَسُوا، ذَهَبَتْ

③ اصول کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی گردان کیجیے۔

① فَعَلَ يَفْعُلُ: الْغَسْلُ، الْغَلْبَةُ، الظُّلْمُ، الْكَذِبُ.

② فَعَلَ يَفْعُلُ: الطَّلَبُ، الْقَتْلُ، الدُّخُولُ، النَّصْرُ.

③ فَعَلَ يَفْعُلُ: الْعِلْمُ، الْجَهْلُ، الشَّهَادَةُ، السَّمْعُ.

④ فروع کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی گردان کیجیے۔

① فَعَلَ يَفْعُلُ: الْجَرْحُ، الْمَنْعُ، الصَّبْغُ، الْفَتْحُ.

② فَعَلَ يَفْعُلُ: اللَّطْفُ، الْقُرْبُ، الْكَثْرَةُ، الْكَرَمُ.

③ فَعَلَ يَفْعُلُ: الْحَسْبُ، النِّعْمَةُ.

◀ مضارع سے مل کر یہ باب پیدا ہوا۔

ب (مذکورہ ابواب کی ترتیب استعمال کے اعتبار سے ہے، یعنی پہلا باب سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا کم اور تیسرا اس سے کم۔

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ ابواب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک، دو یا تین حروف بڑھانے سے بنتے ہیں۔ یہ تین حصوں میں منقسم ہیں۔

① وہ ابواب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتے ہیں، تین ہیں:

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	أَفْعَلَ	إِفْعَالٌ	فاء کلمے سے پہلے ”ا“ بڑھانے سے	كُرِّمَ سے أَكْرَمَ (اس نے عزت کی)
②	فَعَّلَ	تَفْعِيلٌ	”عین“ کلمے کو مشدّد کرنے سے	صَرَفَ سے صَرَّفَ (اس نے تبدیل کر دیا)
③	فَاعَلَ	مُفَاعَلَةٌ	”فاء“ کلمے کے بعد ”الف“ بڑھانے سے	قَتَلَ سے قَاتَلَ (اس نے لڑائی کی)

② وہ ابواب جو دو حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، پانچ ہیں۔

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	تَفَعَّلَ	تَفَعُّلٌ	شروع میں ”ت“ لگانے اور عین کلمے کو مشدّد کرنے سے	قَبِلَ سے تَقَبَّلَ (اس نے قبول کیا)۔
②	تَفَاعَلَ	تَفَاعُلٌ	شروع میں ”ت“ اور فاء کلمے کے بعد الف لگانے سے	قَبِلَ سے تَقَابَلَ (اس نے مقابلہ کیا)۔
③	اِفْتَعَلَ	اِفْتِعَالٌ	شروع میں ”ا“ اور فاء کلمے کے بعد ”ت“ لگانے سے	جَنَبَ سے اجْتَنَبَ (اس نے اجتناب کیا)۔
④	اِنْفَعَلَ	اِنْفِعَالٌ	شروع میں ”ا“ اور ”ن“ لگانے سے	فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا)۔
⑤	اِفْعَلَّ	اِفْعِلَالٌ	شروع میں ”ا“ لگانے اور ”ل“ کو مشدّد کرنے سے	حَمَرَ سے اِحْمَلَّ (وہ سرخ ہوا)۔

③ وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، چار ہیں:

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	اِفْعَالٌ	اِفْعِيْلَالٌ	شروع میں "ا" اور "عین" کلمے کے بعد الف اور لام کو مشدّد کرنے سے	دَهَمَ سے اِدْهَامٌ (بہت سیاہ ہونا)۔
②	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعِلَالٌ	شروع میں "ا، س، ت" لگانے سے	نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ (اس نے مدد طلب کی)۔
③	اِفْعُوْعَلٌ	اِفْعِيْعَالٌ	شروع میں "ا" اور عین کلمے کے بعد "واو" اور عین کلمے کو مکرر لگانے سے	خَشِنَ سے اِخْشَوْشَنَ (وہ سخت کھر درا ہوا)۔
④	اِفْعُوْلٌ	اِفْعِيْوَالٌ	شروع میں "ا" لگانے اور عین کلمے کے بعد "و" مشدّد لگانے سے	جَلَدَ سے اِجْلَوْدٌ (وہ تیز چلا)۔

نوٹ: ان بارہ بابوں میں سے پہلے پانچ ابواب بے ہمزہ وصل اور باقی سات باب باہمزہ وصل کہلاتے ہیں اور باب افعال کا ہمزہ قطعی ہے۔

رباعی مجرّد: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے، جیسے: دَحْرَجَ بِرَوزَنَ فَعْلَلٌ (اس نے لڑھکایا)۔
ابواب رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کے ماضی میں ایک یاد و حرف بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

① وہ باب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے، صرف ایک ہے۔

فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَلٌ	مجرّد کے شروع میں "ت" بڑھانے سے	دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجُ (وہ لڑھکا)۔

② وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، دو ہیں۔

ہمزہ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، ان میں فرق یہ ہے کہ ہمزہ وصلی وسط کلام میں تلفظ کرتے ہوئے گر جاتا ہے، مثلاً: **فَأَنْتَظِرُونَ أَرْبَىٰ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ** اور ہمزہ قطعی وسط کلام میں ساقط نہیں ہوتا، مثلاً: **وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ**

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	إِفْعَلَّلَ	إِفْعَلَّلًا	شروع میں "ا" اور عین کلے کے بعد "ن" لگانے سے	حَرَجَمَ سے اِحْرَجَمَ (ستارے کا چمکنا)۔
②	إِفْعَلَّلَ	إِفْعَلَّلًا	شروع میں "ا" اور "ل" کلے کو مشدود کرنے سے	قَشَعَرَ سے اِقْشَعَرَ (وہ لرزا)۔

غیر ثلاثی مجرد کے افعال و اسمائے مشتقہ کی حرکات

فعل مضارع معروف کی حرکات: اِفْعَالٌ، تَفْعِيلٌ، مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَةٌ چار ابواب جن کا ماضی چار حرفی ہے، مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی ابواب میں مفتوح ہوگی۔ تَفَعَّلٌ، تَفَاعُلٌ، تَفَعَّلُ تین ابواب جن کے ماضی کے پہلے ”ت“ زائد آتی ہے ان کے مضارع کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوگا اور باقی میں مکسور۔ ہمزہ کا حذف: اِفْتَعَلَ، اِنْفَعَلَ، اِفْعِلَالٌ، اِسْتَفْعَلَ، اِفْعِيْعَالٌ، اِفْعُوَالٌ، اِفْعِنَالٌ، اِفْعِلَالٌ۔ ان ابواب کے ماضی سے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے وہ علامت مضارع لاحق ہونے کے وقت حذف ہو جاتا ہے، جیسے: اِجْتَنَبَ سے يَحْتَنِبُ، اِنْفَطَرَ سے يَنْفَطِرُ وغیرہ، باب افعال کا ہمزہ اگر چہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: يَكْرِمْ جو اصل میں يَأْكُرِمُ تھا۔*

تائے تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ کا حذف: جب تائے تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ پر ”ت“ مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ”ت“ تخفیفاً حذف کرنا درست ہے، جیسے: (تَكَوَّلُ الْمَلَكَةُ) اصل میں تَتَوَّلُ تھا۔

حرکات ماضی مجہول: مذکورہ تمام ابواب کے ماضی مجہول میں آخری سے پہلا حرف مکسور، آخری حرف اپنی حالت پر اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں، جیسے: اِجْتَنَبَ سے اُجْتَنَبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: قَابَلَ سے قُوبَلَ

حرکات مضارع مجہول: تمام ابواب کے مضارع مجہول میں آخری سے پہلا حرف مفتوح اور علامت مضارع مضموم اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گی، جیسے: يَحْتَنِبُ سے يُجْتَنِبُ، يُقَابِلُ سے يُقَابِلُ

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول: اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے اور اسم فاعل کا آخری سے پہلا حرف مکسور اور اسم مفعول کا مفتوح ہوتا ہے، جیسے: مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) اور مُجْتَنِبٌ (اسم مفعول)۔

* کیونکہ مضارع کے واحد متکلم کے صیغہ اُكْرِمُ میں دو ہمزے اکٹھے آنے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے ایک ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے اور باقی تمام صیغوں میں بھی واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

نوٹ: اسم فاعل مضارع معروف سے اور اسم مفعول مضارع مجہول سے بنتا ہے، اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین لگائیں۔

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل: اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، البتہ اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے مقصود ہوں تو لفظ ”مَابِه“ کو مصدر پر بڑھا دینے سے اسم آلہ کے معنی ادا ہو جاتے ہیں، جیسے مَابِه الْاِحْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے مقصود ہوں تو لفظ ”أَشَدُّ يَأْكُبِرُ“ یا ان کی مثل کوئی لفظ مصدر پر زیادہ کرنے سے اسم تفضیل کے معنی ادا ہو جاتے ہیں، جیسے نَاشِدُ تَنْكِيلًا (بہت بڑا عذاب دینے والا)۔ ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے رنگ اور عیب کے معنی کی وجہ سے اسم تفضیل نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح معنی لیا جاتا ہے، جیسے نَاشِدُ حُمْرَةً (بہت ہی سرخ رنگ) نَاشِدُ صَمَمًا (بہت ہی بہرا)۔

1 تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے چونکہ تمیز کرہ ہوتی اس لیے ”آل“ سے خالی ہے۔

2 ابواب ثلاثی مزید فیہ و رباعی کی صرف صغیر مندرجہ ذیل آتی ہے:

أَكْرَمَ يُكْرَمُ إِكْرَامًا فَهُوَ مُكْرَمٌ وَأَكْرَمَ يُكْرَمُ إِكْرَامًا فَذَاكَ مُكْرَمٌ.

لَمْ يُكْرَمْ لَمْ يُكْرَمْ، لَا يُكْرَمُ لَا يُكْرَمُ، لَنْ يُكْرَمَ لَنْ يُكْرَمَ،

الْأَمْرُ مِنْهُ: أَكْرَمَ لِيُكْرَمَ لِيُكْرَمَ

وَالنَّهْيُ عَنْهُ: لَا تُكْرَمُ لَا تُكْرَمُ، لَا يُكْرَمُ، لَا يُكْرَمُ.

الظَرْفُ مِنْهُ: مُكْرَمٌ، مُكْرَمَانِ، مُكْرَمَاتٌ

وَالْأَلَّةُ مِنْهُ: مَابِهَ الْإِكْرَامِ

وَأَفْعَلُ التَّفْضِيلِ مِنْهُ: أَشَدُّ إِكْرَامًا.

بے ہنرہ وصل													
ایوب قسم	نمبر ایوب	نام ایوب	مثال ایوب	معروف			مجهول			امضمول	امراضر	نمی	اشد مشقیہ
				ماضی	مضارع	مصدر	ماضی	مضارع	مصدر				
باب اول	باب اول	اَفْعَالٌ	اَلْاِجْتِنَابُ پچھا	اَجْتَنَبْتُ	يَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	أَجْتَنِبُ	يُجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اَجْتَنِبُ	اَلْاِعْتِزَالُ تفصیل ہونا گوشہ اچک لینا کوچ کرنا
	باب دوم	اَفْعَالٌ	اَلْاِنْقِطَارُ شکافتہ ہونا	اَنْقَطَرْتُ	يَنْقَطِرُ	اِنْقِطَارًا	مُنْقَطِرٌ						اَلْاِنْصِرَافُ پھرنا پلٹنا ٹوٹنا
	باب سوم	اَفْعَالٌ	اَلْاِخْوَارُ سرخ ہونا	اَحْمَرْتُ	يَحْمَرُ	اِخْوَارًا	مُحْمَرٌ						اَلْاِخْضِرَارُ زرد ہونا گروڈا لود ہونا
باب چہارم	باب چہارم	اَفْعِلَالٌ	اَلْاِذْهِيمَامُ بہت زیادہ سیاہ ہونا	اَذْهَمْتُ	يَذْهَمُ	اِذْهِيمَامًا	مُذْهَمٌ						اَلْاِسْمِيرَارُ گندمی رنگ ہونا
	باب پنجم	اِسْتَفْعَالٌ	اَلْاِسْتِنْصَارُ مدد چاہنا	اَسْتَنْصَرْتُ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اَسْتَنْصِرُ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اَسْتَنْصِرُ	اَلْاِسْتِغْفَارُ بخشش چاہنا
باب ششم	باب ششم	اَفْعِيعَالٌ	اَلْاَخْيَيشَانُ کھردرا ہونا	اَخْشَوْشْتُ	يَخْشَوْشُ	اَخْيَيشَانًا	مُخْشَوْشٌ						اَلْاِخْوِلَافِي کپڑے کا پانی کا کھار ہونا
	باب ہفتم	اَفْعِوَالٌ	اَلْاِخْلَوَادُ جلد چلنا	اَخْلَوَدْتُ	يَخْلَوَدُ	اِخْلَوَادًا	مُخْلَوَدٌ						اَلْاِخْوِرَاطُ اوت کی گردن پر لکڑی کا تراشا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کے دیگر قواعد

اہم قواعد: ① ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کا ہر باب حروف زائد کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے، جیسے: اُكْرِمَ سے كُرِمَ، صَرَّفَ سے صَرَفَ، قَاتَلَ سے قَتَلَ، تَقَابَلَ سے قَبَلَ، اِحْتَنَبَ سے حَنَبَ، اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ، اِحْمَرَ سے حَمَرَ، اِذْهَامَ سے دَهَمَ، اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ، اِخْشَوْشَنَ سے حَشِنَ، اِجْلَوْذَ سے جَلَدَ، اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ اور اِقْشَعَرَ سے قْشَعَرَ وغیرہ۔

② مجرد کا ہر باب کچھ خاص حروف بڑھانے سے مزید فیہ کے اکثر ابواب میں (بطریق اہل زبان) آ سکتا ہے، جیسے: خَرَجَ مادہ مجرد سے اُخْرَجَ (إِفْعَالٌ)، خَرَجَ (تَفْعِيلٌ)، خَارَجَ (مُفَاعَلَةٌ)، تَخَرَّجَ (تَفْعُلٌ)، تَخَارَجَ (تَفَاعُلٌ)، اِخْتَرَجَ (اِفْتِعَالٌ)، اِخْرَجَ (اِفْعِيَالٌ) اور اِسْتَخْرَجَ (اِسْتِفْعَالٌ)۔

شناخت ابواب: ① ابواب مزید فیہ میں سے جب کوئی فعل یا اسم مشتق بتلانا ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لینا چاہیے، مثلاً: يُكْرِمُ باب اِفْعَال سے اور يُضَارِبُ باب مُفَاعَلَة سے۔

② باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی معمولی سا وہم ہو جاتا ہے تو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تیسرا حرف ”ت“ ہو تو وہ باب افتعال ہوگا اور اگر دوسرا حرف ”ن“ ساکن ہو تو باب انفعال ہوگا۔

③ اِفْعِيَالٌ، اِفْعِيْعَالٌ، اِفْعِنَالٌ اور اِفْعِلَالٌ یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی حرف تین اور لام کلمہ دوبارہ ہو تو باب اِفْعِيَالٌ ہوگا، جیسے: اِذْهِيْمَامٌ اور اگر عین کلمہ دوبارہ ہو تو باب اِفْعِيْعَالٌ ہوگا، جیسے: اِخْشِيْشَانٌ اگر چار حرف اصلی ہوں اور عین کلمے کے بعد نون زائد ہو تو باب اِفْعِنَالٌ ہوگا، جیسے: اِحْرِنْجَامٌ اور اگر چار حرف اصلی ہوں اور لام کلمہ دوبارہ ہو تو باب اِفْعِلَالٌ ہوگا، جیسے: اِقْشَعْرَاءٌ

مصادر ثلاثی مزید فیہ و رباعی کے مزید اوزان: ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے مذکورہ مصادر کے علاوہ کبھی مندرجہ ذیل اوزان پر بھی مصادر آ جاتے ہیں۔

① باب تَفْعِيلُ کا مصدر کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آ جاتا ہے، جیسے: تَخْرِجَةٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابواب ناقص میں خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی کبھی اس کا مصدر فَعَالٌ، فِعَالٌ، فِعَالٌ اور تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی

① بعض علماء فعل ماضی سے باب کا نام رکھتے ہیں، مثلاً: يُكْرِمُ، باب اَفْعَل سے اور يُضَارِبُ، باب فَاعَل سے وغیرہ۔

- آجاتا ہے، جیسے: کَلَامٌ (بولنا)، كَذَابٌ، كَذَابٌ (جھٹلانا) اور تَكْرَارٌ (دہرانا)۔
- ② باب مُفَاعَلَةٌ کا مصدر بھی کبھی فَعَالٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قَتَلَ (لڑنا)۔ کبھی فِيعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: قَيْتَلٌ بمعنی قِتَالٌ
- ③ باب فَعْلَلَةٌ کا مصدر کبھی فَعْلَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: زَلَزَلَ بمعنی زَلْزَلَةٌ۔ اور کبھی فَعْلَلِي کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: قَهَقَرِي (اُلٹے پاؤں چلنا)۔
- ④ باب اِفْعَالٌ کا مصدر کبھی فُعْلِيلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: فُشِعِرِيَّةٌ بمعنی اِقْشِعِرَارٌ (کانپ اٹھنا)۔

ملحق برباعی

ملحق برباعی کے معنی ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے بڑھایا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے، اس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں، مثلاً: جَلَبَ سے جَلَبَ. الحاق دو کلموں کو آپس میں ایک دوسرے کے مانند بنانے کا نام ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو، پس اُكْرِمَ يُكْرِمُ اگرچہ دَحْرَجَ يُدْحِرُجُ کے وزن پر ہے لیکن مصدر دونوں کا مختلف ہے، اس لیے اُكْرِمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق برباعی: ملحق برباعی کے سولہ ابواب ہیں۔ ملحق برباعی دَحْرَجَ (رباعی مجرد) سات، ملحق برباعی تَدْحِرُجَ (رباعی مزید فیہ) سات اور ملحق برباعی اِحْرَجَ دَحْرَجَ دو ابواب آتے ہیں۔

باب	وزن ملحق برباعی	ثلاثی مجرد	ملحق برباعی	بنانے کا طریقہ
①	فَعْلَلَّةٌ	جَلَبَ	جَلَبَبُ يُجَلِبُّ جَلْبَبَةً (چادر اوڑھنا)	ثلاثی مجرد میں "ل" کلمہ دوبار لانے سے۔
②	فِيعِلَّةٌ	خَعَلَ	خَعِلَعْلُ يُخِيعِلُ خَيْعَلَةً (بے آستین کرتا پہنانا)	"ف" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
③	فَوَعْلَةٌ	جَرَبَ	جَوْرَبُ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً (جراب پہنانا)	"ف" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
④	فَعْنَلَّةٌ	قَلَسَ	قَلَنَسَ يُقْلِنِسُ قَلْنَسَةً (ٹوپی پہنانا)	"ع" کلمے کے بعد "ن" بڑھانے سے۔
⑤	فَعِيعِلَّةٌ	شَرَفَ	شَرِيفٌ يُشْرِيفُ شَرِيفَةً (پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا)	"ع" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
⑥	فَعْوَلَةٌ	سَرَلَ	سَرَوَلٌ يُسَرِّوِلُ سَرَوَلَةً (شلوار پہنانا)	"ع" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
⑦	فَعْلَالَةٌ	قَلَسَ	قَلَسَى يُقْلِسِي قَلْسَاءً (ٹوپی پہنانا)	"ل" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔

ملحق برباعی دَحْرَجَ

باب	وزن ملحق برہائی	ثلاثی مجرد	ملحق برہائی	بنانے کا طریقہ
ملحق برہائی دھرج	①	تَفَعَّلُ	جَلَبَ	تَجَلَّبَبَ يَتَجَلَّبَبُ تَجَلَّبَبًا (چادر اوڑھنا)
	②	تَفَعَّلُ	خَعَلَ	تَخَيَّلَ يَتَخَيَّلُ تَخَيَّلًا (بے آستین کرتا پہننا)
	③	تَفَعَّلُ	جَرَبَ	تَجَوَّرَبَ يَتَجَوَّرَبُ تَجَوَّرَبًا (جراب پہننا)
	④	تَفَعَّلُ	قَلَسَ	تَقَلَّسَ يَتَقَلَّسُ تَقَلَّسًا (ٹوپی پہننا)
	⑤	تَفَعَّلُ	شَرَفَ	تَشَرَّفَ يَتَشَرَّفُ تَشَرُّفًا (پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا)
	⑥	تَفَعَّلُ	سَرَلَ	تَسَرَّوَلُ يَتَسَرَّوَلُ تَسَرُّوَلًا (شلوار پہننا)
	⑦	تَفَعَّلُ	قَلَسَ	تَقَلَّسَى يَتَقَلَّسَى تَقَلَّسَى (ٹوپی پہننا)
ملحق برہائی اِغْنَالُ	①	اِغْنَالُ	قَعَسَ	اِغْنَسَسَ يَغْنَسَسُ اِغْنَسَسًا (بہت کھڑا ہونا)
	②	اِغْنَالُ	سَلَقَ	اِسْلَقَى يَسْلَقَى اِسْلَقَاءً (چپٹ سونا)

تمرین

- ① فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہوتا ہے؟
 - ② باب کسے کہتے ہیں اور مجرد سے مزید فیہ بنانے کا کیا طریقہ ہے؟
 - ③ ہمزہ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟
 - ④ اِنْتِظَامٌ اور اِنْقِسَامٌ کس کس باب کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟
 - ⑤ باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کون سا وزن خاص ہے؟
 - ⑥ ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے؟
 - ⑦ تَقَاتَلَ اور تَقَاتَلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں؟
 - ⑧ اِجْتَنَبَ اور جَلَبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے؟
 - ⑨ ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی محمد بلم اور نَظَرَ سے باب اِفْتِعَالَ کے مضارع کی گردان بانون ثقیلہ کریں۔
 - ⑩ باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بنائیں۔
 - ⑪ فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں ان کو واضح کریں۔
- ❖ لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى
- ”اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر ضائع مت کرو۔“
- ❖ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ
- ”جس وقت تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو۔“
- ❖ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ
- ”اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچی ہو۔“
- ❖ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ
- ”مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو۔“
- ❖ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ
- ”اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے مت پکارو۔“
- ❖ اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
- ”بہت سی بدگمانیوں سے بچو۔“
- ❖ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

”اور ظالم لوگ جلد معلوم کر لیں گے کہ کون سی لوٹنے کی (خوفناک) جگہ وہ لوٹیں گے۔“

﴿وَلَا تَمُنُّنَ تَسْتَكْثِرُ﴾ ”اور زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان نہ کر۔“

﴿كُنتَ عَلَيْهِمْ بِصَيِّطٍ﴾ ”تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔“

﴿أَلَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ ”آگاہ رہو! اللہ کی یاد ہی سے دل آرام پاتے ہیں۔“

ہفت اقسام

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ^۱ ہوتا ہے، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہیں ہوتی، پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک تقسیم کی ہے، چنانچہ جس کلمے میں حرف علت ہو، اسے ”مُعْتَل“ اور جس میں حرف علت نہ ہو، اُسے ”صَحیح“ کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ہمزہ، حرف علت یا دو حرف ہم جنس نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعَثَ، رَجُلٌ، جَعَفَرٌ وغیرہ۔

مہموز: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

- (۱) مہموز الفاء: جس کے ”فاء“ کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: أَمَرَ، إِبِلٌ۔
- (۲) مہموز العین: جس کے عین کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: سَأَلَ، رَأْسٌ۔
- (۳) مہموز اللام: جس کے ”لام“ کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: قَرَأَ، جُزْءٌ۔

حروف علت: یہ تین ہیں: (واو، الف اور یاء) اور حرکات ثلاثہ کی درازی (لمبا کرنے) سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی ضے کی درازی سے ”واو“ فتح کی درازی سے ”الف“ اور کسرے کی درازی سے ”یاء“ پیدا ہوتی ہے، اسی لیے صرفی ”واو“ کو اخت ضمہ ”الف“ کو اخت فتح اور ”یاء“ کو اخت کسرہ کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: عربی زبان میں بیماری کو ”علت“ کہتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں عرب ”وای“ پکارتے ہیں۔ یہ لفظ تین حروف واو، الف اور یاء کا مجموعہ ہے، چنانچہ ان کا نام حروف علت رکھ دیا گیا۔ شافیعہ ابن حجاب کی شرح میں ”شیخ رضی الدین محمد بن الحسن استر اباذی نحوی“ (متوفی 686ھ) ایک دوسری وجہ تسمیہ لکھتے ہیں: ان کا نام حروف علت اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ بدلتے رہتے ہیں اور ایک حالت پر قائم نہیں رہتے، جیسے حساس مریض جس کا مزاج وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا ہے اور ایک حالت پر قائم نہیں رہتا۔

حروف علت ساکن ہوں اور اُن سے پہلے حرف کی حرکت اُن کے موافق ہو تو مدّہ، اور موافق نہ ہو تو لین کہلاتے ہیں۔ مدّہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مدّہ کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حروف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔ لین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لین کے معنی نرمی اور کمزوری کے ہیں اور یہ حروف سانس کے مانند نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ، ضمہ) برداشت نہیں کرتے، خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت نہیں آسکتی ہے اور واو، یاء صرف فتح کے تحمل ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ خفیف ترین حرکت ہے۔

مضاعف: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ایک جنس کے دو حرف ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

- (ا) مضاعف ثلاثی: جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّة، سَبُّ۔
 (ب) مضاعف رباعی: جس کا فاء اور پہلا لام کلمہ، عین اور دوسرا لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: زُلْزَل، عَسْعَس۔
 معتل: وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو، اسے معتل کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① معتل بیک حرف ② معتل بدو حروف۔

① معتل بیک حرف: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ایک حرف علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(ا) معتل الفاء: جس کا ”فاء“ کلمہ حرف علت ہو، اسے مثال^① بھی کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، وَرَدَ۔

(ب) معتل العین: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو، اسے اجوف^② بھی کہتے ہیں، جیسے: قَالَ، كَلِيلٌ۔

(ج) معتل اللام: جس کا ”لام“ کلمہ حرف علت ہو، اسے ناقص^③ بھی کہتے ہیں، جیسے: رَمَى، طَبَى۔

② معتل بدو حروف: جس کلمے میں دو حرف علت ہوں اس کو ”لفیف“ کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(ا) لفیف مفروق: جس میں دو حرف علت علیحدہ ہوں، جیسے: وَلِيٌّ، وَحْيٌ۔

(ب) لفیف مقرون: جس میں دو حرف علت اکٹھے ہوں، جیسے: طَوَايِ، يَوْمٌ۔

نوٹ: مذکورہ تفصیل کے مطابق تو گیارہ قسمیں بنتی ہیں مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں پر منحصر کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مهموز و اجوف

① اس کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا ”ف“ کلمہ تعلیل نہ ہونے میں صحیح کی مثل ہے۔

② اجوف ”جوف“ سے ہے جو درمیان ہوتا ہے اس کلمے میں حرف علت درمیان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اجوف کہلاتا ہے۔

③ بعض گروانوں میں اس کے آخری حرف کے حذف ہونے کی وجہ سے نقص واقع ہوتا ہے، اس لیے اس کو ناقص کہتے ہیں،

تصرفات لفظی

حرف علت، ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے الفاظ میں جو نقل واقع ہوتا ہے اسے دور کرنے کے آٹھ طریقے ہیں۔

① اسکان: کسی حرف سے حرکت دور کرنے کو ”اسکان“ کہتے ہیں، خواہ یہ حرکت منتقل کر دینے سے ہو، جیسے: يَقُولُ سے يَقُولُ یا حرکت گرا دینے سے ہو، جیسے: يَدْعُو سے يَدْعُو

② تحریک: دو ساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دینا ”تحریک“ کہلاتا ہے، جیسے: قُلْ الْحَقُّ سے قُلْ الْحَقُّ.

③ حذف: کلمے سے حرف یا حرکت گرانے کو حذف^۱ کہتے ہیں، جیسے: يَوْعِدُ سے يَوْمِي، يَوْمِي سے يَوْمِي.

④ زیادت: دو ہمزوں کے درمیان ”ا“ بڑھا دینے کو زیادت^۲ کہتے ہیں، جیسے: أَنْتَ سے أَنْتَ.

⑤ ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا ”ابدال“^۳ کہلاتا ہے، جیسے: قَوْلَ سے قَالَ، تَلَقَّوْا سے تَلَقَّ.

⑥ ادغام: دو ہم جنس یا قریب الخرج حروف کو ملا کر مشدّد پڑھنا ”ادغام“ کہلاتا ہے، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ، صَعَدْتُ سے صَعَدْتُ.

⑦ قلب: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کر کے پڑھنے کو ”قلب“ کہتے ہیں، جیسے: يَنْسَ سے أَيْسَ.

⑧ بین بین یا تسہیل: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بین بین قریب: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج^۴ اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان

① حروف حذف گیارہ ہیں اور اُن کا مجموعہ ”هُوَ حَفِي بِخَائِنَةٍ“ ہے۔

② ”ا“ اور ”آ“ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن اور بغیر جھکے کے ادا ہوتا ہے اور اس کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ، خَافَ،

اور ہمزہ متحرک ہوتا ہے اور اگر ساکن ہو تو جھکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے، مثلاً: رَأْسٌ، شَأْنٌ

③ حروف زیادت یا زائدوں ہیں جن کا مجموعہ سَأَلْتُمُو نِيهَا (یا) هُوَيْتُ أَلَيْسَمَا ہے۔

④ حروف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ”اتَّجِدُ مِنْ وَطَيْهَا“ ہے۔

⑤ مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے، مخرج کے اعتبار سے حروف کی کئی نام ہیں:

① حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے، یعنی، ہ، ع، ح، غ، خ۔ ② حروف شفویہ: جن کا مخرج ہونٹ ہیں، یعنی، ب،

ادا کرنے کو بین بین قریب کہتے ہیں، مثلاً: ﴿مُسْتَهْزِئُونَ﴾ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت ”و“ کے درمیان ادا کرنا۔

ب) بین بین بعید: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان ادا کرنے کو بین بین بعید کہتے ہیں، مثلاً: ﴿مُسْتَهْزِئُونَ﴾ کو ہمزہ اور ماقبل ”ز“ کی حرکت کے موافق حرف علت ”ی“ کے درمیان ادا کرنا۔

فائدہ: ہفت اقسام میں جو تصرف معتل میں ہوا سے اعلال یا تعلیل، جو مہموز میں ہوا سے تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اسے ادغام کہتے ہیں۔ اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں، چنانچہ مہموز میں ابدال، حذف، زیادت اور تسہیل چار قاعدے۔ اعلال میں ابدال، حذف اور اسکان تین قاعدے اور ادغام میں اسکان، ابدال اور تحریک تین قاعدے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

«ف، و، م۔ ③ حروف لسانیہ: جن کا مخرج زبان ہے، یعنی ت، ث، ج، د، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ق، ک، ل، ن، ی۔

مثال

جس کے فاء کلمے کی جگہ حرف علت (واو، یاء) ہو اسے مثال کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، يَسَّرَ۔ اگر واو ہو تو مثال واوی اور یاء ہو تو مثال یائی۔ اس کی گردان اکثر و بیشتر صحیح کی طرح ہوتی ہے، چند جگہ مختلف ہوتی ہے۔ جس کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

① قاعده يَعِدُ: جو واو ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ عین کلمہ کے درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتی ہے، مثلاً: يَعِدُ اصل میں يُوْعِدُ تھا۔

اور جو واو ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ عین کلمہ کے درمیان واقع ہو جس کے مضارع کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے بھی گرایا جاتا ہے، مثلاً: يَهَبُ، يَضَعُ اصل میں يُوْهَبُ، يُوْضَعُ تھے۔
نور: حروف حلقی چھ ہیں: ع، ه، ح، خ، غ، نـ۔

② قاعده عِدَّة: جو مصدر مثال واوی سے فَعَلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے فعل مضارع سے واو حذف ہو چکی ہو تو اس کی واو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ”ة“ بڑھا دی جاتی ہے اور عین کلمے کو کسرہ دے دیا جاتا ہے، مثلاً: عِدَّةٌ اصل میں وِعْدَةٌ تھا۔

③ قاعده مِيزَان: جو واو ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو وہ ”ی“ سے بدل جاتی ہے، مثلاً: مِيزَانٌ، اِيْجَلُ اصل میں مِوزَانٌ، اَوْجَلُ تھے۔

④ قاعده مُوقِن: جو ”ی“ ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ ہو تو وہ ”و“ سے بدل جاتی ہے، مثلاً: مُوقِنٌ، يُوْسِرُ اصل میں مُيْقِنٌ، يُيْسِرُ تھے۔

تنبیہ: جو صفت مشبہ فُعَلی کے وزن پر ہو یا أَفْعَلُ وَفَعْلَاءُ کی جمع فُعُلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ ”ی“ ہو تو اس (یاء) سے پہلے آنے والے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: حِيْكِي (کانثا) اصل میں حِيْكِي تھا اور بِيْضٌ (جمع اَبْيَضٌ وَبَيْضَاءُ) اصل میں بِيْضٌ تھا۔

⑤ قاعده اِتَّقَد: جو ”و“ یا ”ی“ اصلی باب افعال کے فاء کلمے میں واقع ہو اسے وجوباً ”ت“ سے بدل دیا جاتا ہے، پھر اس ”ت“ کو تائے افعال میں مدغم کر دیا جاتا ہے، مثلاً: اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ اصل میں اَوْتَقَدَ،

اِئْتَسَرَ تھے۔

نور: اِئْتَمَرَ میں ”یا“ ہمزہ کے عوض میں ہے اس لیے تبدیل نہ ہوگی۔

⑥ قاعدهٴ اُجُوۃ: جو ”واو“ فاء کلمے میں مضموم یا کسور ہو یا عین کلمے میں مضموم ہو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: اُجُوۃ، اِسَادَة، اَدَّ رَاصِل میں وُجُوۃ، وِسَادَة، اَدُوۃ تھے لیکن فاء کلمے میں واو مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے، مثلاً: اَحَد، اَنَاۃ اصل میں وَحَد، وَنَاۃ تھے۔^۱

⑦ قاعدهٴ اَوَاصِل: اگر دو متحرک واو کلمے کے شروع میں واقع ہوں تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: اَوَاصِل، اُوَیْصِل اصل میں وَوَاصِل، وُوَیْصِل تھے۔ اگر دوسرا واو ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: اُوَرِی اصل میں وُوَرِی تھا۔^۲

فعل ثلاثی مجرد کے مثال واوی سے پانچ باب اور مثال یائی سے چار باب آتے ہیں۔

مثال کی قسم	مثال واوی	مثال یائی
بروزن	ضَرَبَ	سَمِعَ
	يَضْرِبُ	يَسْمَعُ
مصادر ابواب	اَلْوَعْدُ	اَلْيَوْمُ
	اَلْوَهْبُ	اَلْيَنْعُ
	اَلْوَجْلُ	اَلْيَسْرُ
معنی	(وعدہ کرنا)	(میوے کا)
	(عطا کرنا)	(یتیم ہونا)
	(ڈرنا)	(آسان ہونا)
	(خوبصورت ہونا)	(سوجنا)
ماضی معلوم	وَعَدَ	وَعَدَ
	وَهَبَ	وَهَبَ
	وَجَلَ	وَجَلَ
مضارع معلوم	يَعِدُ	يَعِدُ
	يَهَبُ	يَهَبُ
	يُوجِلُ	يُوجِلُ
مصدر معلوم	عِدَّة	عِدَّة
	هَبَّة	هَبَّة
	وَجَلًا	وَجَلًا
اسم فاعل	وَاعِدٌ	وَاعِدٌ
	وَاهِبٌ	وَاهِبٌ
	وَاجِلٌ	وَاجِلٌ
ماضی مجهول	وُعِدَ	وُعِدَ
	وُهِبَ	وُهِبَ
	وُجِلَ	وُجِلَ

تُكَلِّفُ، تُرَاثُ اور تُقَاۃ اصل میں وُكَلِّفُ، وُرَاثُ اور وُقِيۃ تھے۔ خلاف قانون واو کو ”ت“ سے بدلا گیا ہے۔

اُولٰی اصل میں وُوْلٰی تھا۔ اس میں جوازی قاعدہ لگانا چاہیے تھا لیکن اُوْلٰی کی موافقت کرتے ہوئے اس میں وجوبی قاعدہ لگایا جاتا ہے کیونکہ اُوْلٰی میں قاعدہ وجوبی ہے۔

يُوعَدُ	يُوهَبُ	يُوجَلُ						مضارع مجهول
عِدَّةٌ	هَبَةٌ	وَجَلًا						مصدر مجهول
مَوْعِدٌ	مَوْهَبٌ	مَوْجِلٌ						اسم مفعول
عَدٌ	هَبٌ	إِجَلٌ	أَوْسَمٌ	رِمٌ	إِيسَرٌ	إِنْعٌ	إِيتَمٌ	امر حاضر
لَا تَعِدُ	لَا تَهَبُ	لَا تَوَجَلُ	لَا تَوْسَمُ	لَا تَرِمُ	لَا تَيْسِرُ	لَا تَنْعُ	لَا تَيْتَمُ	نہی
مَوْعِدٌ	مَوْهَبٌ	مَوْجِلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنَعٌ	مَيْتَمٌ	اسم ظرف
مِيعَدٌ	مِيهَبٌ	مِيجَلٌ	مِيسَمٌ	مِيرِمٌ	مِيسَرٌ	مِينَعٌ	مِيتَمٌ	اسم آلہ
أَوْعَدُ	أَوْهَبُ	أَوْجَلُ	أَوْسَمُ	أَوْرَمُ	أَيْسَرُ	أَيْنَعُ	أَيْتَمُ	اسم تفضیل

مثال کے مزید فیہ ابواب

مثال کی قسم	مثال واوی	مثال یائی
بروزن	باب افعال	باب افعال
مصادر ابواب	باب استفعال	باب استفعال
معنی	باب استفعال	باب استفعال
ماضی معلوم	باب استفعال	باب استفعال
مضارع معلوم	باب استفعال	باب استفعال
مصدر معلوم	باب استفعال	باب استفعال
اسم فاعل	باب استفعال	باب استفعال
ماضی مجهول	باب استفعال	باب استفعال
مضارع مجهول	باب استفعال	باب استفعال
مصدر مجهول	باب استفعال	باب استفعال
اسم مفعول	باب استفعال	باب استفعال

مثال سے اسم ظرف "مَفْعِلٌ" (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے۔

امرحاضر	اَوْقَدْ	اِسْتَوْقَدْ	اِتَّقَدْ	اَيَّسِرْ	اِسْتَيْقِظْ
نہی حاضر	لَا تُوقَدْ	لَا تَسْتَوْقَدْ	لَا تَتَّقَدْ	لَا تُؤَيِّرْ	لَا تَسْتَيْقِظْ
ظرف	مَوْقَدْ	مُسْتَوْقَدْ	مُتَّقَدْ	مُؤَيِّرْ	مُسْتَيْقِظْ

نورخ: ① مثال واوی سے باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فاعل واو، قاعدہ میزان کے تحت ”یا“ ہو گیا۔
 ② مثال واوی سے باب افتعال کا فاعل واو، قاعدہ اِتَّقَدْ کے تحت ”ت“ سے بدل کر ”تائے افتعال“ میں بدغم ہو گیا ہے۔

تمرین

- ① مِيزَانٌ اور يُوسِرُ اصل میں کیا تھے اور تغلیل کیسے ہوئی؟
 - ② عِدَّةٌ اصل میں کیا تھا اور ”ة“ کیوں آئی؟
 - ③ يُوعِدُ اور يُوَجِّلُ میں قاعدہ يَعِدُ جاری کیوں نہیں ہوا؟
 - ④ ”يَاء“ ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے؟
 - ⑤ جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا تبدیلی آتی ہے۔
 - ⑥ اُولٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟
 - ⑦ اِتَّخَذَ اور اَتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیوں کر بنی؟
 - ⑧ وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا؟
 - ⑨ وَصَلَ سے باب افعال کا فعل نفی، حمد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کا فعل نفی غائب کیا ہوگا؟
 - ⑩ فقرات ذیل میں جو افعال اور اسماء معتل الفاء ہوں ان کو واضح کریں۔
- ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“
- ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ ”اللہ بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔“
- ﴿فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي﴾ ”پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو۔“
- ﴿إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ﴾ ”زمین تو اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔“
- ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ ”اور جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔“
- ﴿وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً﴾ ”اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔“
- ﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا﴾ ”ان کی مثال آگ جلانے والے کی طرح ہے۔“

اجوف

جس کے عین کلمے میں حرف علت ہو اسے معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، مثلاً: قَالَ، بَاعَ، اِغْرَحَ حرف علت ”واو“ ہو تو اجوف واوی اور ”یا“ ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔ اجوف واوی مندرجہ ذیل دو ابواب سے آتا ہے:

① نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: قَالَ يَقُولُ قَوْلًا (بات کرنا)۔

② سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: خَافَ يَخَافُ خَوْفًا (ڈرنا)۔

اجوف یائی بھی دو ابواب سے آتا ہے۔

① ضَرَبَ يَضْرِبُ سے، جیسے: بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا (فروخت کرنا)۔

② سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: نَالَ يَنَالُ نَيْلًا (پالینا)۔

نورخ: ان ابواب میں سَمِعَ يَسْمَعُ سب سے زیادہ، ضَرَبَ يَضْرِبُ اس سے کم اور نَصَرَ يَنْصُرُ سب سے کم استعمال ہوتا ہے۔

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے جن کے قواعد اور مثالیں بمع تعلیل مندرجہ ذیل ہیں:

⑧ قَاعِدَةُ قَالَ: جو ”واو، یا“ متحرک ہو اور اس سے پہلے فتح ہو تو اسے الف سے بدل دیا جاتا ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو، مثلاً: قَالَ اَصْلٌ فِي قَوْلٍ تَهَا۔

موانع: اس قاعدے کے مندرجہ ذیل موانع ہیں:

⊗ ”و، ی“ فاء کلمے میں نہ ہو، مثلاً: تَوَسَّطَ، تَقَيَّظَ۔

⊗ ”و، ی“ لفیف کے عین کلمے میں یا صورت لفیف میں نہ ہو، مثلاً: طَوَّى، اِرْعَوَى (باز رکھنا)۔

⊗ الف ثننیہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: دَعَوَا، رَمِيَا۔ اسی طرح جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے نہ ہو، مثلاً: رَحِيَّاتٌ،

عَصَوَاتٌ۔

⊗ مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: طَوِيلٌ، عَيُورٌ۔

⊗ اجوف واوی قلیل طور پر ضَرَبَ يَضْرِبُ سے، جیسے: طَاحَ يَطْبِخُ طَوْحًا (ہلاک ہونا)، كَرُمَ يَكْرُمُ سے، جیسے: طَالَ يَطُولُ طَوْلًا (دراز ہونا) بھی آتا ہے۔ اجوف یائی قلیل طور پر نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: بَارَ يَبُورُ (ہلاک ہونا) آتا ہے۔

- ❖ یائے مشد دیانوں تاکید سے پہلے نہ ہو، مثلاً: عَلَوْتُ، إِخْشَيْنَ .
- ❖ وہ کلمہ رنگ یا عیب کے معنی نہ رکھتا ہو، مثلاً: عَوَرَ (کانا ہونا)، صَيَدَ (گردن ٹیڑھی ہونا)۔
- ❖ وہ لفظ اس کلمے کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے، مثلاً: عَوَرَ بمعنی إِعْوَرَ، اجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ (ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا)۔
- ❖ وہ کلمہ فَعْلَانٌ، فَعْلَى اور فَعْلَةٌ کے وزن پر نہ ہو، مثلاً: دَوْرَانٌ (شہر، قبیلہ، سال، چکر لگانا) حَيْدَى (متکبرانہ چال) حَوَكَةٌ (حائک کی جمع، کپڑا بننے والے)۔
- ❖ قَاعِدُهُ قُلْنٌ وَبِعْنٌ: جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ ”و، ی“ اجتماع ساکنین (دوساکن جمع ہونے) کی وجہ سے گر جائے اور وہ کلمہ یائی یا کسور العین ہو تو فاء کلمے کو کسرہ ورنہ ضمہ دیا جاتا ہے، مثلاً: قُلْنٌ وَبِعْنٌ اصل میں قَوْلُنْ وَبِيعُنْ تھے۔

گردان ماضی معروف

افراد	جنس	ضمائر	واوی	یائی	واوی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	قَالَ	بَاعَ	خَافَ
ثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	قَالَا	بَاعَا	خَافَا
جمع	مذکر غائب	هُمْ	قَالُوا	بَاعُوا	خَافُوا
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ
ثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	قُلْنَ	بِعْنَ	خِيفْنَ
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	قُلْتَ	بِعْتَ	خِيفْتَ
ثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِيفْتُمَا
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِيفْتُمْ
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	قُلْتِ	بِعْتِ	خِيفْتِ
ثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِيفْتُمَا

قُلْتُ	بُعْتُ	خِجْتُ
قُلْتُمَا	بُعْتُمَا	خِجْتُمَا
قُلْتُمْ	بُعْتُمْ	خِجْتُمْ
قُلْتِ	بُعْتِ	خِجْتِ
قُلْتُمَا	بُعْتُمَا	خِجْتُمَا
قُلْتُنَّ	بُعْتُنَّ	خِجْتُنَّ
قُلْتُ	بُعْتُ	خِجْتُ
قُلْنَا	بُعْنَا	خِجْنَا

تھے ”و، ی“ پر کسرہ دشوار تھا اسے نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ وی
دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے۔ اب قُلْنِ واوی تھا تو اس کا
کسرہ ضمہ سے بدلا اور بُعْنِ، خِجْنِ کا کسرہ بحال رہا۔

⑪ قاعده يَقُولُ: جو ”و، ی“ متحرک ہو اور اس سے پہلے صحیح حرف ساکن ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جاتی ہے، اگر وہ حرکت فتح ہو تو ”و، ی“ کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ ”ی“ سے یا کسرہ ”و“ سے نقل کیا گیا ہو تو اس ”و، ی“ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے، اگر اس کے برعکس ہو تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہتے ہیں، مثلاً: يَقُولُ، يَخَافُ اصل میں يَقُولُ، يَخُوفُ تھے۔

شرائط: اس قاعدے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

- ⊗ ”و، ی“ فاء کلمے میں نہ ہو، مثلاً: مَنْ وَعَدَ.
- ⊗ عین کلمہ لفیف نہ ہو، مثلاً: يَقْوَى، يَحْيَى.
- ⊗ مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: مِقْوَالٌ، تَمْيِيزٌ.
- ⊗ رنگ یا عیب کے معنی پر دلالت نہ کرتا ہو، مثلاً: يَعْوَرُ، يَصِيدُ، أَسْوَدُ.
- ⊗ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، مثلاً: شَرِيفٌ بِاجْوَنْدَدَ، (ملحق بہ اَحْرَنْجَمَ).
- ⊗ وہ کلمہ اسم تفضیل یا فعل تعجب نہ ہو، مثلاً: أَقُولُ، مَا أَقُولُهُ، أَقُولُ بِهِ.
- ⊗ مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو، مثلاً: مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ.

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
يَقُولُ	يَبِيعُ	يَخَافُ	يَبِيعُ اور يَخَافُ اصل میں يَقُولُ، يَبِيعُ اور يَخُوفُ

تھے ان میں ”و، ی“ متحرک ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے	يَعْفَانِ	يَقُولَانِ
تو ”و، ی“ کی حرکت ماقبل کو دی يَقُولُ، يَبِيعُ ہوا اور	يَخَافُونَ	يَقُولُونَ
يَخَافُ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ سے فتح نقل کیا	تَخَافُ	تَقُولُ
گیا تھا تو اسے الف سے بدل دیا (قاعدہ: 11)	تَخَافَانِ	تَقُولَانِ
يَقْلَنَ، يَبِيعَنَ اور يَخْفَنَ اصل میں يَقُولْنِ اور يَبِيعْنِ اور يَخُوفْنَ	يَخْفَنَ	يَقْلَنَ
تھے ”و، ی“ کی حرکت ماقبل کو دی اور ”و، ی“ دوساکن جمع ہونے کی	تَخَافُ	تَقُولُ
وجہ سے گر گئے تو يَقْلَنَ، يَبِيعَنَ ہوا۔ يَخُوفْنَ میں حرکت نقل	تَخَافَانِ	تَقُولَانِ
کرنے کے بعد واؤ کو الف سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے	تَخَافُونَ	تَقُولُونَ
الف حذف ہو گیا تو يَخْفَنَ بن گیا۔	تَخَافَيْنِ	تَقُولَيْنِ
	تَخَافَانِ	تَقُولَانِ
	تَخْفَنَ	تَقْلَنَ
	أَخَافُ	أَقُولُ
	نَخَافُ	نَقُولُ

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
يُقَالُ	يُبَاعُ	يُخَافُ	يُقَالُ، يُبَاعُ اور يُخَافُ اصل میں يَقُولُ، يَبِيعُ اور يُخُوفُ تھے
يُقَالَانِ	يُبَاعَانِ	يُخَافَانِ	”و، ی“ متحرک، ماقبل حرف صحیح ساکن ہے۔ ”و، ی“ کی حرکت ماقبل
يُقَالُونَ	يُبَاعُونَ	يُخَافُونَ	کو دی، چونکہ و، ی سے فتح نقل کیا گیا تھا اور وہ دراصل متحرک تھے تو
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	انھیں الف سے بدل دیا تو يُقَالُ، يُبَاعُ، اور يُخَافُ بن گئے۔
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	يَقْلَنَ، يَبِيعَنَ اور يَخْفَنَ اصل میں يَقْلَنَ، يَبِيعَنَ اور يَخُوفْنَ تھے
يُقْلَنَ	يَبِيعَنَ	يَخْفَنَ	”و، ی“ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت ماقبل کو دی اور
			”و، ی“ کو الف سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے الف گر گیا

تَقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	تَوْقُلُنْ، يُبْعَنُ اور يُخَفَّنْ بن گئے۔
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُونَ	تُبَاعُونَ	تُخَافُونَ	
تُقَالِينَ	تُبَاعِينَ	تُخَافِينَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبْعَنَ	تُخَفَّنَ	
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

⑫ قاعدہ فُؤْلَنْ: حرف علت حالت جزم میں دوسرا کن جمع ہونے سے حذف ہو جاتا ہے۔ لیکن جب لام کلمہ، ضمیر یا نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو جائے تو حذف شدہ حرف علت اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے، مثلاً: لَمْ يَقُولَا، اور فُؤْلَنْ، جو اصل میں لَمْ يَقُلْ، اور قُلْ تھا۔ ضمیر اور نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے لام کلمہ متحرک ہو گیا تو حذف شدہ حرف علت واپس آ گیا۔

نفسی جحد بَلَمْ معروف			نفسی تاکید بَلَنْ معروف		
لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ	لَنْ يَبِيعَ	لَنْ يَخَافَ	لَنْ يَقُولَ
لَمْ يَقُولَا	لَمْ يَبِيعَا	لَمْ يَخَافَا	لَنْ يَبِيعَا	لَنْ يَخَافَا	لَنْ يَقُولَا
لَمْ يَقُولُوا	لَمْ يَبِيعُوا	لَمْ يَخَافُوا	لَنْ يَبِيعُوا	لَنْ يَخَافُوا	لَنْ يَقُولُوا
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ	لَنْ تَقُولَ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا	لَنْ تَقُولَا
لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ	لَنْ يَبِيعْنَ	لَنْ يَخَفْنَ	لَنْ يَقُولْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ	لَنْ تَقُولَ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا	لَنْ تَقُولَا
لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تَبِيعُوا	لَمْ تَخَافُوا	لَنْ تَبِيعُوا	لَنْ تَخَافُوا	لَنْ تَقُولُوا
لَمْ تَقُولِي	لَمْ تَبِيعِي	لَمْ تَخَافِي	لَنْ تَبِيعِي	لَنْ تَخَافِي	لَنْ تَقُولِي

لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِيعْ	لَمْ أَخَافْ
لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِيعْ	لَمْ نَخَافْ

گردان فعل امر و نہی

نوع	امر معروف	نہی معروف
مخاطب	قُلْ	بِعْ
	قُولَا	بِيعَا
	قُولُوا	بِيعُوا
	قُولِي	بِيعِي
	قُولَا	بِيعَا
غائب	قُلْنَ	بِعْنَ
	لِيقُلْ	لِيبِعْ
	لِيقُولَا	لِيبِيعَا
	لِيقُولُوا	لِيبِيعُوا
	لِيقُولِي	لِيبِيعِي
متکلم	لِيقُلْنَ	لِيبِعْنَ
	لِأَقُلْ	لِأَبِيعْ
	لِأَقُولَا	لِأَبِيعَا
	لِأَقُولُوا	لِأَبِيعُوا
	لِأَقُولِي	لِأَبِيعِي

۱ اصل میں اَقُولُ، اَبِيعُ اور اِخَوْفُ تھے۔ قاعدہ 11 کے مطابق ”وی“ کی حرکت ماقبل کو دی، پھر ”وی“ کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرا دیا، فاء کلمے کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا۔

۲ اصل میں اَقُولَا، اَبِيعَا اور اِخَوْفَا تھے۔ قاعدہ 11 کے مطابق ”وی“ کی حرکت ماقبل کو دی، ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی ۴۴

⑬ قاعدہ قائل: جو 'وی' وزن فاعِل کے عین کلمے میں واقع ہو وہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو، مثلاً: قَائِلٌ، سَائِفٌ (تلوار اٹھانے والا) اصل میں قَاوِلٌ اور سَائِفٌ تھے۔

گردان اسم فاعل

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی
مذکر	واحد	قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ
	ثنیہ	قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ
	جمع	قَائِلُونَ	بَائِعُونَ	خَائِفُونَ
مؤنث	واحد	قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ
	ثنیہ	قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ
	جمع	قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ

گردان اسم مفعول

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	واحد	مَقُولٌ	مَبِيعٌ	مَخُوفٌ	مَقُولٌ، مَبِيعٌ، اور مَخُوفٌ اصل میں مَقُولٌ، مَبِيعٌ اور مَخُوفٌ تھے، وی متحرک اور اُن سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے، وی کی حرکت ماقبل کو دی۔
	ثنیہ	مَقُولَانِ	مَبِيعَانِ	مَخُوفَانِ	مَقُولٌ، مَبِيعٌ اور مَخُوفٌ ہوئے، پھر وی دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے مَقُولٌ، مَبِيعٌ، مَخُوفٌ ہوئے۔
	جمع	مَقُولُونَ	مَبِيعُونَ	مَخُوفُونَ	مَبِيعٌ اور مَخُوفٌ سے بدلا
مؤنث	واحد	مَقُولَةٌ	مَبِيعَةٌ	مَخُوفَةٌ	

اور حرف علت دو ساکن جمع نہ ہونے کی وجہ سے قائم رہا۔

مَقُولَتَانِ	مَبِيعَتَانِ	مَخُوفَتَانِ	تاکہ واوی یائی میں فرق ہو جائے تو
مَقُولَاتِ	مَبِيعَاتِ	مَخُوفَاتِ	مَبِوعُ ہوا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا واؤ کو "ی" سے بدلا تو مَبِيعُ ہوا۔ (قاعدہ: 11)
ثنیہ	جمع	مونث	

تنبیہ: اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ اور تعلیل کم استعمال ہوتی ہے، جیسے مَدَّيُونُ (قرض والا) مَعْيُوبُ (عیب والا) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم استعمال ہوتی ہے، جیسے مَبْصُورُ (نگہداشت شدہ)۔

اجوف کے ثلاثی مزید فیہ ابواب

الْبَابُ	إِفْعَالٌ	إِسْتِفْعَالٌ	اِفْتِعَالٌ	اِنْفِعَالٌ
اجوف کی قسم	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	الْإِقَامَةُ	الْإِطَارَةُ	الْإِسْتِعَانَةُ	الْإِسْتِمَالَةُ
معنی	کھڑا کرنا	اڑانا	مدد مانگنا	باتوں سے جنگل کو طے کرنا
ماضی معلوم	أَقَامَ	أَطَارَ	إِسْتَعَانَ	إِسْتَمَالَ
مضارع معلوم	يُقِيمُ	يُطِيرُ	يُسْتَعِينُ	يُسْتَمِيلُ
مصدر معلوم	إِقَامَةٌ	إِطَارَةٌ	إِسْتِعَانَةٌ	إِسْتِمَالَةٌ
اسم فاعل	مُقِيمٌ	مُطِيرٌ	مُسْتَعِينٌ	مُسْتَمِيلٌ
ماضی مجہول	أُقِيمَ	أُسْتُعِينَ	أُجْتِيبَ	
مضارع مجہول	يُقَامُ	يُسْتَعَانُ	يُجْتَابُ	
مصدر مجہول	إِقَامَةٌ	إِسْتِعَانَةٌ	إِجْتِيَابًا	
اسم مفعول	مُقَامٌ	مُسْتَعَانٌ	مُجْتَابٌ	
امر	أَقِمْ	أَطِرْ	إِسْتَعِنْ	إِسْتَمِلْ
نہی	لَا تُقِمْ	لَا تُطِرْ	لَا تُسْتَعِنْ	لَا تُسْتَمِلْ
ظرف	مُقَامٌ	مُطَارٌ	مُسْتَعَانٌ	مُسْتَمَالٌ
			مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ
			مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ
			مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ

تمرین

- ① اجوف کسے کہتے ہیں؟
 - ② تصرّفات لفظی میں کون سا قاعدہ اجوف میں زیادہ جاری ہوتا ہے؟
 - ③ اعلال و ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔
 - ④ تَخَافُ اصل میں کیا تھا، اس کی تعلیل کیسے ہوئی؟
 - ⑤ بَيْعًا (تثیہ بَع) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی، نیز مَقُولٌ، مَبِيعٌ کی تعلیل کریں۔ اور مَعْيُوبٌ بلا تعلیل کیوں بولا جاسکتا ہے؟
 - ⑥ قُلْنَ، بَعْنَ اور خِفْنَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟ ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کریں۔
 - ⑦ قَامَ سے باب افعال نفی جہد بلم کی گردان کریں اور بتلائیں کہ اس کے مصدر میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟
 - ⑧ بَاعَ سے باب مفاعلہ کے امر حاضر معروف کی گردان کریں، نیز بتلائیں کہ اس باب میں ”ی“ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟
 - ⑨ مندرجہ ذیل آیات میں اجوف فعل اور اسم بیان کریں۔
- ✽ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ ”بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“
 - ✽ ﴿زَيْتًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِمَصَافِيحَ﴾ ”ہم نے قرطبی آسمان کو ستاروں سے مزین کیا۔“
 - ✽ ﴿وَشَاوَرَهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ ”اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔“
 - ✽ ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ ”اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔“
 - ✽ ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ ”اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔“
 - ✽ ﴿إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ”ہم صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔“
 - ✽ ﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنُهُ مِنَ الْحُزْنِ﴾ ”گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔“

ناقص

جس لفظ کے لام کلمے میں حرف علت ہوا سے ناقص کہتے ہیں۔ اگر حرف علت واؤ ہو تو ناقص واوی، اگر یاء ہو تو ناقص یائی اور الف ہو تو ناقص الفی کہتے ہیں۔

ناقص واوی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

- ① نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: دَعَا يَدْعُو دُعَاءً وَدَعْوَةً (بلانا)۔
- ② سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: رَضِيَ يَرْضَى رِضْوَانًا (راضی ہونا)۔
- ③ كَرُمٌ يَكْرُمُ سے، جیسے: رَخُوٌ يَرْخُو رِخْوَةً (نرم ہونا، آسودہ حال ہونا)۔
- ④ فَتَحَ يَفْتَحُ سے، جیسے: مَحَايِمُحُو مَحْوًا (مٹانا)۔

ناقص یائی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

- ① ضَرَبَ يَضْرِبُ سے، جیسے: رَمَى يَرْمِي رَمِيًّا (تیر اندازی کرنا)۔
- ② فَتَحَ يَفْتَحُ سے، جیسے: سَعَى يَسْعَى سَعْيًا (کوشش کرنا)۔
- ③ سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: خَشِيَ يَخْشَى خَشْيَةً (ڈرنا)۔

گردان ماضی معلوم

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمَى	اصل میں دَعَا اور رَمَى تھے ”وی“ متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے، اسے الف سے بدل دیا۔ (قاعدہ: 8)
دَعَوَا	رَمِيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ واؤ کے بعد ثنیۃ کا الف ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔

• قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ يَضْرِبُ سے آتا ہے، جیسے: جَحَى يَجْحَى جِحْيًا (گھٹنوں پر بیٹھنا) اور ناقص یائی كَرُمٌ يَكْرُمُ سے، جیسے: نَهَوٌ يَنْهَوُ نِهَآيَةً (کمال عقل کو پہنچنا) اور نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: كُنَى يَكْنُو كِنَايَةً (پوشیدہ بات کرنا)۔

دَعَوَا	رَمَوَا	اصل میں دَعَوُوا، رَمِيُوا تھے ”وی“ متحرک اور ماقبل مفتوح ہے اسے الف سے بدل دیا اور الف دوساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمِيَتْ تھے ”وی“ متحرک کو الف سے بدلا اور دوساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمِيَتَا تھے ”وی“ الف ہوا۔ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے اس لیے الف دوساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَوُور	رَمِيْن	بروزن نَصْرَنْ، ضَرْبَنْ اپنی اصل پر ہیں اسی طرح باقی سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
دَعَوَات	رَمِيَتْ	
دَعَوُتُمَا	رَمِيْتُمَا	
دَعَوُتُمْ	رَمِيْتُمْ	
دَعَوَاتِ	رَمِيْتِ	
دَعَوُتُمَا	رَمِيْتُمَا	
دَعَوُتْنِ	رَمِيْتْنِ	
دَعَوْتُ	رَمِيْتُ	
دَعَوْنَا	رَمِيْنَا	

نور: جو الف اصل میں واو ہو اس کو بصورت ”ا“ اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو بصورت ”ی“ لکھتے ہیں، جیسے: (دَعَوَ) دَعَا اور (رَمَى) رَمَى۔

⑭ قاعده رَضَى: جو واو کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو وہ ”ی“ ہو جاتا ہے، مثلاً: رَضَى اصل میں رَضُو تھا۔

⑮ قاعده رَضُوا: جب لام کلمے میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد ”واو“ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، اگر واو نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: رَضُوا اصل میں رَضُو تھا۔

ناقص واوی

تعلیلات	گردان
اصل میں رَضُو تھ، واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ”ی“ ہو گیا۔ (قاعدہ: 14)	رَضِيَ
اصل میں رَضُوا تھا تعلیل مثل رَضِيَ کے ہوئی۔	رَضِيَا
اصل میں رَضُو تھ ”واؤ“ کو بمطابق قاعدہ: 14 ”ی“ سے بدلاتو رَضِيُوا ہو گیا۔ اور پھر بمطابق قاعدہ: 15 لام کلمے کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دوساکن جمع ہونے سے ”ی“ گرا دی۔	رَضُوا
اصل میں رَضَوْتُ ہے رَضِيَ کے مانند تعلیل ہوئی۔	رَضَيْتُ
باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔	رَضَيْتَا
رَضَيْتُمْ رَضَيْتُمَا رَضَيْتُمْ رَضَيْتُمْ رَضَيْتُمْ رَضَيْتُمْ	رَضَيْنَ
رَضَيْنَا	

گردان ماضی مجہول

تعلیلات	واوی	یائی	واوی
دُعِيَ، رَضِيَ اصل میں دُعِو، رَضُو تھے، واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ”ی“ سے بدل گیا۔ (قاعدہ: 14)	رَضِيَ	رُمِيَ	دُعِيَ
دُعِیَا اصل میں دُعِو اور رَضِیَا اصل میں رَضُو تھے۔ قاعدہ: 14 کی وجہ سے ”و، ی“ کو الف سے بدل دیا جبکہ رُمِیَا اپنی اصل پر ہے۔	رَضِيَا	رُمِيَا	دُعِيَا
اصل میں دُعِو، رُمِو اور رَضُو تھے، قاعدہ: 14 سے دُعِو، رُمِو اور رَضِو ہوئے، پھر قاعدہ: 15 سے ”ی“ کی حرکت ماقبل کو دے کر دوساکنوں کے جمع ہونے سے ”ی“ حذف کر دی۔	رَضُوا	رُمُوا	دُعُوا
دُعِيتُ، رَضِيتُ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدہ: 14 جاری ہوا جبکہ رُمِيتُ اور باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔	رَضَيْتُ	رُمِيتُ	دُعِيتُ

دُعِيَّتَا	رُمِيَّتَا	رُضِيَّتَا
دُعِيْن	رُمِيْن	رُضِيْن
دُعِيَّت	رُمِيَّت	رُضِيَّت
دُعِيَّتُمَا	رُمِيَّتُمَا	رُضِيَّتُمَا
دُعِيَّتُم	رُمِيَّتُم	رُضِيَّتُم
دُعِيَّتِ	رُمِيَّتِ	رُضِيَّتِ
دُعِيَّتُمَا	رُمِيَّتُمَا	رُضِيَّتُمَا
دُعِيَّتُنْ	رُمِيَّتُنْ	رُضِيَّتُنْ
دُعِيَّتْ	رُمِيَّتْ	رُضِيَّتْ
دُعِيْنَا	رُمِيْنَا	رُضِيْنَا

⑩ قَاعِدَةُ يَدْعُوْ: جو حرف علت لام کلمے میں مضموم ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس کی حرکت حذف کر دی جاتی ہے، پھر دوسرا کن جمع ہوں تو اسے بھی حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً: يَدْعُوْ اصل میں يَدْعُوْ تھا۔

⑪ قَاعِدَةُ تَرْمِيْن: جو حرف علت لام کلمے میں مکسور اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو تو اس کی حرکت حذف کر دی جاتی ہے، پھر دوسرا کن جمع ہوں تو اسے بھی حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً: تَرْمِيْن اصل میں تَرْمِيْن تھا۔

⑫ قَاعِدَةُ تَدْعِيْن: جو حرف علت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے، پھر دوسرا کن جمع ہوں تو اسے گرا دیا جاتا ہے، مثلاً: تَدْعِيْن اصل میں تَدْعُوْ يْن تھا۔

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
يَدْعُوْا	يَرْمِيْ	اصل میں يَدْعُوْ، يَرْمِيْ تھے، يَدْعُوْ کے ”واو“ کا ضمہ قاعدہ: 16 سے حذف کیا اور يَرْمِيْ کی ”ی“ کا ضمہ قاعدہ: 15 سے حذف کیا۔
يَدْعُوْنَ	يَرْمِيْنَ	اپنی اصل پر ہیں۔

یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوْنَ ، یَرْمُوْنَ تھے ”و، ی“ پر ضمہ دشوار تھا، قاعدہ: 16 کے مطابق یَدْعُوْنَ کے واؤ کو ساکن کیا اور قاعدہ: 15 کے مطابق یَرْمُوْنَ کی یاء کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دوساکن جمع ہونے سے ”و، ی“ کو گرا دیا۔
تَدْعُوا	تَرْمِيْ	یَدْعُوا، یَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِيْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوا	تَرْمِيْ	یَدْعُوا، یَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	تعلیل یَدْعُوْنَ ، یَرْمُوْنَ کے مانند ہیں۔
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ	اصل میں تَدْعُوْنَ اور تَرْمِيْنَ تھے، کسرہ واؤ اور یاء پر دشوار تھا۔ تَدْعُوْنَ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ: 18) اور تَرْمِيْنَ میں ”ی“ کی حرکت کو حذف کیا۔ (قاعدہ: 17) پھر ”و، ی“ دوساکن جمع ہونے سے گر گئے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمِيْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ ، تَضْرِبْنَ .
أَدْعُوا	أَرْمِيْ	یَدْعُوا، یَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
نَدْعُوا	نَرْمِيْ	یَدْعُوا، یَرْمِيْ کے مانند ہیں۔

①۹ **قَاعِدَةُ يَرْضَى: جو ”و“** کلمے میں تیسری جگہ ہو بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ یا اس سے بھی آگے ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو تو واؤ ”و“ ہو جاتا ہے۔

گردان مضارع معلوم (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
یَرْضَى	اصل میں یَرْضُوْ تھا ”و“ تیسری جگہ تھا بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہے تو اسے ”ی“ سے بدلا۔ (ق: 19) اور ”ی“ بعد فتح کے الف ہو گئی۔ (ق: 8)

یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا ”و“ کو یاء سے بدلا (ق: 19)
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضِیُوْنَ تھا، یاء متحرک فتح کے بعد الف ہو کر دوساکن جمع ہونے سے گر گئی۔
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھایَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا ورن یَسْمَعْنَ کے واو ”ی“ سے بدل گیا۔ (ق: 19)
تَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُ تھایَرْضَوْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا واو کو ”ی“ سے بدلا۔ (ق: 19) سے تَرْضَیْنَ ہوا۔ یاء متحرک فتح کے بعد الف ہو کر دوساکن جمع ہونے سے گر گئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	یَرْضَیْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
أَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
نَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یُدْعٰی	یُرْمٰی	یَرْضٰی	اصل میں یُدْعَوُ، یُرْمٰی، یَرْضَوُ تھے، پہلے قاعدہ: 19، پھر قاعدہ: 8 جاری ہوا۔
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یَرْضَیَانِ	اصل میں یُدْعَوَانِ، یَرْضَوَانِ تھے۔ (ق: 19)
یُدْعَوْنَ	یُرْمَوْنَ	یَرْضَوْنَ	اصل میں یُدْعَوُونَ، یُرْمِیُونَ، یَرْضِیُونَ تھے۔ قاعدہ: 19 اور قاعدہ: 8 جاری ہوئے پھر دوساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تَرْضٰی	
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تَرْضَیَانِ	

يُدْعَيْنَ	يُرْمِينَ	يُرْضِينَ
تُدْعَى	تُرْمَى	تُرْضَى
تُدْعِيَانِ	تُرْمِيَانِ	تُرْضِيَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعِينَ	تُرْمِينَ	تُرْضِينَ
تُدْعِيَانِ	تُرْمِيَانِ	تُرْضِيَانِ
تُدْعِينَ	تُرْمِينَ	تُرْضِينَ
أُدْعَى	أُرْمَى	أُرْضَى
نُدْعَى	نُرْمَى	نُرْضَى

باقی تمام صیغے مذکورہ صیغوں کی طرح ہیں۔

گردان مؤكد بلن نفی جحد بلم معروف

جنس	نفی تاکید بلن معروف	نفی جحد بلم معروف
مذکر غائب	لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ
//	لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمِيَا
//	لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمُوا
مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ
//	لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا
//	لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ
//	لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا
//	لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمُوا
مؤنث مخاطب	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ
//	لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا

مَوْثِ مَخَاطِبَ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَنَّ	لَنْ تَرْضِيَنَّ	لَمْ تَدْعُوْ	لَمْ تَرْمِيَنَّ	لَمْ تَرْضِيَنَّ
مَذْكُومَوْثِ تَتَكَلَّمُ	لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَرْضِيَ	لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَرْضَ
مَذْكُومَوْثِ تَتَكَلَّمُ	لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَرْضِيَ	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

تنبیہ: مضارع مجہول پر لَنْ لگانے سے نفی تاکید بَلَنْ مجہول اور لَمْ لگانے سے نفی جحد بَلَمْ مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ اور لَنْ کا عمل پہلے گزر چکا ہے

گردان امر و نہی معروف

جنس	امر معروف	نہی معروف
مذکر حاضر	أَدْعُ ¹	إِرْمِ ²
//	أَدْعُوا	إِرْمُوا
//	أَدْعُوْا	إِرْمُوْا
مؤنث حاضر	أَدْعِيْ	إِرْمِيْ
//	أَدْعُوا	إِرْمِيَا
//	أَدْعُوْ	إِرْمِيْنَ
مذکر غائب	لَيَدْعُ	لَيَرْمِ
//	لَيَدْعُوا	لَيَرْمِيَا
//	لَيَدْعُوْا	لَيَرْمُوْا
مؤنث غائب	لَتَدْعُ	لَتَرْمِ
//	لَتَدْعُوا	لَتَرْمِيَا
//	لَيَدْعُوْ	لَيَرْمِيْنَ
مذکر مؤنث تَتَكَلَّمُ	لَاَدْعُ	لَاَرْمِ
//	لَنَدْعُ	لَنَرْمِ

ثقيلہ: أَدْعُوْ أَدْعُوْا أَدْعِنْ أَدْعُوْا أَدْعُوْنَ - خفيفہ: أَدْعُوْ أَدْعِنْ أَدْعِنْ

ثقيلہ: إِرْمِيْ إِرْمِيَا إِرْمِنْ إِرْمِيَا إِرْمِيْنَ - خفيفہ: إِرْمِيْ إِرْمِنْ إِرْمِنْ

ثقيلہ: إِرْضِيْ إِرْضِيَا إِرْضِنْ إِرْضِيَا إِرْضِيْنَ - خفيفہ: إِرْضِيْ إِرْضِيْنَ إِرْضِيْنَ

②٠ قاعدہ داع: جو واو فاعل وزن کے آخر میں ہو وہ ”ی“ ہو جاتا ہے، پھر دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے، مثلاً: دَاعِ اصل میں دَاعُو تھا۔

گردان اسم فاعل

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	دَاعِ	رَامِ	رَاضِ	اصل میں دَاعُو، رَامِی، رَاضُو تھے۔ دَاعُو، رَاضُو میں واو کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو کر دَاعِی، رَاضِی ہوا۔ (ق: 14) ضمہ ”ی“ پر دشوار تھا، تینوں جگہ ساکن کیا۔ (ق: 15) اب ”ی“ اور تینوں دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ ”ی“ دوساکن جمع ہونے سے گر گئی۔ دَاعِ، رَامِ، رَاضِ ہوا۔
//	دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ	
//	دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ	اصل میں دَاعُوْ، رَامِیُوْ، رَاضُوْ تھے۔ قاعدہ: 15 جاری ہوا۔
مؤنث	دَاعِیَّةُ	رَامِیَّةُ	رَاضِیَّةُ	
//	دَاعِیَّتَانِ	رَامِیَّتَانِ	رَاضِیَّتَانِ	
//	دَاعِیَّاتِ	رَامِیَّاتِ	رَاضِیَّاتِ	

②١ قاعدہ مَرْمِی: جب ”و، ی“ ایک کلمے میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو ”و“ کو ”ی“ سے بدل کر ”ی“ میں ادغام کر دیتے ہیں اور ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: مَرْمِی اصل میں مَرْمُوی تھا۔

گردان اسم مفعول

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	مَدْعُوْ	مَرْمِی	مَرْمِی	اصل میں مَدْعُوْ، مَرْمُوی، مَرْمُوی تھے۔ مَدْعُوْ میں دو واو

	مَدْعُوَانِ	مَرْمِيَانِ	مَرَضِيَانِ	<p>جمع ہوئے۔ ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوْنَا، مَرَضُوْنَا میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے واؤ کو ”ی“ کیا، پھر مَرْمُوِي اور مَرَضُوِي میں واؤ اور یاء، ایک جگہ جمع ہوئے۔ پہلا ساکن تھا ”و“ کو ”ی“ سے بدلا اور ”ی“ کو ”ی“ میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو ی کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ (ق: 21) مَرْمِي اور مَرَضِي ہوا۔</p>
//	مَدْعُوُونُ	مَرْمِيُونُ	مَرَضِيُونُ	
مَوْنُث	مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِيَّةٌ	مَرَضِيَّةٌ	
//	مَدْعُوَتَانِ	مَرْمِيَتَانِ	مَرَضِيَتَانِ	
//	مَدْعُوَاتٌ	مَرْمِيَاتٌ	مَرَضِيَاتٌ	

لفیف

جس کلمے میں دو حرف اصلی، حرف علت ہوں، اسے لفیف کہتے ہیں، مثلاً: وَلَیْ، یَوْمٌ۔
لفیف مفروق تین اور لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لفیف کی قسم	لفیف مفروق	لفیف مقرون
بروزن	ضَرَبَ یَضْرِبُ	سَمِعَ یَسْمَعُ
مصدر	أَلَوْ قَايَةُ	أَلَقُوَّةُ
معنی	(نگاہ رکھنا)	(سم کا گھسنا)
ماضی معلوم	وَقَى	وَجَى
مضارع معلوم	يَقِي	يُوجِي
مصدر معلوم	وِقَايَةٌ	وَجِيًّا
اسم فاعل	وَاقٍ	وَاجٍ
ماضی مجہول	وُقِيَ	وُجِيَ
مضارع مجہول	يُوقِي	يُوجِي
مصدر مجہول	وِقَايَةٌ	وَجِيًّا
اسم مفعول	مَوْقِيٌّ	مَوْجِيٌّ
امر	قِ	اِجِ
نہی	لَا تَقِ	لَا تَوْجِ
اسم ظرف	مَوْقَى	مَوْجَى
اسم آلہ	مِيقَى	مِيجَى
اسم تفصیل	أَوْقَى	أَوْجَى

تنبیہ: لفیف مفروق میں فاء کلمے کی تعلیل وَعَدَ یَعِدُّ کے مانند اور لام کلمے کی تعلیل رَمٰی یَرْمِیٰ اور رَضِیٰ یَرْضِیٰ کے مانند ہے اور لفیف مفروق کے عین کلمے میں تعلیل نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کی تعلیل اور گردان بالکل رَمٰی یَرْمِیٰ کے مانند ہے۔

گردان ماضی : وَفٰی وَفَیَا وَفَوَا وَقَتْ وَقَتَا وَقَیْنِ الْخ

گردان مضارع : یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْکَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنِ الْخ

گردان امر : قِ قِیَا قُوْیْ قِیَا قِیْنِ

ثقلیہ : قِیْنِ قِیَانِ قُنْ قُنْ قِیَانِ قِیْنَانِ

خفیفہ : قِیْنِ قُنْ قُنْ

22 قاعدہ فتوٰی: جب فُعَلٰی اُسی کے لام کلمے میں ”ی“ ہو تو وہ ”و“ ہو جاتی ہے، مثلاً: فَتَوٰی، تَقَوٰی، اصل میں فَتِیَا، تَقِیَا تھے، البتہ فُعَلٰی وصفی میں ”ی“ قائم رہتی ہے، مثلاً: صَدَّیَا۔

23 قاعدہ دُنِیَا: جب فُعَلٰی اُسی کے لام کلمے میں ”و“ ہو تو وہ ”ی“ ہو جاتا ہے، مثلاً: دُنِیَا، عَلِیَا اصل میں دُنُوَا، عَلُوَا تھے، البتہ فُعَلٰی وصفی میں واو قائم رہتا ہے، مثلاً: غُزَوٰی۔

24 قاعدہ دُعَاۃ: جو ”و“ یا ”ی“ اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد ہوں وہ ہمزہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ اس کے آخر میں ”ة“ تانیث لازمہ نہ ہو، مثلاً: دُعَاۃ، بِنَاءُ اصل میں دُعَاوُ، بِنَائِی تھے، البتہ عَدَاوۃ، هِدَایۃ اپنی اصل پر ہیں گے کیونکہ ان کے آخر میں ”ة“ تانیث لازم ہے۔

25 قاعدہ اَدَلّ: جو ”و“ یا ”ی“ اسم معرب کے آخر میں ضمہ اصلی کے بعد ہو، اس ضمہ کو کسرہ سے اور ”و“ کو ”ی“ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: اَدَلّ تَقْلَسِ اصل میں اَدَلُّوْ تَقْلَسِی تھے۔

لفیف کے مزید فیہ ابواب کی تعلیلیں

① اِعْلَآءٌ، اِغْنَآءٌ کہ اصل میں اِعْلَآوُ، اِغْنَآوُ تھے۔ ”و“ی“ طرف کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ ② فُعَلٰی یا فَعْلٰی اُسی سے مراد یہ ہے کہ وہ کلمہ جو اس وزن پر آئے اور وہ اپنے قابل کی صفت نہ بنے بلکہ موصوف بنے، جیسے: فَتَوٰی صَحِیْحٌ، دُنِیَا لَدِیْدَةٌ۔

③ بہت پیاسی عورت، یہ صَدَّیَانِ کی مؤنث ہے۔

④ جنگ کرنے والی عورت یہ اَغْزٰی کی مؤنث ہے۔

⑤ قاعدہ: 25 کے مطابق اَدَلّیٰ بنا جسے نون توین کے ساتھ اَدَلِّیْنِ لکھا جائے گا۔ پھر قاعدہ: 15 کے مطابق یاء کا ضمہ حذف ہوا اور دو ساکن جمع ہونے سے یاء ساقط ہو گئی۔

ہو گئے۔ (قاعدہ: 24)

② تَسْمِيَّةٌ، تَقْوِيَّةٌ اصل میں تَسْمِيُو، تَقْوِيُو تھے۔ بمطابق قاعدہ مَرْمِي ا سے تَسْمِي، تَقْوِي ہونا چاہیے تھا مگر ایک ”ی“ کو تخفیفاً حذف کر دیا اور دوسری کو فتح دے دیا۔ اور ”ة“ کو بعوض یائے محذوفہ بڑھا دیا۔ تَسْمِيَّةٌ، تَقْوِيَّةٌ ہوا۔

③ مُعَادَاةٌ، مُلَاقَاةٌ اصل میں مُعَادَوَةٌ، مُلَاقِيَّةٌ تھے ”و، ی“ بقاعدہ قال الف سے بدل گیا۔

④ تَعَدِّيَا، تَمْنِيَا اصل میں تَعَدُّوَا، تَمْنِيَا تھے۔ ”و، ی“ متحرک ضمہ کے بعد اسم کے آخر میں واقع ہوئے، ضمہ

کو کسرہ سے اور ”و“ کو کسرہ کی مناسبت سے ”ی“ سے بدلا۔ تَعَدِّيَا، تَمْنِيَا ہوا۔ (قاعدہ: 25)

⑤ تَلَاقِيَا، تَوَالِيَا اصل میں تَلَاقُوَا، تَوَالِيَا تھے، ان کی تعلیل تَعَدِّيَا، تَمْنِيَا کے مانند ہے۔

ناقص و لفیف کے ابواب مزید فیہ

نام ابواب	افعال	تفعیل	مفاعلة	تفعل
نوع	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	الْإِعْلَاءُ	الْإِغْنَاءُ	التَّسْمِيَّةُ	التَّقْوِيَّةُ
معنی باب	بلند کرنا	بے پروا کرنا	نام رکھنا	قوت دینا
ماضی	أَعْلَى	أَغْنَى	سَمَّى	قَوَّى
مضارع	يُعْلِي	يُغْنِي	يُسَمِّي	يُقَوِّي
مصدر معلوم	إِعْلَاءٌ	إِغْنَاءٌ	تَسْمِيَّةٌ	تَقْوِيَّةٌ
اسم فاعل	مُعْلٍ	مُغْنِي	مُسَمِّي	مُقَوِّ
ماضی مجہول	أَعْلَى	أَغْنَى	سَمَّى	قَوَّى
مضارع مجہول	يُعْلِي	يُغْنِي	يُسَمِّي	يُقَوِّي
مصدر مجہول	إِعْلَاءٌ	إِغْنَاءٌ	تَسْمِيَّةٌ	تَقْوِيَّةٌ
اسم مفعول	مُعْلًى	مُغْنًى	مُسَمًى	مُقَوًى
امر	أَعْلِ	أَغْنِ	سَمِّ	قَوِّ

نہی	لَا تُعَلِّ	لَا تُعْنِ	لَا تُسَمِّ	لَا تُقَوِّ	لَا تُعَادِ	لَا تُلَاقِ	لَا تُعَدِّ	لَا تُتَمَنَّ
اسم ظرف	مُعَلِّ	مُعْنِ	مُسَمِّ	مُقَوِّ	مُعَادِ	مُلَاقِ	مُعَدِّ	مُتَمَنَّ

ناقص و لفیف کے ابواب مزید فیہ

نام ابواب	تفاعل	افتعال	انفعال	استفعال
نوع باب	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	التَّلَافِي	التَّوَالِي	الْإِجْتِبَاءُ	الْإِلْتِقَاءُ
معنی باب	تدارک کرنا	پے در پے	چن لینا	مانا
ماضی	تَلَاَفَى	تَوَالَى	اجْتَبَى	الْتَقَى
مضارع	يَتَلَاَفَى	يَتَوَالَى	يَجْتَبِي	يَلْتَقِي
مصدر معلوم	تَلَاَفِيًا	تَوَالِيًا	اجْتِبَاءً	الْتِقَاءً
اسم فاعل	مُتَلَاَفٍ	مُتَوَالٍ	مُجْتَبٍ	مُلْتَقٍ
ماضی مجہول	تَلَوَفَى	تَوَوَلَى	أَجْتَبَى	الْتَقَى
مضارع مجہول	يَتَلَاَفَى	يَتَوَالَى	يَجْتَبِي	يَلْتَقِي
مصدر مجہول	تَلَاَفِيًا	تَوَالِيًا	اجْتِبَاءً	الْتِقَاءً
اسم مفعول	مُتَلَاَفَى	مُتَوَالَى	مُجْتَبَى	مُلْتَقَى
امر حاضر	تَلَاَفْ	تَوَالَ	اجْتَبْ	الْتَقْ
نہی	لَا تَلَاَفْ	لَا تَتَوَالَ	لَا تَجْتَبْ	لَا تَلْتَقْ
اسم ظرف	مُتَلَاَفَى	مُتَوَالَى	مُجْتَبَى	مُلْتَقَى

نوٹ: چونکہ ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ اور اسم تفضیل کے معنی لینا مقصود ہو تو اسم آلہ کے لیے مصدر کے شروع میں مابہ لگا دیں، جیسے: مَابِهَ الْإِعْلَاءُ، مَابِهَ الْإِغْنَاءُ اور اسم تفضیل کے لیے أَشَدُّ وغیرہ لگائیں، جیسے: أَشَدُّ إِعْلَاءً، أَشَدُّ إِغْنَاءً۔ مَابِهَ التَّلَافِي، مَابِهَ الْإِجْتِبَاءُ۔ أَشَدُّ تَلَاَفِيًا، أَشَدُّ اجْتِبَاءً۔

تمرین

- ① ناقص کسے کہتے ہیں، اس میں اور لفیف میں کیسے تمیز کی جاسکتی ہے؟
 - ② ناقص اور لفیف میں تصرفات لفظی کا کون کون سا قاعدہ استعمال میں آتا ہے؟
 - ③ قَوَّی، رَمَی میں عمل مختلف ہونے کی وجہ بیان کریں۔
 - ④ مَرَمَی اور مَوْقَی کی اصل کیا ہے اور تعلیل کیسے ہوئی؟
 - ⑤ یَرْضَی میں ”و“ کس قاعدے سے ”ی“ ہوا؟
 - ⑥ نون تاکید کے آنے سے یَرْضَی کے ماقبل میں جو تغیر ہوتا ہے اسے بیان کریں۔
 - ⑦ تَدْعُوں کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟
 - ⑧ تَرْمِیْن اور تَقِیْن کیا کیا صیغہ ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟
 - ⑨ دَعَى اور وَفَى سے باب افتعال کی ماضی معروف کی گردان کریں؟
 - ⑩ مَشَى سے باب تَفْعَل اور عَمَل سے باب تَفَاعُل کا مصدر اور اسم فاعل کیا آئے گا، ان کی تعلیل کریں؟
 - ⑪ مندرجہ ذیل آیات میں ناقص اور لفیف کلمات کی تعلیل کریں۔
- ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَتُوبُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾ ”اللہ کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔“
- ﴿وَأَنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾ ”کوئی گروہ ایسا نہیں کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔“
- ﴿وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ”(اے اللہ!) ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“
- ﴿رَجَالٌ لَا تُلَهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ ”وہ لوگ جن کو سوداگری اور بیچنا اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتا۔“
- ﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا﴾ ”اور ہر ایک کے لیے ایک سمت مقرر ہے وہ اس طرف منہ کرتا ہے۔“
- ﴿نَادَيْنَا نُوْحَ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُونَ﴾ ”(حضرت) نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا تو ہم بہترین پکار سننے والے ہیں۔“
- ﴿إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِیْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَكُتِبَ لَهُ﴾ ”جب تم ادھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔“

﴿فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ ”اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً ہدایت پا جائیں گے۔“

﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْعُ﴾ ”اگر وہ اعراض کر جائیں تو آپ کے ذمے پہنچا دینا ہے۔“

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ﴾ ”اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔“

مضعف

جس کلمے کے دو حروف اصلی ایک جنس کے ہوں اسے مضعف کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ۔

مضعف تین ابواب سے آتا ہے:

- ① نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا (کھینچنا)۔
 - ② ضَرَبَ يَضْرِبُ سے، جیسے: فَرَّ يَفِرُّ فِرَارًا (بھاگنا)۔
 - ③ سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا (چھونا)۔
- قلیل طور پر یہ کَرُم یَكْرُم سے بھی آتا ہے، جیسے: حَبَّ يَحْبُّ و لَبَّ يُلْبُّ۔
- مضعف میں تکرار حروف کے ثقل کو دور کرنے کی تین صورتیں ہیں:

- ① ادغام: دو ہم جنس یا قریب الخرج حروف کو ملا کر پڑھنا، ادغام کہلاتا ہے، مثلاً: مَدَّ، عَبَدْتُ۔
- ② ابدال: دو ہم جنس یا قریب الخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے بدل دینا، ابدال کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) ابدال سماعی: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا عربوں سے سنا گیا ہو، جیسے: تَطَنَّنْتُ اصل میں تَطَنَّتُ تھا۔

(ب) ابدال قیاسی: دو ہم جنس حروف میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور ان کا ماقبل مکسور ہو تو پہلے حرف کو ”ی“ سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ فَعَالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو، جیسے: دِيَوَانٌ، دِينَارٌ، فَيْرَاطٌ اصل میں دِيُوَانٌ، دِنَارٌ اور فِرَاطٌ تھے۔

③ حذف: دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرا دینا، حذف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(ا) حذف سماعی: جس کے حذف کا کوئی قاعدہ نہ ہو بلکہ عربوں سے سنا گیا ہو، مثلاً: مَسْتُ، ظَلَمْتُ اصل میں مَسِسْتُ اور ظَلَلْتُ تھے۔

(ب) حذف قیاسی: باب تَفَعَّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے مضارع معروف میں جب دو ”ت“ اکٹھی ہو جائیں تو ایک کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ اصل میں تَنْتَزِلُ تھا۔

ان تبدیلیوں کا سبب اکثر ادغام ہوتا ہے۔ جس حرف کو ادغام کیا جائے اسے مدغم اور جس میں ادغام کیا جائے اسے

مدغم فیہ کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ، جو اصل میں مَدَد تھا، اس میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔
 فاثرہ: اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تَلَقُّظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک،
 جیسے: مَدَّ اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک، جیسے: صَعَدْتُ،
 اسے صَعَدْتُ پڑھیں گے۔

ادغام کی تین صورتیں ہیں ① جائز ② واجب ③ ممتنع۔ ان کی تفصیل اور قواعد مندرجہ ذیل ہیں:
 ① قاعدۃ یَمُدُّ: جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان کا ماقبل صحیح ساکن ہو تو پہلے
 حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمُدُّ اصل میں یَمُدُّ تھا۔ اگر ماقبل حرف
 متحرک ہو یا مدہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے، مثلاً: مَدَّ مَدَّ
 اصل میں مَدَد، مَادِدُ تھے۔

② قاعدۃ مَدَدُنْ: جب دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو جائیں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون
 لازم ہو تو ادغام منع ہے، مثلاً: مَدَدُنْ۔ اگر دوسرے حرف کا سکون عارضی (جزمی یا وقتی) ہو تو ادغام اور عدم ادغام
 دونوں جائز ہیں۔ ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو فتح یا کسرہ دینا جائز ہے۔ اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت
 کے لیے ضمہ بھی جائز ہے، مثلاً: لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدَّ، اور عدم ادغام کی حالت میں لَمْ یَمُدَّ کہا جائے گا۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغییر
مَدَّ	مَدَّ	یَمُدُّ	یَمُدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَد تھا دونوں حرف متحرک ایک جنس کے
مَدَّا	مَدَّا	یَمُدَّانِ	یَمُدَّانِ	جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔
مَدُّوْا	مَدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	یَمُدُّوْنَ	(ق: 1)
مَدَّتْ	مَدَّتْ	تَمُدُّ	تَمُدُّ	یَمُدُّ اصل میں یَمُدُّ تھا، دو متحرک حرف ایک جنس
مَدَّتَا	مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	تَمُدَّانِ	کے جمع ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے،
مَدَدُنْ	مَدَدُنْ	یَمُدُّدُنْ	یَمُدُّدُنْ	پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام
مَدَدَتْ	مَدَدَتْ	تَمُدُّدُتْ	تَمُدُّدُتْ	کیا۔ (ق: 1)
مَدَدُتُّمَا	مَدَدُتُّمَا	تَمُدَّانِ	تَمُدَّانِ	مَدَدُنْ، مَدَدُنْ، یَمُدُّدُنْ اور یَمُدُّدُنْ میں ادغام ممتنع
				ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔ (ق: 2)

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغییر
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمْدُوْنَ	تُمْدُوْنَ	اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمْدِيْنَ	تُمْدِيْنَ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمْدَانِ	تُمْدَانِ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدُدْنَ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	أَمُدُّ	أُمُدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمُدُّ	

سر (لفظ (و عا) : ادغام کے قواعد کے نفاذ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

- اعلال کے قاعدے سے تعارض نہ ہو، مثلاً: اِرْعَوِیْ اصل میں اِرْعَوَوْ تھا۔
- اسم متحرک العین نہ ہو۔ (جس میں ادغام کرنے سے التباس آئے۔) مثلاً: سَبَبٌ، سُرٌّ۔
- دو ہم جنس حروف میں سے پہلا ہمزہ یا الف سے بدلا ہوا نہ ہو، مثلاً: اُوْوِیْ (اِیَوَاء سے) اور قُوْوَل (مُقَاوَلَة سے)۔
- دو ہم جنس حروف میں سے پہلا مشدود نہ ہو، مثلاً: حَبَبٌ۔
- پہلا متحرک اور دوسرا الحاق کے لیے نہ ہو، مثلاً: حَلَبَبٌ۔

نفی تاکید بلن	نفی جہد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی
لَنْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَمُدُّ	لَيَمُدَنَّ	لَيَمُدُنَّ	مُدِّ اَمُدُّ	لَا تَمُدُّ لَا تَمُدُّ
لَنْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَيَمُدَّانِ	لَيَمُدَانِ	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ يَمُدُّوْا	لَمْ يَمُدُّوْا	لَيَمُدُّنَّ	لَيَمُدُنَّ	مُدُّوْا	لَا تَمُدُّوْا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدُّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدُنَّ	مُدِّي	لَا تَمُدِّي
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِ	لَتَمُدَانِ	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ يَمُدُّدْنَ	لَمْ يَمُدُّدْنَ	لَيَمُدُّدْنَ	لَيَمُدُّدْنَ	اُمُدُّدْنَ	لَا تَمُدُّدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدُّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدُنَّ	لَيَمُدُّ لَيَمُدُّدْ	لَا يَمُدُّ لَا يَمُدُّدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِ	لَتَمُدَانِ	لَيَمُدَّا	لَا يَمُدَّا

لَنْ تَمُدُّوْا	لَمْ تَمُدُّوْا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنَّ	لَيَمُدُّوْا	لَا يَمُدُّوْا
لَنْ تَمُدِّيْ	لَمْ تَمُدِّيْ	لَتَمُدِّيَنَّ	لَتَمُدِّيَنَّ	لَيَمُدِّيْ	لَا تَمُدِّيْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّا	لَتَمُدَّا	لَيَمُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمُدُّدُنَّ	لَمْ تَمُدُّدُنَّ	لَتَمُدُّدُنَّ	لَتَمُدُّدُنَّ	لَيَمُدُّدُنَّ	لَا يَمُدُّدُنَّ
لَنْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدَّ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنَّ	لَيَأْمُدُّ	لَا أَمُدُّ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنَّ	لَيَنَمُدُّ	لَا نَمُدُّ

ملحوظہ: لَمْ يَمُدَّ اصل میں لَمْ يَمُدُّ تھا۔ فَلِکِ ادغام (ادغام ٹوٹنے) سے لَمْ يَمُدُّ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کی حرکت نقل کرنے کے بعد لَمْ يَمُدُّ ہوا۔ دوساکن جمع ہونے سے دوسرے حرف کو بعض کے نزدیک سب سے ہلکی حرکت فتح دے کر لَمْ يَمُدُّ پڑھنا چاہیے، بعض کے نزدیک اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکُسْرَةِ (جب ساکن کو حرکت کی ضرورت ہو تو اسے کسرہ دیا جائے) کے تحت لَمْ يَمُدُّ پڑھنا چاہیے، بعض کے نزدیک ماقبل کی موافقت کرتے ہوئے لَمْ يَمُدُّ پڑھنا چاہیے، اس لیے ادغام کی صورت میں تین انداز سے پڑھا جاتا ہے۔

③ **قاعدہ مدّ:** جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں وجوباً ادغام کر دیا جاتا ہے، مثلاً: مَدَّ اصل میں مَدَّد تھا۔ اگر دونوں حروف متحداً لُحْرَجَ یا قَرِيبَ لُحْرَجَ ہوں تو دوسرے حرف کو پہلے کی جنس سے بدل دیا جاتا ہے، پھر وجوبی طور پر ادغام کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ باب افتعال ہو، مثلاً: اِدَّغَى اصل میں اِدَّغَى تھا۔

④ **باب افتعال کی تاء اور فاء کلمے کے احکام:** ① جب باب افتعال کا فاء کلمہ ”و“ یا ”ی“ اصلی ہو تو اسے ”تاء“ سے بدل کر افتعال کی ”تاء“ میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اَتَّعَدَ جَوَاوُتَعَدَ تھا، اَتَّصَلَ جَوَاوُتَصَلَ تھا، اَتَّسَرَ جَوَاوُتَسَرَ تھا، اگر وہ ”و“ یا ”ی“ ہمزہ سے بدلی ہو تو اس کا تاء سے بدلنا درست نہ ہوگا، جیسے: اِئْتَزَرَ جَوَاوُتَزَرَ تھا، اس ”یاء“ کو ”تاء“ سے بدلنا درست نہیں کیونکہ ”یاء“ ہمزہ کے بدلے ہے۔ البتہ اِتَّكَلَ جَوَاوُتَكَلَ تھا، یہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔

② جب افتعال کا فاء کلمہ حروفِ مطبقة، یعنی ”ض، ط، ظ“ میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو ”ط“ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: اِضْطَرَّابٌ، اِطْلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ، جو اصل میں اِصْطِلَاحٌ،

اَضْرَبَ، اِطْلَعَ، اِظْلَمَ تھے۔

③ جب افتعال کا فاء کلمہ ”د، ذ، ز“ میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو ”د“ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: اِذْكَرَ جو دراصل اِذْكَرَ تھا اور اِزْكَرَ دھنی جو اِزْكَرَ تھی تھا۔

نوٹ: تائے افتعال کی جگہ آنے والے ”د، ط“ کو ماقبل حروف کی جنس کے مطابق بدل کر ادغام کرنا بھی درست ہے، جیسے: اِذْكَرَ میں ”د“ کو ماقبل حرف کی جنس سے بدل کر ادغام کے بعد اِذْكَرَ پڑھنا، اسی طرح اِظْلَمَ سے اِظْلَمَ۔ کبھی افتعال کے فاء کلمے کی جگہ آنے والے حروف ”ث، ذ اور ظ“ کو بالترتیب ”ت، د اور ط“ سے بدل کر بھی ادغام کیا جاتا ہے، جیسے: اِثْأَرَ سے اِثْأَرَ، اِذْكَرَ سے اِذْكَرَ اور اِظْلَمَ سے اِظْلَمَ۔

④ قاعدہ تائے تفعّل و تفاعل: جب باب تفعّل یا تفاعل کا فاء کلمہ ”ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ“ میں سے کوئی ایک ہو تو تائے تفعّل اور تفاعل کو فاء کلمے کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، مثلاً: اِطْهَرَ، يَطْهَرُ، اِطْهَرًا جو دراصل تَطْهَرُ، يَتَطَهَّرُ تَطْهَرًا تھے، اِنْأَقَلَ، يَنْأَقِلُ، اِنْأَقَالًا جو دراصل تَنَاقَلَ، يَتَنَاقَلُ تَنَاقَلًا تھے۔

نوٹ: اس صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا جاتا ہے۔

گردان اسم فاعل و مفعول

تغیر	اسم مفعول	اسم فاعل	جنس	افراد
مَادَّ اصل میں مَادَّ تھا و حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا مَادَّ ہوا۔ (ق: 1)	مَمْدُودٌ	مَادٌّ	مذکر	واحد
	مَمْدُودَانِ	مَادَّانِ	//	ثنیہ
	مَمْدُودُونَ	مَادُّونَ	//	جمع
	مَمْدُودَةٌ	مَادَّةٌ	مؤنث	واحد
	مَمْدُودَتَانِ	مَادَّتَانِ	//	ثنیہ
	مَمْدُودَاتُ	مَادَّاتُ	//	جمع

تنبیہ: مَادَّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ پہلا الف مدہ اور دوسرا دال مدغم اس طرح دوساکنوں کا ایک کلمے میں جمع ہونا جائز ہے، اس کو ”اجتماع ساکنین علی حدّہ“ کہتے ہیں۔ اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو یا دوسرا مدغم نہ ہو یا دوساکنوں

کا اجتماع ایک کلمے میں نہ ہو تو اجتماع ناجائز ہوتا ہے اور اس کو "اجتماع ساکنین علی غیر حدہ" کہتے ہیں، مثلاً: خَفَنَ، قُلِ الْحَقُّ (اصل میں اِخْوَفَنَ تھا۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر الف سے بدل دیا، اب اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہوا کیونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں، اس لیے دوسرا کون کا اکٹھا ہونا جائز نہیں، چنانچہ ایک ساکن "الف" کو گرا دیا۔ اور قُلِ الْحَقُّ میں پہلے ساکن کو کسرہ دے دیا)۔

مضاعف کے ابواب مزید فیہ کی گردان

نام ابواب	اِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَالٌ	اِفْتِعَالٌ	اِنْفِعَالٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَاعُلٌ	تَفَعُّيلٌ	تَفَعُّلٌ
مصادر ابواب	اَلْاِمْدَادُ	اَلْاِسْتِمْدَادُ	اَلْاِمْتِدَادُ	اَلْاِنْسِدَادُ	اَلْمِمَاسَّةُ	اَلتَّمَاسُ	اَلتَّقْرِيرُ	اَلتَّقَرُّرُ
معنی	(مدد دینا)	(مدد چاہنا)	(دراز ہونا)	(بند ہونا)	(باہم ملنا)	(ملنا)	(ثابت ہونا)	(ثابت ہونا)
ماضی معروف	اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
مضارع معروف	يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يَمْتَدُّ	يَنْسَدُّ	يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يَقَرِّرُ	يَتَقَرَّرُ
مصدر معروف	اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مِمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيرًا	تَقَرُّرًا
اسم فاعل	مُمَدِّ	مُسْتَمَدِّ	مُمْتَدِّ	مُنْسَدِّ	مُمَاسِّ	مُتَمَاسِّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
ماضی مجہول	اُمِدَّ	اُسْتَمَدَّ	اُمْتَدَّ		مُوسَّ	تُمُوسَّ	قُرِّرَ	
مضارع مجہول	يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يَمْتَدُّ		يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يَقَرِّرُ	
مصدر مجہول	اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا		مِمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيرًا	
اسم مفعول	مُمَدِّ	مُسْتَمَدِّ	مُمْتَدِّ		مُمَاسِّ	مُتَمَاسِّ	مُقَرِّرٌ	
امر حاضر	اُمِدِّ	اُسْتَمِدِّ	اِمْتَدِّ	اِنْسَدِّ	مَاسِّ	تَمَاسِّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
نہی	لَا تُمَدِّ	لَا تَسْتَمِدِّ	لَا تَمْتَدِّ	لَا تَنْسَدِّ	لَا تَمَاسِّ	لَا تَتَمَاسِّ	لَا تَقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
اسم ظرف	مُمَدِّ	مُسْتَمَدِّ	مُمْتَدِّ	مُنْسَدِّ	مُمَاسِّ	مُتَمَاسِّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ

نوٹ: ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفصیل نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ اور اسم تفصیل کے معنی لینا مقصود ہوں تو اسم آلہ کے لیے مصدر کے شروع میں مایہ لگا دیں، جیسے: مَایَہُ الْإِمْدَادُ، مَایَہُ التَّقْرِیرُ اور اسم تفصیل کے لیے مصدر کے شروع میں أَشَدُّ وغیرہ لگائیں۔ جیسے: أَشَدُّ إِمْدَادًا، أَشَدُّ تَقْرِیرًا

تمرین

- ① مضاعف کسے کہتے ہیں؟
 - ② مضاعف میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟ ان کی وضاحت کیجیے۔
 - ③ لَمْ يَمْذُءْ اصل میں کیا تھا اور اس کی مختلف حالتیں پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟
 - ④ لَمْ يَمْذُءْ میں ادغام جائز ہے اور لَمْ يَمْذُءْ میں کیونکر ناجائز ہے؟
 - ⑤ مَاذُءْ اصل میں کیا تھا اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟
 - ⑥ سَبَبٌ اور فُؤُولٌ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی واقع ہوتی ہے۔
 - ⑦ مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب مفاعلہ کا ماضی مجہول بیان کیجیے۔
 - ⑧ مندرجہ ذیل آیات میں مضاعف کے صیغوں کی تحلیل کیجیے۔
- ﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ ”اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے۔“
- ﴿الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ ”فتنہ قتل سے بھی سخت ہے۔“
- ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ ”آپ جس کے لیے ہدایت پسند کریں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“
- ﴿وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا﴾ ”ناکام ہوا جس نے اپنے آپ کو گناہوں میں ملوث کر لیا۔“
- ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا﴾ ”ایک دوسرے کی جاسوسی اور غیبت مت کیا کرو۔“

مہموز

جس کلمے کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو، اسے مہموز کہتے ہیں۔

کلمے میں اگر ایک ہمزہ ہو تو تخفیف جائز ہے۔ اگر دو ہوں تو تخفیف ضروری ہوتی ہے۔ سہولت کے لیے ہر ایک کے قواعد الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں۔

ایک ہمزہ کی تخفیف: اس کے چار قاعدے ہیں:

① قاعدہ رَأْس: جو ہمزہ مفرد، ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو اُسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذَيْبٌ^۱ تھے۔

② قاعدہ جُوْن: جو ہمزہ مفرد، مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو اُس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: جُوْنٌ، مِیْرَاصِلٌ میں جُوْنٌ، مِیْرَاصِلٌ تھے۔

③ قاعدہ مَقْرُوْ: جو ہمزہ مفرد، متحرک ہو اور اس کے ماقبل ”و“، ”ی“، ”مَدَّہ زائدہ ہو یا یائے تضریر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام ضروری ہے، مثلاً: مَقْرُوْ، حَطِیْئَةٌ، اَفِیْسٌ، جو اصل میں مَقْرُوْ، حَطِیْئَةٌ اور اَفِیْسٌ تھے۔

④ قاعدہ یَسْل: جو ہمزہ مفرد متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو اُس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرا دینا جائز ہے، بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدَّہ زائدہ، نونِ انفعال یا یائے تضریر نہ ہو، مثلاً: یَسْلٌ، شَیْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ اَفْلَحَ، جو اصل میں یَسْلٌ، شَیْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ اَفْلَحَ تھے۔

دو ہمزوں کی تخفیف: ایک کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو اُن کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل تین قاعدے ہیں۔

① مہموز کے قواعد تمام جگہوں پر جاری ہوتے ہیں لیکن جہاں اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی جاری ہو سکتا ہو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے، مثلاً: نَأُوْسٌ (معاوضہ دینا) میں قاعدہ رَأْسٌ اور قاعدہ یَقُوْلُ دونوں جاری ہو سکتے ہیں چونکہ اعلال میں تخفیف زیادہ ہوتی ہے، اس لیے اسے ترجیح دے کر نَأُوْسٌ کہیں گے۔ اس طرح نَأْمُمْ (امامت کرنا) میں قاعدہ یَمْدُ کو ترجیح دے کر نَأْمٌ کہیں گے۔

② رَأْس (سر) بُؤْس (بہت حاجت مند ہونا) ذَيْب (بھیریا)۔

③ جُوْن (چڑے کی نوکری) مِیْرَ (ذخیرہ شدہ خوراک)۔

⑤ قاعدہ اَمَنْ: جب دو ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: اَمَنْ، اَوْمِنْ، اِيْمَانًا جو اصل میں اَمَنْ، اَوْمِنْ، اِيْمَانًا تھے۔

⑥ قاعدہ جَاءَ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو ”ی“ سے بدلنا ضروری ہے۔ مثلاً: جَاءَ اصل میں جَاءَ تھے۔

⑦ قاعدہ اَوَادِمُ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو ”و“ سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: اَوَادِمُ اَوَمِلْ جو اصل میں اَدِمُ، اَمِلْ تھے۔

مجرد کے ابواب: مہوز الفاء ثلاثی مجرد کے چار ابواب سے اور مہوز العین و مہوز اللام تین تین ابواب سے آتے ہیں، مہوز کی گردان عموماً صحیح کی طرح آتی ہے۔ ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کریں گے۔

مہوز کی قسم	مہوز الفاء	مہوز العین	مہوز اللام						
بروزن	نَصَرَ	ضَرَبَ	كَرُمَ	سَمِعَ	فَتَحَ	كَرُمَ	سَمِعَ	فَتَحَ	كَرُمَ
	يُنْصَرُ	يُضْرَبُ	يُكْرَمُ	يَسْمَعُ	يَفْتَحُ	يُكْرَمُ	يَسْمَعُ	يَفْتَحُ	يُكْرَمُ
مصادر ابواب	الْأَمْرُ	الْأَذْبُ	الْأَذْبُ	الْأَمْنُ	السُّوَالُ	الْلُومُ	الْيَأْسُ	الْفِرَاءَةُ	الْحِرَاءَةُ
معنی	(حکم دینا)	(کھانا کھلانا)	(زیرک ہونا)	(بے خوف ہونا)	(مانگنا)	(کم ظرف ہونا)	(ناامید ہونا)	(پڑھنا)	(دلیر ہونا)

⑧ كُلُّ، خُلِّ، مُرْجُوصل میں اَوْكُلْ، اَوْخُلِّ، اَوْمُرْتُ تھے۔ ان میں قاعدہ اَمَنْ جاری نہیں ہوا بلکہ خلاف قیاس ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ کُلُّ اور خُلِّ میں حذف لازمی ہے لیکن مُرْ میں شروع کلام میں حذف ہوگا، مثلاً: [مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا] (مسند أحمد: 2/180) اور وسط کلام میں حذف نہیں ہوگا، مثلاً: [وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ]

⑨ اَيِّمَّةً اصل میں اَيِّمَّةً تھے، اس میں قاعدہ لاگو کرنا ضروری نہیں ہے۔
 ⑩ جَاءَ اصل میں جَاءَ تھے۔ قاعدہ قَائِلٌ سے جَاءَ ہوا ہے، پھر دو متحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا پھر معتل کے قاعدہ 15 کی وجہ سے یاء کی حرکت گرا دی۔ دوساکن، یاء اور تین جمع ہوئے تو یاء کو حذف کر دیا۔ جَاءَ رہ گیا۔

⑪ اُكْرِمَ (واحد متکلم فعل مضارع باب افعال) اصل میں اُكْرِمَ تھے، اس میں خلاف قیاس دوسرا ہمزہ حذف کر دیا اور واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے باقی تمام صیغوں سے بھی حذف کر دیا۔

⑫ اَدَمُ کی جمع ہے۔ (آدم زاد)

ماضی معلوم	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدَبَ	أَمِنَ	سَأَلَ	لَوَّمَ	يَسَسَ	قَرَأَ	جَرَّءَ	صَدَّى
مضارع معلوم	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدِبُ	يَأْمِنُ	يَسْأَلُ	يَلْمُ	يَسَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُءُ	يَصْدِي
مصدر معلوم	أَمْرًا	أَدَبًا	أَدَبًا	أَمْنًا	سُؤَالًا	لُومًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْءَةً	صَدًءً
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	آدِيبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيءٌ	صَدِيءٌ
ماضی مجہول	أَمِرَ	أَدِبَ		أَمِنَ	سُئِلَ			قُرِئَ		
مضارع مجہول	يُؤْمَرُ	يُؤَدَّبُ		يُؤْمِنُ	يُسْأَلُ			يُقْرَأُ		
مصدر مجہول	أَمْرًا	أَدَبًا		أَمْنًا	سُؤَالًا			قِرَاءَةً		
اسم مفعول	مَأْمُورٌ	مَأْدُوبٌ		مَأْمُونٌ	مَسْئُولٌ			مَقْرُوءٌ		
امر	مُرْ	إِدْبٌ	أُودِبْ	إِيمَنَ	إِسْأَلْ	أَلُومٌ	إِيَّاسٌ	إِقْرَأْ	أُجْرَءْ	إِصْدَءْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْمِنْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَلْمُ	لَا تَيَّاسُ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُءْ	لَا تَصْدَءْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْمٌ	مِيَّاسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَءٌ	مِصْدَءٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِئْسَالٌ	مِئْمٌ	مِئَّاسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَءٌ	مِصْدَءٌ
اسم تفضیل	آمِرٌ	آدِبٌ	آدِبٌ	آمِنٌ	أَسْأَلُ	أَلَامٌ	أَيَّاسٌ	أَقْرَأُ	أَجْرَءُ	أَصْدَءُ

ملحوظہ: مذکورہ گردانوں کے اسماء و افعال میں قواعد مہوز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

① مہوز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَأْسٌ، مضارع مجہول میں بُؤْسٌ اور اسم آلہ میں ذَنْبٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز ہے مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اَمِنَ لاگو کرنا ضروری ہے۔

امر حاضر معروف کے صیغوں میں قاعدہ اَوْ مِنْ و اِيْمَانًا جاری ہوگا، مثلاً: بَابُ آدَبٍ يَأْدِبُ سے اِيْدِبْ اور بَابُ آدَبٍ يَأْدِبُ سے اُودِبْ مگر بَابُ آمَرَ يَأْمُرُ سے خلاف قیاس مُرْ آتا ہے۔ گردان

مندرجہ ذیل ہے:

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	تثنیہ
امر حاضر	مُرْ	مُرَا
نون ثقیلہ	مُرَّ	مُرَانِ
نون خفیفہ	مُرُنْ	مُرَانِ

② مہوز العین کے مضارع، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدہ یَسْلُ جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائے گا، مثلاً: باب سَلَّ یَسْلُ سے سَلَّ - گردان درج ذیل ہے:

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	تثنیہ
امر حاضر	سَلَّ	سَلَا
نون ثقیلہ	سَلَنَّ	سَلَانِ
نون خفیفہ	سَلْنُ	سَلْنِ

③ مہوز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں قاعدہ رَأْسُ جاری ہوگا اور اسم مفعول میں قاعدہ مَقْرُوْ جاری ہوگا۔

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

نام ابواب	إِفْعَالٌ	إِفْتَعَالٌ	إِسْتِفْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ
مصادر ابواب	أَلْيَمَانُ	أَلْيَمَارُ	أَلْيَمِيدَانُ	أَلْيَمِيدَةُ	أَلْيَمِيدَةٌ	أَلْيَمِيدَةٌ	أَلْيَمِيدَةٌ
معنی	(ایمان لانا)	(حکم دینا)	(اجازت لینا)	(بری کرنا)	(پکڑنا)	(پیروی کرنا)	(فال لینا)
ماضی معروف	أَمَّنَ	أَيْمَمَ	أَيْمَذَنَ	أَيْمَزَّ	أَحَذَ	أَتَأَمَّرَ	أَتَفَاعَلَ

④ سَلَّ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے، مثلاً: ﴿سَلَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ﴾ اور وسط کلام میں ہمزہ کے ساتھ، مثلاً: ﴿فَسَلُّوا أَهْلَ الدُّكْرِ﴾

يُؤْمِنُ	يَا تَمِرُ	يَسْتَاذِنُ	يُبرِي	يُوَاخِذُ	يَتَأَثَّرُ	يَتَفَاءَلُ
إِيْمَانًا	إِيْتِمَارًا	إِسْتِئْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُوَاخَذَةً	تَأَثَّرًا	تَفَاوُلًا
مُؤْمِنٌ	مُؤْتَمِرٌ	مُسْتَاذِنٌ	مُبرِيٌّ	مُوَاخِذٌ	مُتَأَثِّرٌ	مُتَفَائِلٌ
أُوْمِنَ	أُوْتِمِرَ	أُسْتِذِنَ	بَرِيٌّ	أُوْخِذَ	نُوْبِرَ	تُفَوِّلَ
يُؤْمِنُ	يُؤْتِمِرُ	يُسْتَاذِنُ	يُبرِئُ	يُوَاخِذُ	يَتَأَثَّرُ	يَتَفَاءَلُ
إِيْمَانًا	إِيْتِمَارًا	إِسْتِئْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُوَاخَذَةً	تَأَثَّرًا	تَفَاوُلًا
مُؤْمِنٌ	مُؤْتَمِرٌ	مُسْتَاذِنٌ	مُبرِئٌ	مُوَاخِذٌ	مُتَأَثِّرٌ	مُتَفَائِلٌ
أَمِنَ	إِيْتِمِرَ	إِسْتَاذِنَ	بَرِيٌّ	أَخِذَ	تَأَثَّرَ	تَفَائِلَ
لَا تُؤْمِنُ	لَا تَأْتِمِرُ	لَا تَسْتَاذِنُ	لَا تُبْرِئُ	لَا تُوَاخِذُ	لَا تُتَأَثَّرُ	لَا تُتَفَائِلُ
مُؤْمِنٌ	مُؤْتَمِرٌ	مُسْتَاذِنٌ	مُبرِئٌ	مُوَاخِذٌ	مُتَأَثِّرٌ	مُتَفَائِلٌ

نوٹ: صرف باب افعال، افعال اور استفعال میں تخفیف کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مہوز الفاء سے ہوں، ان کے احکام مجزوی طرح ہیں، یعنی کہیں ضروری اور کہیں جائز، مثلاً: باب افعال اور افعال کی ماضی، امر اور مصدر میں ضروری اور مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ہوتی ہے۔

مخلوط کے ابواب

جو ابواب مختلف قسموں سے مل کر بنے ہوں ان کو ”مخلوط“ کہتے ہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل تیرہ قسمیں ہیں:

- ① مہموز الفاء ② مہموز العین ③ مہموز اللام ④ مثال واوی ⑤ مثال یائی ⑥ اجوف واوی ⑦ اجوف یائی ⑧ ناقص واوی ⑨ ناقص یائی ⑩ لفیف مفروق ⑪ لفیف مقرون ⑫ مضاعف ثلاثی ⑬ مضاعف رباعی۔

مذکورہ اقسام میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے بہت سی اقسام بنتی ہیں جن میں سے کثیر الاستعمال

مندرجہ ذیل ہیں:

- ① مہموز الفاء واجوف یائی: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں حرف علت ”ی“ ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَدَّ يَدُّ اَيْدًا (قوی ہونا) بروزن بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا۔
- ② مہموز الفاء واجوف واوی: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں حرف علت ”واو“ ہو، مثلاً: نَصَرَ يَنْصُرُ سے اَبَّ يَثُوبُ اَوْبًا (رجوع کرنا) بروزن قَالَ يَقُولُ قَوْلًا۔
- ملحوظہ: ہمزہ میں قواعد مہموز اور واو میں قواعد معتل جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض واقع ہو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، مثلاً: يَأْتُوبُ میں قاعدہ رَأْسُ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدلنا چاہیے اور قاعدہ يَقُولُ کے مطابق واو کی حرکت ماقبل کو دینی چاہیے تو قاعدہ معتل کو ترجیح دیتے ہوئے يَثُوبُ کہا جائے گا۔

- ③ مہموز الفاء وناقص واوی: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں ”واو“ ہو، مثلاً: نَصَرَ يَنْصُرُ سے اَلَا يَأْلُو اَلْوَا (کوٹاہی کرنا) بروزن دَعَا يَدْعُو۔

- ④ مہموز الفاء وناقص یائی: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں ”ی“ ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَتَى يَأْتِي اِتْيَانًا (آنا) بروزن رَمَى يَرْمِي اور فَتَحَ يَفْتَحُ سے اَبَى يَأْبَى اِبَاءً (انکار کرنا)

- ⑤ مہموز الفاء ولفیف مقرون: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین ولام کلمے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَوَى يَأْوِي اَوِيًّا (پناہ لینا) بروزن طَوَى يَطْوِي۔

- ⑥ مہموز العین و مثال واوی: جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور فاء کلمے میں حرف علت ”و“ ہو، مثلاً: ضَرَبَ

يَضْرِبُ سے وَأَدَّ يَدًا وَأَدَّا (زندہ درگور کرنا) بروزن وَعَدَ يَعِدُ.

⑦ مهموز العين وناقص يائي: جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں ”ی“ ہو، مثلاً: فَتَحَ يَفْتَحُ سے رَأَى يَرَى رُؤْيً (دیکھنا/جاننا)، فعل مضارع میں قاعدة يَسْلُ (خلاف قیاس) وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول (مَرِيٌّ)، اسم ظرف (مَرِيٌّ) اور اسم آلہ (مِرَّةً) میں قاعدة يَسْلُ جوازاً جاری ہوگا۔

⑧ مهموز العين ولفيف مفروق: جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور فاء ولام کلمے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَأَى يَحِي وَأَيًا (وعدہ کرنا) بروزن وَفَى يَقِي.

⑨ مهموز اللام واجوف يائي: جس کے لام کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں ”ی“ ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے جَاءَ يَجِيءُ مَجِيئًا (آنا) بروزن بَاعَ يَبِيعُ اور فَتَحَ يَفْتَحُ سے شَاءَ يَشَاءُ مَشِيعَةً (چاہنا).

⑩ مهموز الفاء ومضاعف: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین ولام کلمہ ایک جنس کے ہوں، مثلاً: نَصَرَ يَنْصُرُ سے آمَ يَوْمٌ إِمَامَةً (امام ہونا) بروزن مَدَّ يَمُدُّ.

ملحوظہ: جب ادغام اور تخفیف ہمزہ کے قاعدے میں تعارض واقع ہو جائے تو ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس بنا پر مذکورہ باب میں مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے، چنانچہ آءٌ م (اسم تفضیل) میں قاعدة يَمُدُّ جاری ہوگا، قاعدة آمَنَ جاری نہیں ہوگا، البتہ ادغام کے بعد دو ہمزے متحرک جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو واؤ سے بدل دیں گے، مثلاً: أَوْمٌ

⑪ مثال واوی ومضاعف: جس کے فاء کلمے میں واؤ اور عین ولام کلمہ ہم جنس ہوں، مثلاً: سَمِعَ يَسْمَعُ سے وَدَّ يَوَدُّ وَدًّا (دوست رکھنا) بروزن مَسَّ يَمَسُّ.

تمرین

- ① یُؤْمَرُ، مُمْمَرٌ اور اَمْرٌ (تفضیل) میں مہوز کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟
- ② مہوز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریقہ ہے؟
- ③ مُرٌ کیا صیغہ ہے اصل میں کیا تھا اور کس طرح تخفیف ہوئی؟
- ④ مزید فیہ کے کون سے ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی؟
- ⑤ باب افعال اور افعال کے کن کن صیغوں میں تخفیف جواڑا اور وجوباً ہوتی ہے؟
- ⑥ یُکْرِمُ اصل میں کیا تھا اور تخفیف کس طرح ہوئی؟
- ⑦ أَوْبٌ سے باب تَفْعُلٌ کا مضارع و امر اور قَرَأَ سے باب اِسْتَفْعَالٌ کے نفی، جحد، بگم کی گردان کریں۔
- ⑧ ابواب مخلوط سے کیا مراد ہے؟ دو مختلف جنسوں کو ملا کر دس باب مع امثلہ بنائیں۔
- ⑨ جہاں معتل اور مہوز کے قاعدے میں تعارض آئے، وہاں کون سی صورت اختیار کرنی چاہیے؟
- ⑩ الْأَيْدِ، الرُّؤْيَةُ اور الْمَجِيءُ سے ماضی، امر اور اسم فاعل کی گردان کریں۔

خاصیات ابواب

صرف کی اصطلاح میں خاصیات سے مراد وہ زائد معنی ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں۔ یہ معنی کبھی باب کے وصفی اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: **كَرَّمَ يَكْرُمُ** سے تخلیقی اوصاف اور **سَمِعَ يَسْمَعُ** سے عوارض نفسانی، جیسے: خوشی، غم، رنگ اور عیب وغیرہ اور کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معنی سے زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: **خَرَجَ** (نکلا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لا کر **أَخْرَجَ** (نکالا) بنائیں تو متعدی ہو جائے گا، اس میں تعدیت کے زائد معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دے کر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے ماخذ کے معنی سے کچھ زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: **ذَهَبَ** (سونا) یہ اسم جامد ہے اور اسی سے فعل **ذَهَبَ** (سونے کا گلٹ کیا) بنایا گیا۔ اس سے گلٹ (لمع سازی) کرنا کے زائد معنی حاصل ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر مزید فیہ کے ابواب میں ہوتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب میں سے تین ابواب کے ماضی و مضارع کے عین کلمے کی حرکت مخالف ہوتی ہے، ان کو اؤم الابواب یا اصول کہتے ہیں۔ پہلے ابواب اصول اور پھر فروع کے خاصیات بیان کیے جائیں گے۔ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے مختلف زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، ان ابواب کی خاصیات کو بھی بعد میں بیان کیا جائے گا۔

ثلاثی مجرد کی خاصیات

① **نَصَرَ يَنْصُرُ**: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص کے فعل میں غلبہ کو ظاہر کیا جائے۔ اظہار غلبہ کا طریقہ یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد اس فعل کو باب **نَصَرَ يَنْصُرُ** سے لائیں، مثلاً: **يُخَاصِمُنِي زَيْدٌ فَأَخْصَمُهُ** (میں اور زید آپس میں جھگڑتے ہیں اور میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں)۔ اس صورت میں یہ متعدی ہوگا، خواہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔

② **ضَرَبَ يَضْرِبُ**: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے، بشرطیکہ وہ فعل مثال واوی، اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو اور مقابلے کے بعد ذکر کیا جائے، مثلاً: **يُبَيِّئُ بَيْنِي زَيْدٌ فَأَبْيَعُهُ** (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے تو میں اس سے خرید و فروخت میں بڑھ جاتا ہوں)۔

③ **سَمِعَ يَسْمَعُ**: یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور جسمانی حلیے کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں، مثلاً: **حَزِنَ** (غم ناک ہوا)، **فَرِحَ** (خوش ہوا)، **سَقِمَ** (بیمار ہوا)، **كَدِرَ** (گدلا ہوا)، **عَوِرَ** (کانا ہوا)، **بَلَغَ** (کشادہ ابرو ہوا)۔

④ **فَتَحَ يَفْتَحُ**: اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے میں حرف حلقی ہو، مثلاً: **ذَهَبَ** (وہ گیا)، **وَضَعَ** (اس نے رکھا)، **مَنَعَ** (اس نے منع کیا) مگر **كَرَّ** اور **كَرَّنَ** اور **أَبَى** یائنی خلاف قانون اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ! جس فعل کے عین یا لام کلمے میں حرف حلقی ہو اس کا باب **فَتَحَ يَفْتَحُ** سے ہونا لازم نہیں ہے، جیسے: **وَعَدَ**

⑤ اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ فعل صحیح یا اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اسے ہر صورت میں باب **نَصَرَ يَنْصُرُ** سے لایا جائے، خواہ اصل وضع میں اس باب سے مستعمل نہ ہو، مثلاً: **يَضَارِبُنِي زَيْدٌ فَأَضْرِبُهُ** (میری اور زید کی آپس میں لڑائی ہوتی ہے تو میں لڑائی جھگڑے میں اس پر غالب آ جاتا ہوں)۔ اگر وہ فعل مثال یا اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو تو فعل عموماً باب **ضَرَبَ يَضْرِبُ** سے لایا جاتا ہے، مثلاً: **يُبَيِّئُ بَيْنِي زَيْدٌ فَأَبْيَعُهُ** (میرا اور زید کا آپس میں زیر کی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں اس پر غالب آ جاتا ہوں)۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں **أَضْرَبُ** کو **أَضْرَبُ** اور **أَنْهَوُ** کو **أَنْهَوُ** پڑھا جائے گا۔ اگرچہ اصل میں پہلا کسور الراء اور دوسرا مضموم الہاء ہے۔

⑥ حروف حلقی چھ ہیں: ع، ہ، ح، خ، غ، غ۔

يَعْدُ، البتہ جواب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ضرور ہوگا اور جس کا عین و لام کلمہ ایک جنس کے ہوں وہ بھی اس باب سے نہیں آتا۔

⑤ حَسَبَ يَحْسِبُ: اس باب سے بہت کم الفاظ استعمال ہیں، شاذ طور پر صحیح اور مثال واوی کے چند مادے آئے ہیں، مثلاً: وَرِمَ (سوج گیا)، وَرَثَ (وارث بنا)، وَبِقَ (ہلاک ہوا)، وَمِيقَ (دوستی لگائی)، وَفِيقَ (مواقت کی)، وَثِيقَ (بھروسا کیا)، وَرِعَ (پرہیزگار ہوا)، وَلِيَّ، وَغَرَ، وَحَرَ (قرب ہوا)، وَهَلَّ (خیال آیا)، وَعِمَ (دعاے نعمت کی)، وَطِيَّ (روند ڈالا)، يَيْسَ (ناامید ہوا)، يَيْسَ (خشک ہوا)، بَلِيَّ (بوسیدہ ہوا)، نَعِمَ (نرم و نازک ہوا)۔ ان میں سے صحیح اور مہموز کے مادوں کو عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر استعمال کرنا ہی فصیح اور مشہور ہے۔

⑥ كَرُمَ يَكْرُمُ: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس کے معنی میں پختہ عادات اور طبعی اوصاف پائے جاتے ہیں۔ مثلاً: حَسُنَ (خوبصورت ہوا)، شَجُعَ (بہادر ہوا)، كَبُرَ (بڑا ہوا) وغیرہ۔ اور جو اوصاف کثرت تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں، مثلاً: فَفَقَهَ (سمجھ دار ہوا)، أَأَدَبَ (باادب ہوا)۔

طبعی اوصاف اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً طویل عرصے تک قائم رہتے ہیں، مثلاً: حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) اور کسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً قصیر المیعاد ہوتے ہیں، مثلاً: فَرِحَ (وہ خوش ہوا)۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ

خاصیات باب افعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعْدِيَّة	بمجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں متعدی ہو جائے۔ اگر مجرد میں متعدی ہو تو مزید فیہ میں ایک مفعول کا اضافہ ہو جائے۔	خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) سے أَخْرَجَ زَيْدًا (اس نے زید کو نکالا)، حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) سے أَحْفَرَ زَيْدًا نَهْرًا (اس نے زید سے نہر کھدوائی)	خُرُوجٌ حَفَرٌ
②	تَصْيِيرٌ	کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔	أَشْرَكَتُ النَّعْلَ میں نے جوتی شراک (تسمہ) دار بنائی۔	شِرَاكٌ
③	سَلْبٌ	کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا۔	أَعْجَمْتُ الْكِتَابَ (میں نے کتاب کے نقطے لگا کر اس کا ابہام دور کیا)	عُجْمَةٌ
④	بُلُوغٌ	ماخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا۔	أَعْرَقَ الرَّجُلُ (آدمی عراق میں داخل ہوا)، أَصْبَحَ الرَّجُلُ (آدمی نے صبح کی)	عِرَاقٌ صَبَاحٌ
⑤	صَيْرُورَتٌ	کسی چیز کا صاحب مأخذ ہونا۔	أَتَمَرَ الرَّجُلُ (آدمی کھجور کا مالک ہوا)	تَمَرٌ
⑥	نِسْبَتٌ مَأْخُذٌ	کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا۔	قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (مومنین کامیاب ہو گئے)	فَلَاحٌ
⑦	تَعْرِِيضٌ	فاعل کا مفعول کو مأخذ کی جگہ لے جانا۔	أَبَاعَ الْمَتَاعَ (وہ سامان کو فروخت کی جگہ لے گیا)	بَيْعٌ
⑧	حَيْنُونَتٌ	کسی چیز کا مأخذ کے وقت کو پہنچنا۔	أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کے کٹنے کا وقت آپہنچا)	حَصَادٌ

٩	مُطَاوَعَتِ	باب تفعیل کے بعد افعال کو اس لیے لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔ (میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہوا)	بَشَّرْتُ خَالِدًا فَأَبْشَرَ بِشَارَةٍ
١٠	وَجَدَانِ	کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ متصف پانا۔ (میں نے حامد کو بخیل پایا)	أَبْخَلْتُ حَامِدًا بُخْلٍ
١١	إِبْتِدَاءً	کسی باب کا ابتداء اس باب سے آنا، اس طرح کہ اس کا مجرد اس سے نہ آیا ہو۔ (زید ڈر گیا)	أَشْفَقَ زَيْدٌ شَفَقٌ

خاصیات باب تفعیل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعْدِيَّةٌ	مجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں متعدی ہو جائے، اگر مجرد متعدی ہو تو مزید فیہ میں ایک مفعول کا اضافہ ہو جائے۔	فَرِحَ زَيْدٌ سَ (زید خوش ہوا) فَرِحَ زَيْدًا (زید کو خوش کیا)	فَرَحٌ
②	تَصْصِيرٌ	کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔	وَتَرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان زہ دار بنائی)	وَتَرٌ
③	سَلْبٌ	کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا۔	قَرَدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچری دور کر دی)	قِرَادٌ
④	بُلُوغٌ	مأخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا۔	عَمَّقَ زَيْدٌ (زید عمق تک پہنچا) خَيَّمَ عَمْرُو (عمر و خیمے میں آیا)	عَمَقٌ خَيْمَةٌ
⑤	مُبَالَغَةٌ	کسی شے کی کیفیت یا مقدار میں زیادتی بیان کرنا۔	صَرَخَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَيْدٌ (زید بہت گھوما)	صَرْخٌ جَوْلَانٌ
⑥	صَبْرُورٌ	کسی چیز کا صاحب مأخذ ہونا۔	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہو گیا)	نُورٌ
⑦	نِسْبَتٌ مَأْخَذٌ	کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا۔	فَسَقَّتْهُ (میں نے اس کی فسق کی طرف نسبت کی)	فِسْقٌ
⑧	إِبْتِدَاءً	کسی باب کا ابتداء اس باب سے آنا، اس طرح کہ اس کا مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	كَلَّمْتُهُ (میں نے اس سے کلام کی) مجرد كَلَّمَ (زخمی کرنا)	كَلَمٌ

٩	اَلْبَاسِ مأخذ	کسی چیز کو مأخذ پہنانا۔	جَلَلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)	جَلَّ
١٠	تَخْلِيْطُ مأخذ	کسی چیز کو مأخذ سے ملع کرنا۔	ذَهَبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا)	ذَهَبْتُ
١١	تَحْوِيلُ	کسی چیز کو عین مأخذ یا مثل مأخذ بنانا۔	نَصَرَهُ (اس نے اس کو نصرانی بنادیا) خَيَّمْتُ رِدَاءً (میں نے چادر کو مثل خیمہ بنادیا)	نَصْرَانِيٌّ خَيْمَةٌ
١٢	قَصْرُ	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا۔	هَلَّلَ (اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا)	هَلَّلَ

خاصیات باب تفعل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	تَكَلَّفُ	مأخذ کے حصول میں تکلف و بناوٹ اختیار کرنا۔	تَشَجَّعَ عَمْرُو (عمرو نے بہادر بننے کی کوشش کی)	شَجَاعَةٌ
②	تَجَنَّبُ	مأخذ سے پرہیز کرنا۔	تَحَوَّبَ عَمْرُو (عمرو گناہ سے بچا)	حُوبٌ
③	تَعْمَلُ	مأخذ کو کام میں لانا۔	تَتَرَسَّ عَمْرُو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) تَخْتَمُ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی)	تُرْسٌ خَاتَمٌ
④	اِتِّخَاذُ	کسی چیز کو مأخذ میں لینا، یا مأخذ بنانا۔	تَأَبَّطَ عَمْرُو صَبِيًّا (عمرو نے بچہ بغل میں لیا)	إِبْطٌ
⑤	تَدْرِيجُ	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔	تَحَفَّظَ عَمْرُو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) تَجَرَّعَ زَيْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا)	وَسَادَةٌ جُرْعَةٌ
⑥	تَحْوَلُ	کسی چیز کا مأخذ کی طرح یا عین مأخذ ہونا۔	تَبَحَّرَ عَمْرُو (عمرو سمندر کے مانند ہو گیا) تَنَصَّرَ (وہ نصرانی ہو گیا)	بَحْرٌ نَصْرَانِيٌّ

⑦	صَبْرُورَتْ	کسی چیز کا صاحب مآخذ ہونا۔	تَمَوَّلَ زَيْدٌ (زید مال دار ہو گیا)	مَالٌ
⑧	إِبْتِدَاءٌ	ابتداء اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	تَكَلَّمَ زَيْدٌ (زید نے کلام کیا) كَلِمَةً (زخمی کیا)	كَلِمَةٌ
⑨	مُطَاوَعَةٌ	باب تفعیل کے بعد تَفَعَّلَ لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ (میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ گیا)	عِلْمٌ
⑩	مُوافَقَتٌ	مجرد کا ہم معنی ہونا۔	تَقَبَّلَ بِمَعْنَى قَبِلَ (قبول کیا)	قَبُولٌ

خاصیات باب مُفَاعَلَةٍ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مآخذ
①	اشتراك	دو شخصوں کامل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرُوًا (زید اور عمرو نے باہم لڑائی کی)	قَتَلَ
②	موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا۔	سَافَرَ بِمَعْنَى سَفَرَ (اس نے سفر کیا)	سَفَرٌ
③	موافقت أَفْعَلَ	باب افعال کے ہم معنی ہونا۔	بَاعَدَ بِمَعْنَى أَبْعَدَ (دور کیا)	بَعَدَ
④	موافقت فَعَّلَ	باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔	ضَاعَفَ بِمَعْنَى ضَعَّفَ (دوگنا کیا)	ضِعْفٌ
⑤	تَصْصِيرٌ	کسی چیز کو صاحب مآخذ بنانا۔	عَافَاكَ اللَّهُ (اللہ تجھے عافیت والا بنائے)	عَفْوٌ

خاصیات باب تفاعل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اشتراك ¹	دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	تَلَا طَمَ زَيْدٌ وَعَمَرُو (زید اور عمر نے باہم گھونے بازی کی)۔	لَطَمَ
②	تَحْصِيلُ ²	مأخذ کا حصول ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حصول ثابت نہ ہو۔	تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید دکھلاوے کا مریض بنا)۔	مَرَضَ
③	إِبْتِدَاء	ابتداء اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	تَبَارَكَ (بابرکت ہوا) بَرَكَ (اونٹ بیٹھا)	بَرَكَ
④	موافقت مجرد و أَفْعَل	مجرد اور افعال کا ہم معنی ہونا۔	تَعَالَى بِمَعْنَى عَلَا تَيَمَّنَ بِمَعْنَى أَيْمَنَ	عُلُوٌّ يَمَنٌ
⑤	مطابعت فاعل	باب مفاعله کے بعد تفاعل لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اس کو چیز دی تو اس نے لے لی)۔	نَوَلَ

خاصیات باب افتعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اتِّخَاذ	کسی چیز کو مأخذ بنانا۔	اجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا)	جَحَرَ
②	اجْتِهَاد طلب	مأخذ کے حصول کی کوشش کرنا۔	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)	كَسَبَ
③	تَخْيِيرُ	فاعل کا فعل اپنے لیے کرنا۔	اِكْتَالَ الشَّعِيرَ (اس نے اپنے لیے جو ماپے)	كَبَلَ

- ① باب مفاعله اور تفاعل دونوں اکثر اشتراك کے لیے آتے ہیں۔ دونوں میں صرف لفظی فرق ہے کہ باب مفاعله کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں فاعل کی شکل میں آتے ہیں۔
- ② تکلف اور تخیل میں یہ فرق ہے کہ تکلف میں فعل مرغوب ہوتا ہے اور تخیل میں مرغوب نہیں ہوتا۔

④	مشارکت	دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا، اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو۔ (زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا)	اِخْتَصَمَ سَعِيدٌ وَزَيْدٌ اَلْخُصُومَةُ
⑤	مطاوعت فعل	تفعیل کے بعد افعال کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔ لا دا تو اُس نے اٹھالیا	حَمَلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ حَمَلَ)
⑥	موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا۔ اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ (روشن ہوا)	بَلَجَ

خاصیات باب استفعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	طلب	ماخذ طلب کرنا۔	اِسْتَعْفَرَ زَيْدٌ (زید نے مغفرت طلب کی)	غَفَرَ
②	اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا۔	اِسْتَوْطَنَ بَاكِسْتَانِ (اس نے پاکستان کو وطن بنایا)	وَطَنَ
③	لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا)	رَفَعَ
④	وجدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا۔	اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اسے کریم پایا)	كَرَّمَ
⑤	حسبان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف سمجھنا۔	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اسے اچھا سمجھا)	حَسَنَ
⑥	تحویل	ماہیت یا صفت تبدیل ہو کر ماخذ بن جانا۔	اِسْتَحْجَرَ الطِّينُ (مٹی پتھر ہو گئی)	حَجَرَ
⑦	قصر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا۔	اِسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رُجْعُوْنَ پڑھا)	رَجَعَ
⑧	موافقت مجرد	مجرد کا ہم معنی ہونا۔	اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا)	قَرَّ

خاصیات باب افعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	لزوم و علاج	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور افعال کا تعلق حواس ظاہرہ سے ہوتا ہے۔	كَسَرَ (توڑنا) سے اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا)	كَسَرَ
②	مطاوعت فَعْل	تفعیل کے بعد افعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	كَسَرْتُهٗ فَاِنْكَسَرَ (میں نے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)	كَسَرَ
③	مطاوعت أَفْعَل	باب افعال کے بعد افعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَاِنْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا)	غَلَقَ
④	ابتداء	ابتداء اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	اِنْطَلَقَ (وہ چلا گیا) طَلَّقَ (خندہ پیشانی سے پیش آنا)	طَلَّقَ

نوٹ: باب افعال کے فاء کلمے میں ل، م، ن، ر اور حروف علت بوجہ ثقل کے نہیں آتے۔ ان حروف میں باب افعال کے بجائے افتعال سے آتا ہے، مثلاً: رَفَعَ سے افعال کے بجائے باب افتعال سے اِرْتَفَعَ آئے گا۔

خاصیات باب افعال و افعیال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	لزوم	یہ دونوں باب لازم آتے ہیں۔	اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (بہت سرخ ہوا)	حَمَرَ
②	مبالغة	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِحْمَرَّ اِحْمَارٌ (بہت سرخ ہوا)	حَمَرَ
③	لون	رنگ پر دلالت کرنا۔	اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (بہت سرخ ہوا)	حَمَرَ
④	عیب	عیب و نقص پر دلالت کرنا۔	اِحْوَلَّ، اِحْوَالٌ (بہت بھیجا ہوا)	حَوَّلَ

خاصیات باب افعیال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	إِحْدُوذَبَ (کبڑا ہوا)	حَدَبَ
②	مبالغہ	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	إِحْدُوذَبَ (بہت کبڑا ہوا)	حَدَبَ
③	موافقت مُجَرَّد	مجرد کے معنی میں آنا۔	إِحْلُوْلَى التَّمْرُ (کھجور میٹھی ہو گئی)	حُلُوْ

خاصیات باب افعوال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد نہ آیا ہو۔	إِجْلُوذَ (تیز رفتاری سے چلا)۔	جَلَدَ
②	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	إِجْلُوذَ (تیز رفتاری سے چلا)۔	جَلَدَ
③	مبالغہ	معنی میں زیادتی پیدا کرنا۔	إِجْلُوذَ (بہت تیز چلا)۔	جَلَدَ

نور: اقتضاب اور ابتدا میں فرق یہ ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا جبکہ ابتدا کا مادہ تو استعمال ہوتا ہے لیکن جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے، مثلاً: شَفَقَ (مجرد) کے معنی شفقت کرنے اور اَشْفَقَ (مزید فیہ) کے معنی ڈرانے کے ہیں۔

خاصیات ابواب رباعی

خاصیات باب فَعَلَّلَ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	قَصُرٌ	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا۔	حَمْدَلٌ (اس نے الحمد للہ کہا)	حَمِدَ
②	إِلْبَاسٌ	کسی چیز کو ماخذ پہنا دینا۔	بَرَقَعْتُہ (میں نے اسے برقع پہنایا)	برقع
③	تَعْمَلٌ	ماخذ کو کام میں لانا۔	زَعْفَرَانُ الثَّوْبِ (اس نے کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا)	زعفر
④	اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا۔	قَنْطَرٌ (اس نے پل بنایا)	قَنْطَر

نوٹ: یہ باب صحیح یا مضاعف سے آتا ہے اور مہوز سے بہت کم آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعَّلَ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعْمَلٌ	ماخذ کو کام میں لانا۔	تَبَرَّقَعْتُ زَيْنَبُ (زینت نے برقع پہنا)	برقع
②	تَحَوُّلٌ	ماہیت یا صفت کا تبدیل ہو کر ماخذ بن جانا۔	تَزَنَّدَقَ (وہ بے دین ہو گیا)	زندق
③	مُطَاوَعَتٌ فَعْلَلٌ	باب فعللہ کے بعد تفعلل کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	دَحَرَجْتُہ فَنَدَحَرَجَ (میں نے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)	دَحَرَجَ

خاصیات بابِ اِفْعِنَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	لزوم	یہ باب لازم آتا ہے۔	إِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ (قوم جمع ہوئی)	حَرْجَمَ
②	مطاوعت	فعللہ کے بعد افعنل کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	تَعَجَّرْتُهٗ فَأَعْنَجَرَ (میں نے اس کا خون گرایا تو وہ خون ریختہ ہو گیا)	تَعَجَّرَ
③	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد مستعمل نہ ہو۔	إِعْرَنْقَطَ (منقبض ہوا)	عَرْقَطَ
④	مبالغہ	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	إِسْحَفَرَ (نہایت جلدی کرنا)	سَحَفَرَ

خاصیات بابِ اِفْعِلَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثا	ماخذ
①	لزوم	یہ باب لازم آتا ہے۔	إِقْشَعَرَ (اس کے رو گئے کھڑے ہو گئے)	قَشَعَرَ
②	مطاوعت	فعللہ کے بعد افعلال کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	طَمَأْنَنَتْهُ فَأَطْمَأْنَنَ (میں نے اُسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا)	طَمَأَّ
③	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد باب مستعمل نہ ہو۔	إِشْرَابٌ (نہایت چوکنا ہوا)	شَرِبَ

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد کی ساخت ثلاثی، رباعی اور خماسی تینوں قسموں کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ حرکات کے اختلاف کی وجہ سے ہر ایک ساخت کے مختلف وزن آتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① ثلاثی مجرد: اس کے فاء کلمے کو فتح، کسرہ اور ضمہ (فُعِلٌ) تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان تینوں کے علاوہ چوتھا سکون (فُعِلٌ) بھی آسکتا ہے، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ ممکنہ صورتیں بنتی ہیں لیکن اہل زبان اسم میں کسرہ کے بعد ضمہ (فُعِلٌ) اور ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ) کو ثقیل سمجھتے ہوئے استعمال نہیں کرتے۔ اس طرح اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس وزن مستعمل ہیں۔

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	فَلَسٌ	پیسہ	فِعْلٌ	عِنَبٌ	انگور
فَعْلٌ	فَرَسٌ	گھوڑا	فِعْلٌ	إِبِلٌ	اونٹ
فَعْلٌ	كَتِفٌ	کندھا	فُعْلٌ	قُقْلٌ	تالا
فَعْلٌ	عَضْدٌ	بازو	فُعْلٌ	صُرْدٌ	لٹورا
فَعْلٌ	جَبْرٌ	وانا	فُعْلٌ	عُنُقٌ	گردن

فائدہ: بعض کلمات میں ایک سے زائد حرکات بھی جائز ہیں، مثلاً: اگر فَعْلٌ کا عین کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے تین طرح سے پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: فَعِخْدٌ، فِخْدٌ، فِخْدٌ۔

اگر عین کلمہ حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: كَتِفٌ سے كَتِفٌ، كَتِفٌ اور فِعْلٌ، فَعْلٌ، فُعْلٌ۔ اوزان میں دوسرے حرف کو ساکن بھی پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: إِبِلٌ سے إِبِلٌ، عَضْدٌ سے عَضْدٌ، عُنُقٌ سے عُنُقٌ۔

① ثلاثی مزید فیہ: اس کے اوزان بے شمار ہیں، مثلاً: بَطِيخٌ، جَاسُوسٌ وغیرہ۔

② رباعی مجرد: اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	جَعَفَرٌ	نامِ مرد	فَعْلَلٌ	بُرْنٌ	پنجہ شیر
فَعْلَلٌ	دِرْهَمٌ	سکہ	فَعْلَلٌ	قِمَطَرٌ	صندوق
فَعْلَلٌ	زَبْرُجٌ	خوبصورتی			

نوح: امام اخفش نے رباعی مجرّد کا ایک اور وزن بتایا ہے جو بہت کم استعمال ہوتا ہے، فَعْلَلٌ، مثلاً: جُعْدَبٌ (شیر)

③ رباعی مزید فیہ:

④ خماسی مجرّد: اس کے چار وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	سَفَرَجَلٌ	بہی دانہ	فَعْلَلٌ	جَحْمَرِشٌ	بڑھیا
فَعْلَلٌ	قُدْعِمِلٌ	موٹا اونٹ	فَعْلَلٌ	قِرْطَعُبٌ	تھوڑی چیز

⑤ خماسی مزید فیہ: اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلُوْ	عَصْرُ فَوْطٌ	بامنی	فَعْلَلِلٌ	خُزْعَبِلٌ	باطل
فَعْلَلُوْ	قِرْطَبُوْسٌ	تیز رفتار اونٹنی	فَعْلَلِلٌ	خَنْدَرِيسٌ	پرانی شراب
فَعْلَلِلِی	قَبْعَرِی	موٹا اونٹ			

مصدر کے اوزان

سماعی اوزان: ثلاثی کے مصادر کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، اس کے اوزان سماعی ہیں۔ اکثر استعمال ہونے والے مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتَلَ	مار ڈالنا	نَصَرَ	فَعْلُولَةٌ	قِيلُولَةٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ
فِعْلٌ	فَسَقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ	فَعُولَةٌ	كَيْنُونَةٌ	ہونا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُكِرَ	شکر کرنا	نَصَرَ	فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ	سخت ہونا	كُرِمَ
فَعْلَةٌ	رَحِمَتْ	رحم کرنا	سَمِعَ	فَعُولَةٌ	جَبُورَةٌ	غور کرنا	نَصَرَ
فِعْلَةٌ	نَشِدَتْ	بھولی بات یاد آنا	نَصَرَ	مَفْعَلٌ	مَدْحَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
فُعْلَةٌ	كُدِرَتْ	ٹیلا لایا ہی مائل ہونا	سَمِعَ	مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ
فَعْلٌ	طَلَبَ	تلاش کرنا	نَصَرَ	مَفْعُولَةٌ	مَكْتُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فِعْلٌ	خَنَقَ	گلا گھونٹنا	ضَرَبَ	فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ
فَعْلَةٌ	غَلَبَتْ	غالب آنا	ضَرَبَ	فَعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا	ضَرَبَ
فَعْلَةٌ	سَرَقَتْ	چوری کرنا	ضَرَبَ	فَعَالَةٌ	بُعَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فِعْلٌ	صَغُرَ	چھوٹا ہونا	كُرِمَ	فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بکلی چکنا	ضَرَبَ
فُعْلٌ	هُدِيَ	راستہ دکھانا	ضَرَبَ	فَعِيلَةٌ	قَطِيعَةٌ	رشتہ توڑنا	فَتَحَ
فَعَالٌ	ذَهَابَ	جانا	فَتَحَ	فَعَلَاءٌ	رَعْبَاءٌ	خواہش کرنا	سَمِعَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ	فَعْلُولٌ	رَعْبُورَةٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ

فُعَلَّ	سُؤَالٌ	پوچھنا	فَتَحَ	مَفْعِلٌ	مَيَسِّرٌ	جواکھیلنا	ضَرَبَ
فُعَلَّانٌ	لَيَّانٌ	موڑنا	ضَرَبَ	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِلَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	بے نصیب ہونا	ضَرَبَ	مَفْعِلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
فُعَلَّانٌ	عُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ	تَفَعَّلَ	تَجَوَّلَ	بہت گھومنا	نَصَرَ
فُعَلَّانٌ	غَلِيَانٌ	اُبلنا	ضَرَبَ	تَفَعَّلَ	تَقَطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فَتَحَ
فَعُولٌ	قَبُولٌ	قبول کرنا	سَمِعَ	فَعَلَى	دَعَوَى	بلا نا	نَصَرَ
فَعُولٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	نَصَرَ	فَعَلَى	ذِكْرَى	یاد کرنا	نَصَرَ
مَفْعُولٌ	مَكْدُوبٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فَعَلَى	بُشْرَى	خوشخبری دینا	نَصَرَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْدُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فَعْلُوَةٌ	جَبْرُوَةٌ	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ
فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فَعْلُوْنِي	رَعْبُوْنِي	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ
فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	نا پسند کرنا	سَمِعَ				

نوٹ: ① فَعُولُ کے وزن پر صرف پانچ مصادر آتے ہیں:

وَضُوءٌ (وضو کرنا)	طَهْوَرٌ (پاک ہونا)	وَلُوعٌ (حریص ہونا)	وَقُودٌ (ایندھن ڈالنا)	قَبُولٌ (قبول کرنا)
--------------------	---------------------	---------------------	------------------------	---------------------

② بعض مصادر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں، مثلاً:

كَاذِبَةٌ (جھوٹ بولنا)	بَاقِيَةٌ (باقی رہنا)	مَيَسُورٌ (آسانی کرنا)	مَفْتُونٌ (دیوانہ ہونا)
------------------------	-----------------------	------------------------	-------------------------

قیاسی اوزان: عربی لغت کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصادر عموماً مندرجہ ذیل طریقے سے آتے ہیں۔

① اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فَعُولُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: دَخَلَ سے دُخُولٌ، اِغْرَيْنِ کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعْلُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: فَرَحَ سے فَرَحٌ اور مذکورہ دونوں ابواب سے مصدر متعدی فَعْلُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: ضَرَبَ سے ضَرْبٌ، جَهَلَ سے جَهْلٌ، اِغْرَيْنِ کلمہ مضوم ہو تو مصدر اکثر فَعَالَةٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: كَرَمَ، عَظَّمَ، حَسَنَ وغیرہ۔

② ثلاثی مجرّد سے مصدر میمى مَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے مَشْرَبٌ (پینا) اور أَكَلَ سے مَأْكَلٌ

(کھانا) اگر فعل ثلاثی مجرد مثال ہو اور لام کلمہ صحیح سالم ہو اور مضارع میں فاء کلمہ حذف کیا گیا ہو تو اُس کا مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَعَدَ سے مَوْعِدٌ (وعدہ کرنا) اور وَقَعَ سے مَوْقِعٌ (واقع ہونا)۔

کچھ افعال ایسے ہیں جن کا مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہیے لیکن خلافِ قانون اُن کا مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آیا ہے، جیسے: رَجَعَ سے مَرْجِعٌ (لوٹنا)، بَاتَ سے مَبِيتٌ (رات بسر کرنا)، عَفَرَ سے مَغْفِرَةٌ (بخشنا)۔

③ ثلاثی مجرد کے ابواب سے فَعْلَةٌ کے وزن پر مصدر مَرَّةً (وحدت) کے لیے آتا ہے اور فَعْلَةٌ ہیئت (کیفیت) کے لیے آتا ہے، بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو، مثلاً: جَلَسَ سے جَلْسَةٌ (ایک مرتبہ بیٹھنا) اور جَلَسَتْ (بیٹھنے کی حالت)، اگر مصدر کے آخر میں تائے تانیث ہو تو پھر صفت لاکر فرق کیا جاتا ہے، مثلاً: هَدَايَةٌ وَاحِدَةٌ (ایک مرتبہ رہنمائی کرنا)، هَدَايَةٌ حَسَنَةٌ (اچھی رہنمائی) اور فَعْلَةٌ کا وزن مقدار اور رنگوں کے لیے آتا ہے، جیسے: اُكَلَّةٌ وَلَقَمَةٌ (نوالہ)، حُمْرَةٌ (سرخ ہونا)، كُدْرَةٌ (مٹیلا ہونا) اور فَعَالَةٌ اس چیز کے لیے آتا ہے جو کام کرتے ہوئے گرے، جیسے: قَلَامَةٌ (تراشہ ناخن) بُرَادَةٌ (لوہار گڑنے سے گرنے والا لوہہ چون یا لکڑی کا برادہ)۔

④ فَعَالَةٌ اور فَعَالَةٌ کا وزن اکثر صنعت و پیشہ کے لیے آتا ہے، مثلاً: خِيَاطَةٌ (سلائی کا پیشہ)، تِجَارَةٌ (سوداگری کرنا)، كِتَابَةٌ (لکھائی کا کام)، وَكَالَةٌ (نمائندگی کرنا) اور وَلَايَةٌ (حکومت کرنا) وغیرہ۔

⑤ فَعْلَانٌ کا وزن حرکت و اضطراب کے لیے آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ (گردش کرنا)، خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا)۔

⑥ فَعَالٌ اور فَعِيلٌ کا وزن اصوات کے لیے آتا ہے، مثلاً: نَبَاحٌ (کتے کا بھونکنا)، صُرَاخٌ (چیخنا)، هَدِيرٌ (کبوتر کا غرغروں کرنا)، زَيْيْرٌ (شیر کی چنگھاڑ)، حَرِيرٌ (قلم چلنے کی آواز)، حَرِيرٌ (پانی بہنے کی آواز)، صَهِيلٌ (گھوڑے کی ہنہناہٹ)، نَعِيقٌ (کوئے کی کائیں کائیں)۔

⑦ فَعَالٌ کا وزن درد و امراض کے لیے بھی آتا ہے، مثلاً: صَدَاعٌ (درد سر ہونا)، سُعَالٌ (کھانسا) اور دَوَارٌ (چکر آنا)۔

⑧ جب مصادر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَالٌ و فِعْيَلِي کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ سے تَجَوَالٌ (بہت زیادہ گردش کرنا)، رُدٌّ سے تَرْدَادٌ (زیادہ رو کرنا)، حَتٌّ سے حِثِّيٌّ (زیادہ آمادہ کرنا) اور دَلَالَةٌ سے دِلِّيٌّ (زیادہ رہنمائی کرنا)۔

تمرین

- ① خاصیات ابواب سے کیا مراد ہے؟ نَصَرَ، ضَرَبَ اور كَرَّمَ کی خاصیات بیان کریں۔
- ② تعدیہ، سلب اور قصر سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔
- ③ باب مفاعله کی خاصیات لکھیں۔
- ④ ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد سے اسم جامد کن کن اوزان پر آتا ہے؟
- ⑤ ثلاثی مجرد کے مصادر کے چند مشہور اوزان لکھیں۔
- ⑥ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر جو مصادر آتے ہیں ان میں سے تین کے نام مع معانی بیان کریں۔
- ⑦ مصدر میمی سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
- ⑧ جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو مصدر کس وزن پر لایا جاتا ہے؟

تذکیر و تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

① مذکر: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ پائی جائے، مثلاً: رَجُلٌ، فَرَسٌ.

② مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، مثلاً: اِمْرَأَةٌ، اَرْضٌ.

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (ل) قیاسی (ب) سماعی.

(ل) قیاسی: وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔ علامات تانیث تین ہیں:

① تانے تانیث: جس اسم کے آخر میں تانے تانیث (ة) ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، خواہ اس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، مثلاً: طَلْحَةُ، یہ علامت اسمائے جامد اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں لگائی جاتی ہے، مثلاً: ضَارِبَةٌ

② الف مقصورة: جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، مثلاً: حُبْلَى، صُعْرَى. اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: أَحْسَنُ سے حُسْنَى.

③ الف ممدودة: جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، مثلاً: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ. أَفْعَلٌ وصفی سے مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: أَبْيَضُ سے بَيْضَاءُ.

(ب) سماعی: وہ مؤنث اسم جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔

مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہیں ہے، اس کا تعلق سماع اور تتبع محاورات پر منحصر ہے، البتہ لغت عرب کے تتبع سے اس بارے میں چند اصول اخذ کیے گئے ہیں۔

وہ الفاظ جو عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

① جسم کے جفت اعضاء مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: أُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آکھ)، الْبَتَّةُ صُدُغٌ (کنپٹی)، خَدٌّ

(گال)، عَاتِقٌ (کاندھا)، ذِرَاعٌ (ہاتھ) حَاجِبٌ (ابرو) اس سے مشتق ہیں۔

② شراب کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: خَمْرٌ، خَرْطُومٌ، طَلَاءٌ.

❖ بلکہ علامت تانیث تقدیری ہو، جیسے: اَرْضٌ اصل میں اَرْضَةٌ تھا یا اہل عرب اس لفظ کو مؤنث استعمال کرتے ہوں۔

③ ہوا کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: رِيحٌ مَصْرُورٌ.

④ دوزخ کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: جَهَنَّمُ، سَقَرٌ.

⑤ جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمعیں، مثلاً: رِجَالٌ (آدمی)، کُتُبٌ (کتابیں)۔

⑥ حیوانوں کے نام، مثلاً: اُنْعَلَبٌ (لومڑ)، اُرَنْبٌ (خرگوش)۔

وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

① جگہوں، ملکوں اور شہروں کے نام مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور نِقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

② حروف تہجی (ا، ب، ت، ث،) اور حروف عاملہ۔

③ اسم جمع، مثلاً: زَكَبٌ بِعَبِيدٍ.

ان کے علاوہ بھی چند اسماء ہیں جو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں:

مُوسَى (استرا) دَلْوٌ (ڈول) مَاضِحِي (ذبیحہ) سَكِينٌ (چاقو) سَبِيلٌ (راستہ) طَرِيقٌ (راستہ)،
سُوقٌ (بازار)، اللِّسَانُ (زبان)، الْعَسَلُ (شہد) الْعَاتِقُ (کاندھا)، ذِرَاعٌ (ہاتھ) الْمَتْنُ (کمر، پیٹھ)،
الْكِرَاعُ (پنڈلی کی ہڈی) الْحَالُ (حالت) الْقَلْبُ (کنواں) السِّلَاحُ (اسلحہ) صَاعٌ (غلہ ناپنے کا پیمانہ)
ثُوبٌ (ٹوپا) الْإِزَارُ (تہبند) السَّرَاوِيلُ (کچھا، جانگھیا)، الْعُرْسُ (شادی)، الْعُنُقُ (گردن)، فَهْرٌ (پتھر)، السِّلْمُ
(صلح، امن)، الْخَمْرُ (شراب)، السُّلْطَانُ (حاکم)، الْفَرَسُ (گھوڑا، گھوڑی)۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① حقیقی ② لفظی

حقیقی: وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو، خواہ علامت تانیث ہو یا نہ ہو، مثلاً: اِمْرَأَةٌ (عورت) اَمَاتٌ (گدھی)۔

مؤنث لفظی: وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو، مثلاً: بَطْلَمَةُ (اندھیرا)۔

تشنیہ و جمع

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ① واحد ② تشنیہ ③ جمع

① واحد: جو ایک فرد پر دلالت کرے، مثلاً: رَجُلٌ (ایک مرد)، اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)۔

② تشنیہ: جو دو افراد پر دلالت کرے، مثلاً: رَجُلَانِ (دو مرد)، اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں)۔

بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں الف (ما قبل مفتوح) اور نون مکسور (یـ ان) لگانے سے تشنیہ بنتا ہے، مثلاً: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ۔

اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ یا مدودہ ہو تو مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

ل الف مقصورہ: اگر اسم سہ (تین) حرفی ہو اور الف مقصورہ ”و“ یا ”ی“ سے بدلا ہوا ہو تو تشنیہ بناتے وقت ”و، ی“ اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں، مثلاً: عَصَا سے عَصَوَانِ اور فَتًی سے فَتَيَانِ اور غیر سہ حرفی میں ”و، ی“ دونوں کو عموماً ”ی“ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: مُصْطَفًی سے مُصْطَفَيَانِ (مادہ صَفُو) اور مُحْتَبًی سے مُحْتَبَيَانِ (مادہ جَبًی) اور حُبًی سے حُبَيَانِ (حُبًی میں الف علامت تانیث ہے)۔

ب الف مدودہ: اگر الف مدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو تشنیہ میں باقی رہتا ہے، مثلاً: قُرَاءٌ سے قُرَاءَانِ۔ اگر اصلی نہ ہو بلکہ تانیث کی علامت کے طور پر ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: حَمْرَاءٌ سے حَمْرَاوَانِ۔ اگر علامت تانیث کے طور پر نہ ہو تو ”و“ سے بدلنا جائز ہوتا ہے، مثلاً: كِسَاءٌ سے كِسَاوَانِ۔

③ جمع: جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① جمع سالم ② جمع مکسر۔

جمع سالم: جس میں واحد کی بنا قائم رہے۔

بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وُنْ) حالت نفی میں اور یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (يُنْ) حالت نصی و جری میں لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ / مُسْلِمِيْنَ اور جمع مؤنث سالم واحد کے آخر میں (اِتْ) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمَاتٌ۔

تنبیہ! جمع سالم بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

○ اگر مذکر، عاقل کا عَکْم یا صفت ہو تو جمع ”وُنْ“ سے آتی ہے، مثلاً: زَيْدٌ سے زَيْدُوْنَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُوْنَ،

پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ علم نہیں اور نَاهِقٌ کی نَاهِقُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔ سَنَّةٌ کی جمع سِنُونٌ اور اَرْضٌ کی جمع اَرْضُونَ خلاف قانون ہے۔

① اگر مَوْنُثٌ، عاقل کا عَلَمٌ یا مَوْنُثٌ عاقل وغیر عاقل کی صفت ہو تو جمع ”اِثِ“ سے آتی ہے، مثلاً: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) سے صَافِنَاتٌ۔

② جمع مکسر: جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں:

جمع قلت: جس کا اطلاق تین سے دس تک ہو۔

جمع کثرت: جس کا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔

جمع قلت کے اوزان

جمع قلت کے چار وزن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

مثالیں

وزن جمع	وزن مفرد	واحد	جمع	معانی
أَفْعُلْ	فَعْلٌ ^①	فَلَسٌ	أَفْلَسٌ	پیہ
أَفْعَالٌ	فَعْلٌ ^②	تَوْبٌ / صَيِّفٌ	أَتَوَابٌ / أَصَيَّافٌ	کپڑا / مہمان
	فَعْلٌ	حُرٌّ	أَحْرَارٌ	آزاد
	فَعْلٌ	عَيْدٌ	أَعْيَادٌ	عید
	فَعْلٌ	بَطْلٌ	أَبْطَالٌ	جوان
	فَعْلٌ	كَتِفٌ	أَكْتِافٌ	کندھا
	فَعْلٌ	عَضْدٌ	أَعْضَادٌ	بازو

① یہ وزن اجوف اور صفت سے بہت شاذ آتا ہے، مثلاً: فَوْسٌ سے أَفْوَسٌ اور عَيْنٌ سے أَعْيُنٌ۔ جو اسم چار حروفی اور تیسرا حرف مدہ ہوا اور مَوْنُثٌ معنوی ہوا اس سے یہ وزن اکثر آتا ہے، مثلاً: بَزْرَاعٌ سے أَبْزَارُعٌ۔

② یہ وزن اکثر اجوف سے آتا ہے، خواہ اسم ہو یا صفت۔

وزن جمع	وزن مفرد	واحد	جمع	معانی
أَفْعَالٌ	فُعْلٌ	عُنُقٌ	أَعْنَاقٌ	گردن
	فَعُولٌ	عَدُوٌّ	أَعْدَاءٌ	دشمن
	فِعْلٌ (اسم)	عِنَبٌ	أَعْنَابٌ	انگور
	فَعِيلٌ (صفت)	شَرِيفٌ	أَشْرَافٌ	معزز
فُعْلَةٌ	فَعِيلٌ	صَبِيٌّ	صَبِيَّةٌ	بچہ
	فَعْلٌ	فَتَى	فَتَيَةٌ	نوجوان
	فُعَالٌ	عُلَامٌ	عِلْمَةٌ	لڑکا

أَفْعِلَةٌ: یہ وزن اکثر اسم مذکر چار حرفی کی جمع کے لیے آتا ہے جبکہ اُس کا تیسرا حرف مدہ ہو، مثلاً: طَعَامٌ سے أَطْعَمَةٌ، رَغِيفٌ سے أَرْغِفَةٌ، مضاعف سے صفت بھی اسی وزن پر آتی ہے، مثلاً: حَبِيبٌ سے أَحَبَّةٌ۔
جمع کثرت کے اوزان: جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں۔ ان میں سے مشہور مندرجہ ذیل ہیں:

امثلہ

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
①	فُعْلٌ	أَفْعَلٌ	صفت مشبہ ہو	أَحْمَرٌ	حُمَرٌ	سرخ
②	فُعْلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ	حُمَرٌ	گدھا
		فَعِيلٌ	اسم ہو یا صفت	كِتَابٌ	كُتُبٌ	کتاب
			بمعنی فاعل ہو	رَغِيفٌ	رُغِفٌ	روٹی
	فُعْلٌ	فَعُولٌ	اسم ہو یا صفت بمعنی فاعل ہو	نَذِيرٌ	نُذِرٌ	ڈرانے والا
③			اسم اجوف ہو	عَمُوْدٌ	عُمُدٌ	ستون
فُعْلٌ	فَعْلَةٌ		صَبُوْرٌ	صُبُرٌ	صابر	
				نَوْبَةٌ	نُوبٌ	باری

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
	فُعْلٌ	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرُقَّةٌ تُخْمَةٌ	بُرُقٌ تُخَمٌ	پتھر یا کچڑ بد، بھسی
	فُعْلَى	فُعْلَى	اسم تفضیل کی مؤنث ہو	نُصْرَى	نُصْرٌ	زیادہ مدد کرنے والی عورت
④	فُعْلَةٌ	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بَذْرَةٌ / فِرْقَةٌ	بَذَرٌ / فِرْقٌ	تھیل / گروہ
⑤	فَعْلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور غیر ناقص ہو	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	علم حاصل کرنے والا
⑥	فُعْلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور ناقص ہو	قَاضٍ / قَاضِيٌ	قُضَاةٌ / قُضِيَةٌ	فیصلہ کرنے والا
⑦	فِعْلَةٌ	فِعْلٌ		قِرْدٌ	قِرْدَةٌ	بندر
⑧	فُعْلٌ	فَاعِلٌ / فَاعِلَةٌ	صفت ہو	نَائِمٌ / نَائِمَةٌ	نَوْمٌ	سونے والا
⑨	فُعَالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور صحیح ہو	جَاهِلٌ	جُھَالٌ	جاہل
	فُعْلٌ	فُعْلٌ	غیر اجوف ہو	زَنْدٌ صَعْبٌ	زِنَادٌ صِعَابٌ	ہاتھ کا گٹ مشکل
	فُعْلٌ	فُعْلٌ	مضاعف، اجوف، ناقص نہ ہو	جَبَلٌ حَسَنٌ	جِبَالٌ حِسَانٌ	پہاڑ نیک
⑩	فَعْلَةٌ	فَعْلَةٌ	اسم ہو	قَصْعَةٌ رَقَبَةٌ	قِصَاعٌ رِقَابٌ	پیالہ گردن
	فَعِيلٌ / فَعِيلَةٌ	فَعِيلٌ	بمعنی فاعل ہو	كَرِيمٌ كَرِيمَةٌ	كَرَامٌ	بزرگ
	فَعْلَى	فَعْلَانٌ کی مؤنث ہو		عَطَشِيٌّ	عِطَاشٌ	پیاپی عورت

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
(11)	فُعُولٌ	فُعِلٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلَسٌ / حِمْلٌ	فُلُوسٌ / حُمُولٌ	پیشہ ابو جھ
		فَعَلٌ	//	قُرءٌ	قُرُوءٌ	حیض
		فَعَلَّةٌ	//	ذَكَرٌ	ذُكُورٌ	نر
(12)	فُعَلَانٌ	فَعِيلٌ	غیر صفت ہو	بَدْرَةٌ	بُدُورٌ	تھیلی
		فَاعِلٌ	صفت ہو	رَغِيفٌ	رُغَفَانٌ	روٹی
		أَفْعَلٌ	صفت ہو	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ	سوار
		فُعَالٌ	صفت ہو	أَحْمَرٌ	حُمَرَانٌ	سرخ
(13)	فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شُجَعَانٌ	بہادر
		فُعَالٌ	صفت ہو	سَرِيعٌ	سِرْعَانٌ	تیز رفتار
		فُعَلٌ	اسم ہو	شُجَاعٌ	شُجَعَانٌ	بہادر
		فَعَلٌ	صفت ہو	صُرْدٌ	صِرْدَانٌ	کنجشک
		فَعَلٌ	اجوف ہو	تَاجٌ / تَوَجٌ	تَيْجَانٌ	تاج
		فُعَلٌ	//	عُودٌ	عِيدَانٌ	لکڑی
(14)	فَعْلَى	فَعِيلٌ	بمعنی مفعول ہو	جَرِيحٌ	جَرُحَى	زخمی
(15)	فِعْلَى	فَعَلٌ	اس سے صرف دو لفظ استعمال ہوئے ہیں	حَجَلٌ	حِجْلَى	چکور
		فِعْلَانٌ		ظَرِيَانٌ	ظَرِيْبَى	چھوٹا سا جانور
(16)	فُعَلَاءٌ	فُعَالٌ	صفت ہو	جَبَانٌ	جُبْنَاءٌ	بزدل
		فَعِيلٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شُجَعَاءٌ	بہادر
		فَاعِلٌ	صفت ہو	شَرِيفٌ	شُرَفَاءٌ	معزز
		فَاعِلٌ	صفت ہو	شَاعِرٌ	شُعَرَاءٌ	شاعر
(17)	أَفْعَلَاءٌ	فَعِيلٌ	صفت عاقل، ناقص یا مضاعف ہو	عَنِيٌّ / حَبِيبٌ	أَغْنِيَاءٌ / أَجْبَاءٌ	دولت مند اور دست

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
(18)	فُعَالِي	فَعِيلٌ	صفت ہو	أَسِيرٌ	أُسَارَى	قیدی
	فُعَالَانِ	فَعْلَانٌ	صفت ہو	سَكْرَانٌ	سُكَّارَى	نشئی
	فُعَالِي	فَعْلَاءُ	اسم ہو	صَحْرَاءُ	صَحَارَى	جنگل
(19)	//	فُعَلَى	اسم ہو	فَتَوَىٰ	فَتَاوَىٰ	شرعی حکم
				ذَفَرَىٰ	ذَفَارَىٰ	گدی
				سُعَلَىٰ	سُعَادَىٰ	عورت کا نام
		فُعَلَى	صفت ہو	حَرُمَى	حَرَامَى	مشکی بکری
		فُعَلَى		خُحْنَى	خُنَائَى	بیچرا

تثنیہ الجمع کے اوزان

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
①	مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ	اسم ظرف ہو	مَضْرِبٌ/مَنْصَرٌ	مَضَارِبُ/مَنْاصِرُ	مارنے/مدد کرنے کی جگہ
		مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ	اسم آلہ ہو	مِضْرَبٌ/مِضْرَبَةٌ	مِضَارِبُ	مارنے کا آلہ
②	فَوَاعِلُ	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت	كَاهِلٌ/نَاهِقٌ	كَوَاهِلُ/نَوَاهِقُ	کندھا پیگنے والا
		فَاعِلَةٌ	// //	كَائِثَةٌ/نَائِمَةٌ	كَوَائِبُ/نَوَائِمُ	پیش شانہ/ننید کرنے والا
③	فَعَائِلُ	فَعِيلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِينَةٌ/نَفِيسَةٌ	سَفَائِنُ/نَفَائِسُ	کشتی/عمدہ
		فُعُولَةٌ	صفت ہو	عَجُوزَةٌ	عَجَائِزُ	بڑھیا
		فِعَالَةٌ	اسم ہو	حَمَامَةٌ/رِسَالَةٌ	حَمَائِمُ/رَسَائِلُ	کبوتری/خط
		فُعَالَةٌ	// //	ذَوَابَةٌ	ذَوَائِبُ	زُلف
④	فَعَالِي	فُعَالٌ	// //	شَمَالٌ	شَمَائِلُ	خصلت
		فَعَلَاءٌ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ/عَذْرَاءُ	صَحَارِيْ/عَذَارِيْ	جنگل/کنواری
		فِعْلَى	اسم ہو	فَتَوَى/ذَفَرَى	فَتَاوَى/ذَفَارَى	شرعی حکم/پس کوش
⑤	مَفَاعِيلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ ہو	مِضْبَاحٌ	مِصَابِيحُ	چراغ
		مَفْعُولٌ	اسم مفعول ہو	مَلْعُونٌ	مَلَاعِينُ	لعنت شدہ

ملاحظہ: جو اسم رباعی یا ان کا ہم وزن ہو اس کی جمع قیاساً پہلے چار اوزان کے مطابق آئے گی۔ مثلاً: جَعْفَرٌ سے جَعَاْفَرٌ، اِصْبَعٌ سے اَصْبَاعٌ۔ اگر آخر میں ”ة“ ہو تو وہ گر جاتی ہے، مثلاً: تَجْرِبَةٌ سے تَجَارِبُ۔ اگر آخری حرف سے پہلے

مدہ زائدہ ہو تو اسے ”ی“ ماقبل کسور سے بدل دیا جاتا ہے اور مَفَاعِلُ کے وزن کی صورت میں جمع بن جاتی ہے، مثلاً: قِرْطَاسٌ سے قَرَاطِيسُ اور سُلْطَانٌ سے سَلَاطِينُ۔ جو اسم خماسی ہو اس کا آخری حرف گرا کر مَفَاعِلُ کے وزن کے مطابق بنایا جاتا ہے، مثلاً: سَفَرَجَلٌ سے سَفَارِجُ۔ اگر آخر سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، مثلاً: عِنْدَلِيبٌ (بلبل) سے عِنَادِلُ۔

نور: جمع کے متعلق درج ذیل امور مد نظر رکھنے چاہئیں۔

① کبھی جمع کے حروف واحد کے حروف سے مختلف ہوتے ہیں اس کو الجمع من غیر لفظہ کہتے ہیں، مثلاً: اِمْرَآۃ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اُوْلُوْا۔

② کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، مثلاً: اُمٌّ سے اُمَّهَاتُ، فَمٌّ سے اَفْوَاۃ اور مَاءٌ سے مِیَآءٌ۔

③ کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ اعتباری فرق ہوتا ہے، مثلاً: فُلُکٌ (کشتی) اُسْدٌ کے وزن پر اعتبار کیا جائے تو جمع ہوگا اور اگر قُفْلٌ پر کیا جائے تو واحد ہوگا۔

④ کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے اسے ”جمع الجمع“ کہتے ہیں، مثلاً: کَلْبٌ سے اَکْلَبُ، اَکَالِبُ، حِمَارٌ سے حُمُرٌ، حُمَرَاتُ، نَعْمَةٌ سے اَنَعْمُ، اَنَاعِمُ، بَيْتٌ سے بُیُوتٌ، بُیُوتَاتُ۔

⑤ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ”ة“ کے ساتھ واحد پر اور بغیر ”ة“ کے جنس پر اور کبھی اس کے برعکس دلالت کرتے ہیں، ان کو ”اسم جنس“ کہتے ہیں، مثلاً: شَجَرَةٌ (درخت) اور شَجَرٌ (درختوں)، کَمَدٌ (کھنٹی) اور کَمَدٌ (کھنیاں) تَمْرَةٌ (کھجور) اور تَمَرٌ (کھجوریں)، جَبٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبَابٌ (بہت سی گھاس)۔

⑥ بعض الفاظ واحد ہوتے ہیں لیکن دلالت جمع پر کرتے ہیں ان کو ”اسم جمع“ کہتے ہیں، مثلاً: قَوْمٌ، رَهْطٌ۔

نسبت

علمائے صرف کے نزدیک اسم کے آخر میں ”ی“ مشدد بڑھانے اور ما قبل مکسور کرنے کو ”نسبت“ کہتے ہیں۔ اور اس نسبت والے اسم کو ”اسم منسوب“ کہتے ہیں۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس چیز کا منسوب الیہ کے ساتھ تعلق ہے، مثلاً: بَاکِسْتَانِیُّ (جس کا تعلق پاکستان سے ہو)، مُحَمَّدِیُّ (جو محمد ﷺ کے مذہب کا معتقد ہو)۔

نسبت کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

- ① جس لفظ کے آخر میں ”تائے تانیث (ة)“ ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، مثلاً: مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ، كُوفَةٌ سے كُوفِيٌّ۔ نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ”ة“ بڑھادی جاتی ہے، مثلاً: مَكِّيَّةٌ، كُوفِيَّةٌ۔
- ② جو لفظ ناقص فَعِيلٌ، فَعِيلَةٌ اور فُعِيلَةٌ کے وزن پر ہو نسبت کے وقت پہلی ”ی“ کو حذف کر کے دوسری کو واؤ سے بدل کر ما قبل کو فتح دیا جاتا ہے، مثلاً: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ، غَنِيَّةٌ سے غَنَوِيٌّ اور اُمِّيَّةٌ سے اُمَوِيٌّ۔
- ③ جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر ہو یا غیر مضاعف فُعِيلَةٌ کے وزن پر ہو تو حرف علت اور ”ة“ کا حذف کرنا اور عین کلمے کو فتح دینا واجب ہے، مثلاً: مَدِينَةٌ سے مَدَنِيٌّ، كَهْلَةٌ سے كَهْلِيٌّ اور جُهَيْنَةٌ سے جُهَيْنِيٌّ، البتہ طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقَةٌ سے سَلِيقِيٌّ خلاف قاعدہ آتے ہیں۔
- ④ جو اسم صحیح فَعِيلٌ یا فُعِيلٌ کے وزن پر ہو اس کی ”ی“ نہیں گرتی، مثلاً: رَبِيعٌ سے رَبِيعِيٌّ اور عُبَيْدٌ سے عُبَيْدِيٌّ، البتہ تَقِيفٌ سے تَقْفِيٌّ اور قُرَيْشٌ سے قُرَشِيٌّ خلاف قاعدہ آتے ہیں۔
- ⑤ جو الف مقصورہ تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو، وہ واؤ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: رَضِيٌّ سے رَضَوِيٌّ اور مَوْلَا سے مَوْلَوِيٌّ اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، مثلاً: مُصْطَفِيٌّ سے مُصْطَفَوِيٌّ، البتہ مُصْطَفَوِيٌّ بھی مستعمل ہے۔
- ⑥ جس الف مدودہ کا ہمزہ اصلی ہو وہ بحال رہتا ہے، مثلاً: قُرَّاءٌ سے قُرَّائِيٌّ اگر علامت تانیث کے لیے ہو تو ”و“ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: بَيْضَاءٌ سے بَيْضَاوِيٌّ اگر ہمزہ حرف اصلی کے عوض میں ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، مثلاً: سَمَاءٌ سے سَمَائِيٌّ اور سَمَاوِيٌّ۔
- ⑦ جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مثلاً: شَافِعِيٌّ (امام شافعی رحمہ اللہ) سے شَافِعِيٌّ (امام شافعی کا پیروکار)۔

⑧ اگر تیسری جگہ ”ی“ کسرہ کے بعد یا ”ی“ ہی کے بعد واقع ہو تو وہ ”واؤ“ سے بدل جاتی ہے اور ماقبل کو فتح دیا جاتا ہے، مثلاً: عَمَّ سے عَمَوِیُّ اور حَیَّ سے حَیَوِیُّ۔ اگر ”ی“ چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور واؤ سے ابدال دونوں جائز ہیں، مثلاً: دِهْلَوِیُّ سے دِهْلَوِیُّ اور دِهْلَوِیُّ۔ اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے، مثلاً: مُشْتَرِیُّ سے مُشْتَرِیُّ۔

⑨ اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دوحرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آ جاتا ہے، مثلاً: اَخَّ سے اَخَوِیُّ، اَبَّ سے اَبَوِیُّ اور دَمَّ سے دَمَوِیُّ۔

⑩ بعض اسماء کی نسبت سماعی ہے، مثلاً: نُور سے نُورَانِیُّ، حَقَّ سے حَقَّانِیُّ، ہِنْد سے ہِنْدَوَانِیُّ، مَرَو سے مَرَوَزِیُّ، رَی سے رَازِیُّ، یَمَن سے یَمَانِیُّ، بَادِیَہ سے بَدَوِیُّ۔

❖ اصل میں عَمِیُّ تھا قاعدہ رَضُوا (نمبر 15) جاری ہوا۔

❖ اصل میں اَخَوُتھا قاعدہ قَالَ (نمبر 8) جاری ہوا۔

❖ ہندی تلوار۔ ❖ علاقہ مرو کا آدمی۔ ❖ رے شہر کا رہنے والا۔

تصغیر

اسم میں وہ خاص تبدیلی جس سے مدلول کے چھوٹے پن پر دلالت ہو ”تصغیر“ کہلاتا ہے اور ایسے اسم کو ”اسم مصغر“ کہتے ہیں۔

اوزان: تصغیر کے درج ذیل پانچ وزن ہیں:

- ① تین حرفی اسم سے تصغیر فُعِيلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: رَجُلٌ سے رَجِيلٌ، عَبْدٌ سے عَبِيدٌ.
 - ② چار یا پانچ حرفی اسم سے تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو، مثلاً: مُضْرَبٌ سے مُضْيِرٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَيْفٌ اور سَفَرَجَلٌ سے سُفَيْرٌج.
 - ③ اگر چوتھا حرف مدہ ہو تو فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: مُضْرَبٌ سے مُضْيِرٌ، قِرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيسٌ اور خَنْدَرِيسٌ سے خُدَيْرِيسٌ.
 - ④ جو اسم فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو اس سے تصغیر فُعَيْلَانٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: سَكْرَانٌ سے سُكَيْرَانٌ اور اَجْمَالٌ سے اُجَيْمَالٌ.
 - ⑤ اسم خماسی مجرد کی تصغیر فُعَيْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: سَفَرَجَلٌ سے سُفَيْرِجَلٌ.
- نوٹ: ① اگر اسم ثلاثی، مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں ”ة“ ظاہر کر دی جاتی ہے، مثلاً: اَرْضٌ سے اَرِيضَةٌ اور شَمْسٌ سے شَمِيسَةٌ.
- ② تصغیر میں علامت تانیث، تشبیہ، جمع اور نسبت قائم رہتی ہے، مثلاً: حُبْلَى سے حُبَيْلَى، طَلْحَةٌ سے طَلِيحَةٌ، حَمْرَاءُ سے حُمَيْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رَجَيْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَيْدَاتٌ اور بَصْرِيٌّ سے بُصَيْرِيٌّ.
 - ③ جو کلمہ حذف کے بعد دو حرفی رہ گیا ہو وہ تصغیر کے وقت اپنی اصل حالت پر آ جاتا ہے، مثلاً: مُدٌّ سے مُنِيدٌ، عِدَّةٌ سے وُعَيْدَةٌ، اِبْنٌ سے بُنَى اور بَنْتُ سے بُنِيَّةٌ.
 - ④ جو الف کلمے میں دوسری جگہ واقع ہو تصغیر کے وقت ”واو“ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: ضَارِبٌ سے ضَوَيْرِبٌ. اگر تیسری جگہ ہو تو ”ی“ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: حِمَارٌ سے حُمَيْرٌ (حُمَيْرِيسٌ).

معرفہ و نکرہ

اسم کی دو قسمیں ہیں: ① معرفہ ② نکرہ

① معرفہ: وہ اسم جو کسی معین شے پر بولا جائے۔

② نکرہ: وہ اسم جو کسی غیر معین شے پر بولا جائے۔

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں:

① عَلم: جو کسی شخص یا چیز یا جگہ کا نام ہو، مثلاً: زَيْدٌ، مَكَّةُ .

② معرف باللام: وہ اسم جس پر ”أل“ داخل ہو، مثلاً: الرَّسُولُ، الْكِتَابُ اور الرَّحِيقُ الْمَخْتُومُ .

③ ضمیر: وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر بولا جائے، مثلاً: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ .

④ اشارہ: جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، مثلاً: هَذَا، ذَلِكَ .

⑤ موصول: وہ اسم جو جملے کا جز بن سکے جب تک صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو، مثلاً: الَّذِي، الَّذِينَ .

⑥ مضاف: جو اسم مذکورہ اسماء میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، مثلاً: كِتَابُ زَيْدٍ، كِتَابُ الرَّجُلِ، كِتَابِي، كِتَابُ هَذَا، كِتَابُ الَّذِي عِنْدَكَ .

⑦ منادی: وہ اسم جس پر حرف ندا داخل ہو، مثلاً: يَا رَجُلُ (یا، آیا، ہیا، آے، ہمزہ) حروف ندا ہیں۔

✽ خلیل کے نزدیک ”أل“ حرف تعریف ہے، سیبویہ کے نزدیک ”ل“ حرف تعریف ہے چونکہ یہ پڑھنا دشوار تھا، اس لیے شروع میں ہمزہ وصل لگا کر ”أل“ بنادیا اور مَرْد کے نزدیک صرف ”أ“ حرف تعریف ہے اس کے بعد لام کا اضافہ اس لیے کیا کہ ہمزہ تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان فرق ہو جائے۔

ضمائر

تعریف: ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر بولا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① ضمیر متصل ② ضمیر منفصل

① ضمیر متصل: جو تنہا نہ آ سکے بلکہ دوسرے کلمہ کا جز بن کر آئے، مثلاً: ضَرَبْتُ میں ”تُ“ ضمیر ہے۔

② ضمیر منفصل: وہ ضمیر جو مستقل کلمے کی حیثیت رکھے اور تنہا آ سکے، مثلاً: اَنَا، اَنْتَ۔

اعرابی لحاظ سے ضمائر تین طرح سے آتی ہیں:

① مرفوع ② منصوب ③ مجرور

اس طرح ضمائر کی مستعمل پانچ صورتیں بنتی ہیں:

① مرفوع متصل ② مرفوع منفصل ③ منصوب متصل

④ منصوب منفصل ⑤ مجرور متصل

① ضمیر مرفوع متصل: فاعل کی وہ ضمیریں جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	ثنیہ
غائب	ضَرَبَ	ضَرَبَتْ
حاضر	ضَرَبَا	ضَرَبْتَا
متکلم	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمَا
	ضَرَبْنَا	ضَرَبْنَا

② ضمیر مرفوع منفصل: رُفعی حالت میں وہ ضمیریں جو الگ الگ آتی ہیں۔

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	ثنیہ
غائب	هُوَ	هُمَا
حاضر	هُنَّ	هُنَّ
	اَنْتَ	اَنْتُمَا
	اَنْتُمْ	اَنْتُمْ

متکلم	أَنَا	نَحْنُ	أَنَا	نَحْنُ
-------	-------	--------	-------	--------

③ ضمیر منصوب متصل: نصی حالت میں وہ ضمیریں جو متصل آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ
حاضر	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُنَّ
متکلم	ضَرَبْنِي	ضَرَبْنَا		ضَرَبْنِي	ضَرَبْنَا	

④ ضمیر منصوب منفصل: نصی حالت میں وہ ضمیریں جو منفصل آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ
حاضر	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ
متکلم	إِيَّايَ	إِيَّانَا		إِيَّايَ	إِيَّانَا	

اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

① ضمیر مستتر: وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ ذہن میں تسلیم کی جائے، مثلاً: ضَرَبْتُ، ضَرَبَتْ، ان میں

ضمیر مستتر ہے جسے سمجھانے کے لیے هُوَ اور هِيَ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

② ضمیر بارز: وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور ہو اور یہ گیارہ ہیں: ا، و، ن، ت، ثَمَا، تُم، تُن، نَا، ی۔

⑤ اس کی دو قسمیں ہیں:

① ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبْنِي ہونا چاہیے تھا، چونکہ ”ی“ ماقبل کسور چاہتی ہے اور ماضی پر مبنی برفتح ہونے کی وجہ سے کسرہ نہیں آ سکتا تو درمیان میں ”ن“ بڑھا دیا۔ اسے ”نون وقایہ“ کہتے ہیں۔

① ضمیر مجرور متصل* (بحرف جار)

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	ثثنیہ
غائب	لَهُ	لَهُمَا
حاضر	لَكَ	لَكُمَا
متکلم	لِي	لَنَا

② ضمیر مجرور متصل: (باضافت)

جنس	مذکر	مؤنث
نوع	واحد	ثثنیہ
غائب	دَارُهُ	دَارُهُمَا
حاضر	دَارُكَ	دَارُكُمَا
متکلم	دَارِي	دَارُنَا

① ضمیر مجرور منفصل نہیں آتی کیونکہ ضمیر مجرور حرف جار یا اضافت کی وجہ سے آتی ہے اور ان دونوں کا متصل ہو کر آنا ضروری ہے۔

② ضمیر ”ہ“ کا ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو واؤ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً: ضَرْبَهُ اگر کسور ہو تو ”یائے“ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً: يَبِہ۔ اگر ماقبل ساکن ہو تو ضمه یا کسرہ کی آواز میں ادا کیا جاتا ہے، مثلاً: اِضْرِبْهُ، فِيْهِ۔

اسمائے اشارہ

تعریف: جس لفظ کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ”اسم اشارہ“ کہتے ہیں اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مُشَارٌ اِلَيْهِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَيْهِ مل کر کلام کا جز بنتے ہیں، مثلاً: هَذَا الْكِتَابُ جَدِيدٌ۔
 هذا اسم اشارہ ”الكتاب“ مُشَارٌ اِلَيْهِ دونوں مل کر مبتدا اور جَدِيدٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: ① اشارہ قریب ② اشارہ بعید

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
اشارہ قریب	هَذَا	هَذَانِ	هَؤُلَاءِ	هَذِهِ	هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ/أُولَى
اشارہ بعید	ذَٰكَ/ذَٰلِكَ	ذَٰنِكَ	أُولَٰئِكَ/أُولَٰئِكَ	تِلْكَ/تِلْكَ	تَانِكَ	أُولَٰئِكَ/أُولَٰئِكَ

نوٹ: جب کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہو تو قریب کے لیے هُنَا، هُنَا اور بعید کے لیے، هُنَاكَ، هُنَالِكَ، هِنَا، هِنَا، ثُمَّ اور ثُمَّ استعمال ہوتے ہیں۔

❖ اصل اسم اشارہ ”ذَا“ ہے۔ شروع میں مخاطب کو تنبیہ کرنے کے لیے ”ہا“ بڑھا دی جاتی ہے جس سے اسم اشارہ قریب بن جاتا ہے۔ اگر آخر میں ”كَ، لَكَ“ بڑھا دیا جائے تو اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے۔ اسم اشارہ ”ذَا“ کے علاوہ تَا، تَه، تَهِي، تِي (واحد مذکر کے لیے) اور ذِهِي، ذِي (واحد مؤنث کے لیے) بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اسمائے موصول

تعریف: وہ اسم جو جملے کا مکمل جز نہ بن سکے جب تک اس کے ساتھ صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو، مثلاً: جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ.

اس مثال میں الَّذِي اسم موصول ہے اور أَبُوهُ عَالِمٌ جملہ خبریہ صلہ ہے موصول اور صلہ مل کر جَاءَ فعل کا فاعل بنا، اگر صلہ نہ لگایا جائے تو اکیلا موصول فاعل نہیں بن سکتا۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
رفعی حالت	الَّذِي	الَّذَانِ	الَّذِينَ	الَّتِي	التَّانِ	الَّتَاتِي / اللَّوَاتِي
نصی و جری حالت	الَّذِي	الَّذَيْنِ	الَّذِي	الَّتِي	الَّتَيْنِ	الَّتَاتِي، اللَّائِي

نوٹ: مَنْ (اکثر ذوی العقول کے لیے)، مَا (غیر ذوی العقول کے لیے)، اُنَّ اور اُنَّیۃ اور الف لام بمعنی الَّذِي (جو اسم فاعل و اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے) یہ بھی اسمائے موصول میں سے ہیں۔

تمرین

- ① علامات تانیث کتنی ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔
- ② ذات کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کیجیے۔
- ③ اسم مقصورہ اور مدودہ سے تشبیہ بنانے کا طریقہ بتلائیں۔
- ④ جمع کی تعریف و اقسام بیان کریں۔
- ⑤ جمع قلت کے کتنے وزن ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیجیے۔
- ⑥ جمع کثرت کے چند مشہور وزن بتلائیں۔
- ⑦ اسم مقصورہ اور مدودہ کے آخر میں ”ی“ نسبت لگاتے وقت کیا تبدیلی آتی ہے؟
- ⑧ تصغیر بنانے کے چند قواعد بیان کیجیے۔
- ⑨ معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال سے وضاحت کریں۔
- ⑩ ضمیر مرفوع منفصل اور ضمیر مجرور متصل کی گردان کیجیے۔
- ⑪ اسم اشارہ اور مشار الیہ کی وضاحت کرتے ہوئے اسمائے اشارہ قریب اور بعید کی گردان کیجیے۔

اسمائے عدد

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں: ① اسم عدد ذاتی ② اسم عدد وصفی

① اسم عدد ذاتی: وہ عدد جو کسی شے کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے، مثلاً: اِثْنَانِ (دو)، ثَلَاثَةٌ (تین)۔

② اسم عدد وصفی: وہ عدد جو کسی شے کے افراد کی ترتیب پر دلالت کرے، مثلاً: ثَانِي (دوسرا)، ثَالِث (تیسرا)۔

اسمائے عدد ذاتی کا تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل استعمال ہے۔

عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
1	وَاحِدٌ / أَحَدٌ	وَاحِدَةٌ / إِحْدَى	11	أَحَدُ عَشَرَ	إِحْدَى عَشْرَةَ
2	إِثْنَانِ	إِثْنَتَانِ / اثْنَتَانِ	12	إِثْنَا عَشَرَ	إِثْنَتَا عَشْرَةَ
3	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثٌ	13	ثَلَاثَةُ عَشَرَ	ثَلَاثَ عَشْرَةَ
4	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ	14	أَرْبَعَةُ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
5	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	15	خَمْسَةُ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
6	سِتَّةٌ	سِتٌّ	16	سِتَّةُ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
7	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	17	سَبْعَةُ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
8	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٌ	18	ثَمَانِيَةُ عَشَرَ	ثَمَانِ عَشْرَةَ
9	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	19	تِسْعَةُ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ
10	عَشْرٌ	عَشْرَةٌ	20	عِشْرُونَ	عِشْرُونَ

نوٹ: ① عربی زبان میں اصل عدد بارہ (12) ہیں وَاحِدٌ تا عَشْرٌ، مِائَةٌ اور أَلْفٌ ان کو ترکیب دے کر گنتی بنائی جاتی ہے۔

② ایک اور دو کا عدد (اکائی کی حالت میں ہو یا کسی دہائی سے مل کر آئے) ہمیشہ قیاس کے مطابق آتا ہے، یعنی محدود (تمیز) مذکر ہو تو عدد مذکر ہوگا۔ اگر مؤنث ہو تو مؤنث ہوگا، مثلاً: رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ۔ اور تین تا دس ہمیشہ

خلاف قاعدہ آتے ہیں، مثلاً: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، ثَلَاثُ نِسْوَةٍ. عَشْرَ دِهَانٍ کی صورت میں قیاس کے مطابق آئے گی، البتہ عَشْرُونَ تِسْعُونَ کی دہائیاں ہمیشہ مذکر ہی آتی ہیں، مثلاً: ثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا وَثَلَاثَ عَشْرَةَ امْرَأَةً، ثَلَاثَةُ وَعَشْرُونَ رَجُلًا، ثَلَاثَ وَعَشْرُونَ امْرَأَةً. اور مِائَةُ (100) اور أَلْفُ (1000) بھی مذکر و مؤنث کے لیے یکساں آتے ہیں۔

③ ان عددوں کو ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچ جاتا ہے، مثلاً: مِائَةُ أَلْفٍ (ایک لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ (دس لاکھ)۔

④ ادائیگی کے وقت پہلے اکائی (أَحَادٍ)، پھر دہائی (عَشْرَاتٍ)، پھر سینکڑہ (مِائَاتٍ)، پھر ہزار (أَلُوفٍ) بولے جاتے ہیں، مثلاً: عِنْدِي أَحَدٌ عَشَرَ وَمِائَةً وَأَلْفٌ رُوبِيَّةً (1111) اس کے برعکس ادائیگی بھی درست، مثلاً: أَلْفٌ وَمِائَةٌ وَأَحَدٌ عَشَرَ رُوبِيَّةً (1111)۔

⑤ ایک، دو کی تمیز لانے کی ضرورت نہیں ہوتی ”3 تا 10“ کی تمیز جمع مجرور آتی ہے، مثلاً: أَرْبَعَةُ رِجَالٍ 11 تا 99 کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے، مثلاً: أَحَدٌ عَشَرَ رَجُلًا۔ 100 اور 1000 کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے، مثلاً: مِائَةُ رَجُلٍ وَأَلْفُ رَجُلٍ۔

② اسمائے عدد وصفی: پہلا عدد مذکر کے لیے أَعْمَلُ اور مؤنث کے لیے فَعْلَى اور دو سے دس تک مذکر کے لیے فَاعِلٌ اور مؤنث کے لیے فَاعِلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

عدد وصفی مذکر	عدد وصفی مؤنث	اُردو
أَوَّلُ	أُولَى	پہلا
ثَانٍ	ثَانِيَةٌ	دوسرا
ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ	تیسرا
رَابِعٌ	رَابِعَةٌ	چوتھا
خَامِسٌ	خَامِسَةٌ	پانچواں
سَادِسٌ	سَادِسَةٌ	چھٹا
سَابِعٌ	سَابِعَةٌ	ساتواں
ثَامِنٌ	ثَامِنَةٌ	آٹھواں

تَاسِعٌ	تَاسِعَةٌ	نواں
عَاشِرٌ	عَاشِرَةٌ	دسواں

نوٹ: دس کے بعد عدد و صفی بھی اسی انداز سے ترتیب دیے جائیں گے، مثلاً: حَادِي عَشَرَ (گیارہواں) ثَانِي عَشَرَ (بارہواں)۔

اعداد کسری: اس سے مراد وہ اعداد ہیں جن کے ذریعہ کسی شے کا آدھا، تہائی اور چوتھائی وغیرہ ہونا بیان کیا جائے، نِصْفُ کے علاوہ ایک تہائی سے دسویں حصہ تک اعداد کسری فُعْلُ کے وزن پر آتے ہیں اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہیں۔

نِصْفُ (1/2)	ثُلُثُ (1/3)	رُبُعُ (1/4)
خُمْسُ (1/5)	سُدُسُ (1/6)	سَبْعُ (1/7)
ثَمْنُ (1/8)	تُسْعُ (1/9)	عُشْرُ (1/10)

نوٹ: عُشْرُ کے بعد اعداد کسری بیان کرنے کے لیے لفظ جُزْءُ استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: جُزْءٌ مِّنْ أَحَدِ عَشَرَ (1/11) وغیرہ۔

حروف

حروف کی دو قسمیں ہیں: ① حروف عاملہ ② غیر عاملہ

① **حروف عاملہ**: وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہوتے ہیں اور اس میں عمل کرتے ہیں۔ حروف عاملہ کی کئی اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

① **حروف جر**: وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں اور یہ تعداد میں سترہ ہیں:

بَاوُ، تَاوُ، كَاوُ، وَاوُ، مُنْذُوْمُذْ، خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلَيَّ، حَتَّى، إِلَى

حروف جر	مثالیں	معانی
بَ	﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾	اپنے رب کے نام سے پڑھیے۔
تَ	﴿وَقَالَ لِلَّهِ لَا كَيْدَانَ أَصْنَاكُمْ﴾	اللہ کی قسم! میں تمہارے بتوں کو (توڑنے کے لیے) ضرور تدبیر کروں گا۔
كَ	﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾	اس جیسی کوئی چیز نہیں۔
لَ	﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ﴾	اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے۔
وَ	﴿وَالْعَصْرِ﴾	زمانے کی قسم!
مُذْ، مُنْذُ	﴿مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾	میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔
خَلَا	﴿رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٌ﴾	میں نے زید کے علاوہ تمام کو دیکھا۔
رُبَّ	﴿رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتَهُ﴾	میں نے کئی معزز لوگوں سے ملاقات کی۔
حَاشَا	﴿جَاءَ الْقَوْمَ حَاشَا زَيْدٌ﴾	زید کے علاوہ تمام قوم آگئی۔
مِنْ	﴿هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾	یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

عَدَا	مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٌ	میں زید کے علاوہ قوم کے پاس سے گزرا۔
فِي	فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ	ان کے دلوں میں بیماری ہے۔
عَنْ	يَسْتَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ	وہ (کافر) آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔
عَلَى	إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔
حَتَّى	سَلَّمَ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	وہ (رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔
إِلَى	إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا	اس کی انتہا تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

② حروف مشبہ بالفعل: وہ حروف جو فعل کے مشابہہ ہونے کی وجہ سے عمل کرتے ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ (6) ہیں۔

إِنَّ، اَنَّ، كَأَنَّ، كَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ،

ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما ولا

حرف مشبہ بالفعل	مثالیں	معانی
إِنَّ	إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ	بے شک آپ کے رب کو علم ہے۔
أَنَّ	يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ	وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال ہمیشہ اسے زندہ رکھے گا۔
كَأَنَّ	كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ / كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ	گویا وہ سائبان ہے۔ / زید شیر کی مانند ہے۔

① عَدَا اور خَلَا سے پہلے مَا آجائے تو پھر یہ فعل ہوں گے، ہُو ضمیر ان میں فاعل ہوگی اور بعد میں آنے والا اسم مفعول یہ کی وجہ سے منصوب ہوگا، مثلاً: جَاءَ الرَّهْطُ مَا عَدَا زَيْدًا (زید کے علاوہ تمام قافلہ آگیا)۔

② ان کے بعد مَا آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے، اسے ما کافہ کہتے ہیں۔ جیسے: اَتَّبَعْنَا إِلَهُمُ إِلَهَ وَاحِدٌ

③ ابتدائے کلام، باب قَالَ يَقُولُ کے بعد اور جب اس کی خبر پر لام تاکید آئے تو إِنَّ آتا ہے، جیسے: (إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ)، قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا اور (إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوزًا بِالْعُصْبَةِ) اور وسط کلام اور باب عَلِمَ يَعْلَمُ کے بعد آنے آتا ہے، بشرطیکہ اس کی خبر پر لام نہ ہو، جیسے: (إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ)، وسط کلام کا مطلب یہ ہے کہ یہ سابقہ کلام کا جز ہے، مثلاً: فاعل مفعول وغیرہ۔

لَيْتَ ۱	لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ	کاش! میری قوم جان لے۔ کاش! جوانی لوٹ آئے۔
لَعَلَّ	لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا	شاید اس کے بعد اللہ نیا حکم بھیج دے۔
لَكِنَّ	وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ	وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی شدید ہوگا۔

③ حروف ندا: وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو بلایا جائے۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ ان کے بعد اسم معرفہ مضموم اور اسم مضاف منصوب ہوتا ہے، مثلاً: ﴿يَجِبَالُ أَتُونِي مَعَهُ﴾، ﴿يَا هَلْ أَلِكْتُبَ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ﴾ حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ، هَمْزہ۔ یا قریب و بعید دونوں کے لیے، أَيَا، هَيَا صرف بعید کے لیے اور أَيْ، هَمْزہ صرف قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

④ حروف شرط: یہ تعداد میں چار ہیں: إِنْ، لَوْ، لَوْلَا، أَمَّا۔

حروف شرط	امثلہ	معانی
إِنْ	﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ﴾	اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔
لَوْ	﴿لَوْ تَدْرَهُنَّ قِيْدَهُنَّ﴾	اگر آپ نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔
لَوْلَا	﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْهَا أَخَذْتُمْ عَذَابَ عَظِيمٍ﴾	اگر اللہ کی طرف سے پہلے ہی (ایک بات) لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم نے جو (فدیہ لیا) اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب آ پکڑتا۔
أَمَّا	﴿أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ فَأَنَّتْ لَهُ نَصْدَىٰ﴾	لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا آپ اس کی فکر میں ہیں۔

⑤ حروف نواصب: وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، یہ تعداد میں چار ہیں۔

أَنْ وَلَنْ، پَسْ كَى، إِذَنْ اِیْن چار حرفِ معتبر
نَصْبِ مُسْتَقْبَلِ كَنْد اِیْن جملہ دائم اقتضاء

۱ لَيْتَ ممکن الحصول اور غیر ممکن الحصول دونوں کی تمنا کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ لَعَلَّ صرف ممکن الحصول کے لیے آتا ہے۔

⑥ حروف جوازم: وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، یہ تعداد میں پانچ^۱ ہیں۔

إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لَآئِے نہی نیز

پنج حرف ایں جازم فعل اند ہریکے ے دعا

⑦ حروف نفی: یہ دو حرف ہیں: مَا اور لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مثلاً: مَا زَيْدٌ

قَائِمًا ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ (یہ انسان نہیں ہے۔)، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ، ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ﴾ (نہ اس سے سر

چکرائیں گے)۔

① حروف نواصب و جوازم کا تفصیلی بیان فعل مضارع کی بحث میں گزر چکا ہے۔

- ② حروف غیر عاملہ: وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہو کر کوئی عمل نہیں کرتے۔ ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:
- ① حروف عطف: وہ حروف جن کے ذریعے ما قبل کلمے یا جملے پر عطف کیا جائے، یہ تعداد میں دس ہیں۔ و، ف، ثَمَّ، حَتَّى، إِمَّا، أَمْ، أَوْ، بَلْ، لَا، لَكِنْ۔¹

حروف عطف	مثالیں	معانی
و	﴿هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى﴾	یہ تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے۔
ف	﴿فَأَمِنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ﴾	چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے انہیں ایک (مقرر) وقت تک فائدہ دیا۔
ثَمَّ	﴿ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ﴾	پھر اس کے لیے راہ آسان کر دی، پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔
حَتَّى	﴿مَاتَ النَّاسُ حَتَّىٰ الْآنِبِيَاءُ﴾	لوگ وفات پا گئے یہاں تک کہ انبیاء بھی۔
أَوْ	﴿كَيُسَبِّحُ يَوْمًا أَوْ بَعْضُ يَوْمٍ﴾	میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔
إِمَّا	﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾	بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکر۔
أَمْ	﴿أَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ﴾	آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔
لَا	﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾	جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔
	﴿جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ لَا عَمْرَوُ﴾	میرے پاس زید آیا، عمر نہیں آیا

① و، ف، ثَمَّ اور حَتَّى دو چیزوں کو اکٹھا کرنے کے لیے آتے ہیں ”و“ مطلق جمع کرنے کے لیے ”ف“ ترتیب بلا مہلت کے لیے ”ثَمَّ اور حَتَّى“ ترتیب مہلت کے لیے آتے ہیں، اَوْ، إِمَّا، أَمْ دو کاموں میں سے ایک کو (مہم طور پر) ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ لَا، بَلْ، لَكِنْ دو کاموں میں سے ایک کو (معین طور پر) ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿١﴾	بلکہ وہ (کفار) شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔
وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٢﴾	اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے تھے۔

② حروف تنبیہ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے، یہ تین ہیں:

أَلَا، أَمَّا، هَا۔

حروف تنبیہ	مثالیں	معانی
أَلَا	﴿أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾	خبردار! یقیناً وہی فساد کرنے والے ہیں۔
أَمَّا	أَمَّا إِيَّاكَ اللَّهُ! حَتَّى تَمُوتَ	خبردار! اللہ کی قسم، میں تو تیرے مرنے تک کفر (اختیار نہیں کروں گا۔)
هَآ	هَآ زَيْدٌ قَاتِمٌ / هَآؤُمْ أَقْرَبُوا كِتَابِيَّةً	دیکھیے! زید کھڑا ہے۔ لو! میرا نامہ اعمال پڑھو۔

③ حروف ایجاب: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو اس کے سوال کا جواب دیا جائے۔ یہ پانچ حروف ہیں:

نَعَمْ، أَجَلٌ، جَوَابٌ، بَلَى، إِي۔

حروف ایجاب	استعمال	مثالیں	معانی
نَعَمْ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	أَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ! لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ اس کے جواب میں نَعَمْ	کیا زید آیا؟ کے جواب میں ہاں! شاید اس چیز نے تمہیں تکلیف دی ہو۔ کے جواب میں ہاں!
أَجَلٌ	//	لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ اس کے جواب میں أَجَلٌ	شاید اس چیز نے تمہیں تکلیف دی ہو ^① کے جواب میں ہاں!
جَوَابٌ	//	أَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں جَوَابٌ	کیا زید آیا؟ کے جواب میں ہاں!
بَلَى	نفی کے اثبات کے لیے	أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں بَلَى	کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کے جواب میں کیوں نہیں؟

① ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اچھے اعمال کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتا کر یہ سوال کیا پھر اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتا کر پوچھا تو اس نے یہ جواب دیا۔

قسم کے ساتھ آتا ہے۔	اَحَقُّ هُوَ کے جواب میں (اَيُّ وَرِيٍّ)	کیا وہ (عذاب) سچ مچ آئے گا؟ کے جواب میں ہاں! میرے رب کی قسم!
------------------------	--	--

④ حروف تفسیر: وہ حروف جن کے ساتھ ما قبل کی تفسیر کی جاتی ہے، یہ دو حرف ہیں:

اَی، اُنَّ

حروف تفسیر	استعمال ↓	مثالیں ↓	معانی ↓
اَی	ما قبل کی تفسیر کے لیے	(وَسَّعِلِ الْقَرْيَةَ) اَیْ اَهْلُ الْقَرْيَةِ	بستی سے سوال کرو، یعنی بستی والوں سے۔
اُنَّ	ما قبل کی تفسیر جو فعل یا قول کے معنی میں ہو۔	(وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا بَرِهِيْمُ)	ہم نے اسے آواز دی اے ابراہیم!

⑤ حروف ردع: وہ حرف جس کے ذریعے کسی کو زجر کی جائے، یہ صرف ایک حرف کَلَّا ہے جو اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے، مثلاً: (اِنَّ الْمَفْرُجَ) کے جواب میں (كَلَّا لَا وَزَرَ) یعنی ہرگز نہیں! کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ اور ”حَقًّا“ کے معنی میں بھی آتا ہے، مثلاً: (كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (یقیناً عنقریب تم جان لو گے)۔

⑥ حروف استفہام: وہ حروف جن کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے، یہ تین حروف مَآ، اَ، هَل ہیں اور ابتدئے کلام میں آتے ہیں، مثلاً: (مَا الْقَارِعَةُ) (کیا ہے کھٹکھٹانے والی؟) (اَلَمْ نُنْشِئْ) (کیا نہیں ہم نے کھول دیا؟) (هَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) (کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی بات آگئی ہے؟)۔
نوٹ: استفہام کے لیے کچھ اسماء بھی استعمال کیے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

اسماء استفہام	مثالیں	معانی
مَنْ	(مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ)	کون ہے سفارشی؟
مَاذَا	(مَاذَا تَرَى)	تیری کیا رائے ہے؟
مَتَى	(مَتَى نَصْرُ اللّٰهِ)	اللہ کی مدد کب آئے گی؟
اُنَى	(اُنَى لَكَ هَذَا)	تجھے یہ کہاں سے ملا؟
مَا	(وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى)	اے موسیٰ! وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

اُی	﴿مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ﴾	کس چیز سے اُسے پیدا کیا؟
آيَان	﴿إِنَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾	قیامت کب آئے گی؟
أَيْنَ	﴿أَيْنَ الْمَفَرِّ﴾	کہاں ہے بھاگنا؟

⑦ حروف التحضيض والتوبيخ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو ترغیب یا زجر و توبیخ کی جاتی ہے، یہ حرف چار ہیں: هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا، لَوْ مَا۔

⑧ جب فعل ماضی پر داخل ہوں تو توبیخ و ندامت کا فائدہ دیتے ہیں، مثلاً: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (تو نے عصر کی نماز ادا کیوں نہیں کی؟)

⑨ جب فعل مضارع پر داخل ہوں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں، مثلاً: هَلَّا تُصَلِّيَ (تو نماز ادا کیوں نہیں کرتا؟)

⑩ حروف مصدر: وہ حروف جو فعل کو مصدری معنی میں کر دیتے ہیں، یہ تین ہیں: مَا، اُنْ، اَنَّ "مَا اور اُنْ" جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں، مثلاً: ﴿فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا﴾ (اس قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے) اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، مثلاً: ﴿يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ﴾ اَيُّ يَحْسَبُ خُلُودَ مَالِهِ

⑨ حرف توقع: وہ حرف جس کے ذریعے متوقع فعل کی خبر دی جائے، یہ صرف ایک حرف ہے وہ "قَدْ" ہے۔ یہ حرف ماضی میں تحقیق کے معنی پیدا کر دیتا ہے، مثلاً: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز کھڑی ہو گئی ہے) اور مضارع میں تقلیل کے معنی پیدا کر دیتا ہے، مثلاً: اَلْجَوَادُ قَدْ يَخْلُ (سخی آدمی کبھی کنجوسی کرتا ہے)۔

⑩ حروف تاکید: وہ حروف جن کے ذریعے تاکید کی جاتی ہے اس کے لیے لام مفتوح اور نون تاکید کا استعمال کیا جاتا ہے، نون تاکید فعل کے لیے اور لام مفتوح اسم اور فعل دونوں کے لیے آتا ہے، مثلاً: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ "اگر آسمان و زمین میں اللہ کے علاوہ بھی معبود ہوتے تو یہ (زمین و آسمان) درہم برہم ہو جاتے۔" ﴿إِنَّكَ لَرَسُولُهُ﴾ "یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔" ﴿وَتَاللَّهِ لَا كَيْدَكَ أَصْنَاكُمْ﴾ "اللہ کی قسم! میں تمہارے بتوں کو (توڑنے کے لیے) ضرور تدبیر کروں گا۔"

تمرین

- ① اسم عدد کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی تعریف کیجیے۔
- ② مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:
- پانچ مرد، آٹھ لڑکیاں، سولہ طالب علم، 3596 لڑکے
- ③ حروف جارہ کون سے ہیں؟ مع مثالیں وضاحت کریں۔
- ④ حروف ندا کون سے ہیں اور ان کا کیا عمل ہے؟
- ⑤ حروف عاطفہ مع مثالیں بیان کریں۔
- ⑥ حروف تفسیر کتنے ہیں اور ان کے داخل ہونے پر کیا تبدیلی آتی ہے؟
- ⑦ اسماء و حروف استفہام بیان کریں۔
- ⑧ حروف توبیخ و مصدر کتنے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔
- ⑨ حروف توجہ اور تاکید مع مثالیں تحریر کریں۔
- ⑩ مندرجہ ذیل حروف میں عاملہ وغیر عاملہ کی شناخت کریں۔
حَتَّى، لَعَلَّ، أَمْ، بَلْ، هَيَّا، أَجَلْ، أَمَّا، مَتَى، أَيْنَ، أُنْ.